Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ (آل عمران:124)

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 17

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

20-رجب 1437 ہجری قمری 28/شہادت 1395 ہجری شمسی 28/اپریل 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 22/اپریل 2016 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔آمین۔

کوئی شخص فلسفیوں کی کشتی پر بیٹھ کر طوفان شبہات سے نجات نہیں پا سکتا بلکہ ضرور غرق ہوگا اور ہرگز ہرگز شربت توحید خالص اُس کو میسر نہیں آئے گا

بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اُس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اُس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

وہ لوگ جو اس غلط خیال پر جمے ہوئے ہیں کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاوے یا مرتد ہو جائے اور توحید پر قائم ہو اور خدا کو واحد لاشریک جانتا ہو وہ بھی نجات پا جائے گا اور ایمان نہ لانے یا مرتد ہونے سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا جیسا کہ عبد الحکیم خان کا مذہب ہے ایسے لوگ درحقیقت توحید کی حقیقت سے ہی بے خبر ہیں۔ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ یوں تو شیطان بھی خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک سمجھتا ہے۔ مگر صرف واحد سمجھنے سے نجات نہیں ہوسکتی بلکہ نجات تو دو امر پر موقوف ہے۔

(۱) ایک یہ کہ یقین کامل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی اور وحدانیت پر ایمان لاوے۔

(۲) دوسرے یہ کہ ایسی کامل محبت حضرت احدیّت جلّ شانہٗ کی اُس کے دل میں جاگزین ہو کہ جس کے استیلا اور غلبہ کا یہ نتیجہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت عین اُس کی راحتِ جان ہو جس کے بغیر وہ جی ہی نہ سکے اور اس کی محبت تمام اغیار کی محبتوں کو پامال اور معدوم کر دے یہی توحید حقیقی ہے کہ بجز متابعت ہمارے سیّد ومولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔ کیوں حاصل نہیں ہوسکتی؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کرسکتیں اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اِس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کر کے صانع کی ضرورت محسوس کرے مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شئے ہے اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچنا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ درحقیقت موجود بھی ہے یہ اور بات ہے۔ اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے اسلئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعہ سے خدا کو شناخت نہیں کرسکتا بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں آخرکار دہریہ بن جاتے ہیں۔ اور مصنوعات زمین وآسمان پر غور کرنا کچھ بھی اُن کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کے کاملوں پر ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں اور اُن کی یہ حجت ہے کہ دنیا میں ہزارہا ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں جن کے وجود کا ہم کوئی فائدہ نہیں دیکھتے اور جن میں ہماری عقلی تحقیق سے کوئی ایسی صنعت ثابت نہیں ہوتی جو صانع پر دلالت کرے بلکہ محض لغو اور باطل طور پر اُن چیزوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ افسوس وہ نادان نہیں جانتے کہ عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ اِس قسم کے لوگ کئی لاکھ اِس زمانہ میں پائے جاتے ہیں جو اپنے تئیں اول درجہ کے عقلمند اور فلسفی سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے وجود سے سخت منکر ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر کوئی عقلی دلیل زبردست اُن کو ملتی تو وہ خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار نہ کرتے۔ اور اگر وجود باری جلّ شانہٗ پر کوئی بُرہان یقینی عقلی اُنکو ملزم کرتی تو وہ سخت بے حیائی اور ٹھٹھے اور ہنسی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر نہ ہو جاتے۔ پس کوئی شخص فلسفیوں کی کشتی پر بیٹھ کر طوفان شبہات سے نجات نہیں پا سکتا بلکہ ضرور غرق ہوگا اور ہرگز ہرگز شربت توحید خالص اُس کو میسر نہیں آئے گا۔ اب سوچو کہ یہ خیال کس قدر باطل اور بدبودار ہے کہ بغیر وسیلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے توحید میسر آسکتی ہے اور اس سے انسان نجات پا سکتا ہے۔ اے نادانو! جب تک خدا کی ہستی پر یقین کامل نہ ہو اُس کی توحید پر کیونکر یقین ہو سکے۔ پس یقینا سمجھو کہ توحید یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دہریوں اور بد مذہبوں کو ہزارہا آسمانی نشان دکھلا کر خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل کر دیا اور اب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل پیروی کرنے والے اُن نشانوں کو دہریوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اُس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اُس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہوسکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے۔ اور وہ زبردست نشان جو نبی کے ذریعہ سے ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور وحدانیت کو ثابت کرتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کی صفات جمالی اور جلالی کو اکمل اور اتم طور پر ثابت کر کے اُس کی عظمت اور محبت دلوں میں بٹھاتے ہیں اور جب ان نشانوں سے جن کی جڑ زبردست اور اقتداری پیشگوئیاں ہیں خدا تعالیٰ کی ہستی اور وحدانیت اور اس کے صفات جمالیہ اور جلالیہ پر یقین آجاتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو اُس کی ذات اور جمیع صفات میں واحد لاشریک جانتا ہے اور اُس کی خوبیوں اور روحانی حسن و جمال پر نظر ڈال کر اُس کی محبت میں کھویا جاتا ہے اور پھر اُس کی عظمت اور جلال اور بے نیازی پر نظر ڈال کر اُس سے ڈرتا رہتا ہے اور اس طرح پر وہ دن بدن خدا تعالیٰ کی طرف کھنچا جاتا ہے یہاں تک کہ تمام سفلی تعلقات توڑ کر رُوح محض رہ جاتا ہے اور تمام صحنِ سینہ اُس کا محبت الٰہی سے بھر جاتا ہے اور خدا کے وجود کے مشاہدہ سے اُس کے وجود پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور وہ موت کے بعد ایک نئی زندگی پاتا ہے۔ تب اُس فنا کی حالت میں کہا جاتا ہے کہ اسکو توحید حاصل ہوگئی ہے۔ پس جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں وہ کامل توحید جو سرچشمۂ نجات ہے بجز نبی کامل کی پیروی کے حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 119 تا 122)

122 واں جلسہ سالانہ قادیان (آغاز جلسہ پر 125 واں سال)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 26، 27 اور 28 دسمبر 2016ء بروز پیر، منگل، بدھ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسے سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

پانی کے ضیاع سے بچیں!
کروڑوں لوگوں کو اس کی شدید قلّت کا سامنا ہے!!

خبروں کے مطابق بھارت کے 12 صوبے اس وقت خشک سالی سے دوچار ہیں۔ اگر اضلاع کی بات کریں تو ان کی تعداد 256 ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ملک کی آبادی کا تیسرا حصہ پانی کی قلت کا شکار ہے۔ صوبہ مہاراشٹر سب سے زیادہ متاثر ہے جس کے بعض اضلاع میں شدید قحط کی صورت ہے۔ لوگ ایک ایک بوند پانی کو ترس رہے ہیں۔ مراٹھواڑہ کے ضلع لاتُور کی حالت بہت ہی نازک ہے جہاں پانی کی کمی کے باعث مارا ماری چل رہی ہے جس سے کئی لوگوں کی موت ہوگئی۔ بدنظمی کو روکنے کے لئے حکومت نے آبی ذرائع کے آس پاس دفع 144 نافذ کر رکھی ہے۔ یعنی کسی بھی پانی کی ٹینکی، پانی سپلائی کرنے والے ٹینکر یا نل کے پاس 5 سے زیادہ افراد کا جمع ہونا ممنوع ہے۔ صورتِ حال یہ ہے کہ مہینہ میں ایک بار بھی نل میں پانی نہیں آتا۔ تمام آبی ذخائر ڈیم، تالاب، خشک ہوگئے ہیں۔ کارپوریشن، ٹینکر کے ذریعہ 200 لیٹر پانی 10 دنوں کے لئے ایک خاندان کو دیتا ہے چاہے خاندان چھوٹا ہو یا بڑا۔ چھوٹے چھوٹے کاروبار بالکل بند ہوگئے۔ خبروں کے مطابق 20 سے 25 فیصد لوگ لاتُور سے ہجرت کر چکے ہیں اب لاتُور صرف بڑے لوگوں کا شہر ہے۔ جو مقامات سو سال سے بھی زائد عرصہ سے کبھی خشک نہیں ہوئے آج وہ بھی بالکل سوکھے پڑے ہیں۔ ناسک میں واقع رام کُنڈ تالاب جو 139 سال سے کبھی خشک نہیں ہوا وہ آج سوکھا پڑا ہے اور بچے وہاں کرکٹ کھیلتے ہیں۔ لاتُور کا دھانے گاؤں ڈیم جو 1981 میں تعمیر ہوا تھا پہلی دفعہ خشک ہو چکا ہے۔ صوبہ کے بیشتر اضلاع، شہر اور گاؤں پانی کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ چار سال سے بارش کا کم ہونا ہے۔ ساتھ ہی لیڈروں میں دُور اندیشی کی کمی، پانی کی چوری، پائپ لائن سے پانی کا رساؤ اور بربادی بتائی جاتی ہے۔

ایسے میں جن لوگوں کو پانی کی کوئی کمی نہیں اُنہیں اس کے بے دریغ استعمال اور ضیاع سے بچنا چاہئے۔ عام حالات میں بھی اسلام نے کسی بھی چیز کے ضیاع اور اسراف کو پسند نہیں کیا اور ہر معاملہ میں اعتدال اور میانہ روی کی تعلیم دی ہے۔ اگر انسان احتیاط سے کام لے تو وہ بہت سا پانی بچا سکتا ہے۔ مثلاً آج کل گرمی کے دنوں میں ایک مسلمان جو دن میں پانچ بار وضو کرتا ہے اگر احتیاط اور خوفِ خُدا اور عدمِ ضیاع اُس کے پیشِ نظر ہو تو ایک بے دریغ اور غفلت سے وضو کرنے والے کے مقابلہ میں جو پوری قوت سے نل کھول کر وضو کرتا ہے، بہت کم پانی میں وضو کر سکتا ہے اور بہت سارا پانی ضائع ہونے سے بچا سکتا ہے۔ اسی طرح نہانے، کپڑے دھونے اور پودوں کو پانی لگانے اور دیگر ضرورتوں کو پورا کرتے وقت اگر یہ بات پیشِ نظر رہے کہ پانی خدا کی ایک عظیم نعمت ہے اور اس کا ضیاع گناہ ہے تو انسان بہت سارا پانی ضائع ہونے سے بچا سکتا ہے۔ مردوں کو گھروں میں اپنے بیوی بچوں کو، جنہیں عموماً دُنیا کے حالات کا پتہ نہیں ہوتا، یہ بات بتانی چاہئے کہ دُنیا کی ایک بڑی آبادی پانی جیسی انتہائی بنیادی ضرورت کے لئے کس قدر دقت اور پریشانیوں کا سامنا کر رہی ہے، کروڑوں لوگ ایسے ہیں جنہیں پینے کے لئے صاف پانی نہیں ملتا اور ان کی زندگی داؤ پر لگی ہوتی ہے، لہٰذا انہیں پانی کے ضیاع سے بچنا چاہئے کیونکہ پانی کا ضائع کرنا بھی ایک گناہ ہے۔ بچوں کو بتانا چاہئے کہ مُنہ دھوتے وقت نل کو ہلکا کھولیں اور باریک دھار کے ساتھ مُنہ دھوئیں۔ برش کرتے وقت نل بند رکھیں اور تبھی کھولیں جب پانی استعمال کرنا ہو۔ اسی طرح بیوی کو بھی تلقین کرنی چاہئے کہ وہ برتن دھوتے وقت جس کا دَور بعض دفعہ بہت لمبا چلتا ہے، نل ہلکا کھولے اور باریک دھار کے ساتھ برتن دھوئے اس طرح وہ سینکڑوں بالٹی پانی ضائع ہونے سے بچا سکتی ہے۔

نہاتے وقت بھی انسان اگر احتیاط سے کام لے تو وہ بہت سارا پانی ضائع ہونے سے بچا سکتا ہے۔ ایک بار پورے بدن پر اچھی طرح پانی ڈال لینے سے جبکہ بدن کا کوئی حصہ خشک نہ رہے غسل ہو جاتا ہے۔ پے در پے بے تحاشا پانی ڈالتے جانا اور کئی کئی بالٹی پانی خرچ کر ڈالنا یہ اسراف اور ضیاع ہے اس سے ہمیں بچنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت تھوڑے پانی سے غسل فرما لیا کرتے تھے۔ ابن ماجہ بَابُ مَا جَآءَ فِيْ مِقْدَارِ الْمَآءِ لِلْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ میں آتا ہے کہ ایک موقع پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کیلئے ایک مُدّ پانی اور غسل کے لئے ایک صاع کافی ہو جاتا تھا۔ ایک شخص نے کہا کہ ہم کو اتنا پانی کافی نہیں ہوتا۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اُس کو تو کافی ہو جاتا تھا جو تجھ سے بہتر تھا اور جس کے بال بھی تجھ سے زیادہ تھے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

جیسا کہ ذکر کیا گیا پانی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ اس کے بغیر زندگی کا کوئی تصور نہیں۔ انسان کی جسمانی زندگی کا انحصار بھی پانی پر ہے اور روحانی زندگی کا انحصار بھی پانی پر ہے جو الہام کا پانی ہے۔ الہام کے بغیر روحانیت زندہ نہیں رہ سکتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ط (انبیاء:31) ترجمہ: اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو نعمتیں نازل فرمائیں اور جو انعامات کئے ان میں پانی کا خاص طور پر اللہ تعالیٰ ذکر فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ○ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ○ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ○ (الواقعہ:69تا71)

ترجمہ: ذرا اُس پانی کو تو دیکھو جس کو تم پیتے ہو۔ کیا تم نے اُسے بادل سے اُتارا ہے یا ہم اُسے اُتارتے ہیں؟ اگر ہم چاہتے تو اس کو کڑوا کر دیتے، پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے۔

پس پانی کو اپنا ذاتی مال سمجھتے ہوئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ایک انتہائی قیمتی نعمت سمجھتے ہوئے اور اس کے ضیاع سے بچتے ہوئے اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے استعمال کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ○ (الملک:31)

ترجمہ: تُو یہ بھی کہہ دے مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر تمہارا پانی زمین کی گہرائی میں غائب ہو جائے تو بہنے والا پانی تمہارے لئے (خدا کے سوا) کون لائے گا؟

آج مہاراشٹر کے کئی اضلاع کا یہی حال ہے۔ سطحِ آب بہت نیچے چلی گئی ہے۔ خبروں کے مطابق 500 فٹ کھودنے پر بھی اکثر مایوسی ہاتھ لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کی اگر قدر نہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ وہ نعمت چھین بھی سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ○

ترجمہ: اور ہم نے آسمان سے ایک اندازہ کے مطابق پانی اُتارا ہے۔ پھر اس کو زمین میں ٹھہرا دیا اور ہم اس کے اٹھا لینے پر بھی قادر ہیں۔ (المؤمنون:19)

خبروں کے مطابق اگر اس سال بھی بارش کم ہوئی تو آئندہ ملک کے حالات بہت زیادہ خراب ہو جائیں گے۔ بعض صوبوں کو شدید قحط و خشک سالی کا سامنا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اس کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ اگر اس کے بندے زمین پر تکبّر اور اکڑ اور خود پسندی اور گناہ سے بچیں اور پاکیزہ زندگی اختیار کریں تو وہ ہر چیز ضرورت کے مطابق اپنے بندوں کو دیتا رہے گا۔ لیکن بندے کا تکبّر اور گناہ اس کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے۔ اگر قوم بحیثیت مجموعی توبہ و استغفار سے کام لے اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے اور مجرمانہ زندگی سے باز آجائے تو وہ خوب بارش برسائے گا اور قحط کی حالت کو دُور کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ○ (ہود:53)

ترجمہ: اور اے میری قوم! تم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف (کامل) رجوع اختیار کرو۔ جس کے نتیجہ میں وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا اور تم کو طاقت کے بعد طاقت بخشے گا اور مجرم بن کر خدا سے منہ نہ پھیرو۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ ایک اَور مقام پر بارش کے نزول کو قوم کے توبہ و استغفار کے ساتھ باندھ کر بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ○ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ○ ثُمَّ اِنِّيْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ○ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ○ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ○

ترجمہ: (حضرت نوح علیہ السلام اپنے ربّ کے حضور عرض کرتے ہیں کہ اے میرے ربّ!) مَیں نے جب کبھی ان کو تبلیغ کی تاکہ وہ مان لیں اور تُو ان کو معاف کر دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑے (اپنے سر کے گرد) لپیٹ لئے اور انکار پر اصرار کیا اور شدید تکبر سے کام لیا۔ پھر مَیں نے اُن کو بلند آواز سے (یعنی تقریروں کے ذریعہ سے) تبلیغ کی۔ پھر میں نے اُن کو ظاہر میں سمجھانے کے بعد اُن کو پوشیدہ تبلیغ کی۔ اور مَیں نے اُن سے کہا اپنے ربّ سے استغفار کرو، وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ اگر تم توبہ کرو گے تو وہ برسنے والے بادل کو تمہاری طرف بھیجے گا اور مالوں اور اولاد سے تمہاری امداد کرے گا اور تمہارے لئے باغات اُگائے گا اور تمہارے لئے دریا چلائے گا۔ (نوح :8تا13)

پس اگر قوم بحیثیت مجموعی مجرمانہ زندگی سے باز آجائے اور ایک پاکیزہ زندگی اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اپنا فضل فرمائے گا۔ قوم کے رہنما اور لیڈروں کو بھی جو عام طور پر اپنی ہی زندگیوں میں کھوئے ہوئے ہوتے ہیں، اور جنہیں قوم کی کچھ زیادہ فکر نہیں ہوتی، عوام کے مسائل کو لیکر سنجیدہ ہونا چاہئے اور دُور اندیشی سے کام لیتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر غرباء اور عوام کے مسائل کو حل کرنا چاہئے۔

ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مشکل اور پریشانی کے حالات جلد دُور فرمائے اور اپنی رحمتوں کی بارشیں برسائے تاکہ قحط سالی دُور ہو اور پانی کی نعمت وافر مقدار میں میسر آئے۔ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

ہمیں اپنی زندگیوں پر نظر رکھنی چاہئے کہ ہم وہی کام کریں جس کی ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اجازت دیتے ہیں

جب خواب ایسی ہو جو قرآن کریم یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فتویٰ اور سنت کے خلاف ہو وہ بہر حال ردّ کرنے کے قابل سمجھی جائے گی

جس طرح بیمار سے پرہیز نہ ہو تو تندرست بھی ساتھ گرفتار ہو جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی سنت ہے
کہ وہ روحانی بیماروں سے فرستادہ جماعت کو علیحدہ رکھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جنازہ شادی نماز وغیرہ علیحدہ ہو

اپنی دنیاوی خواہشات پر اپنی اگلی نسل اور دین کو ترجیح دیں ورنہ نسلیں صرف لڑکیوں کے غیروں میں بیاہنے سے برباد نہیں ہوتیں بلکہ لڑکوں کے غیروں میں شادیاں کرنے سے بھی برباد ہوتی ہیں۔ ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے کہ احمدی صرف معاشرتی دباؤ یا رشتہ داری کی وجہ سے احمدی نہ ہو بلکہ دین کو سمجھ کر احمدی بننے کی کوشش کریں
اگر احمدی لڑکے باہر شادیاں کرتے رہیں گے تو پھر احمدی لڑکیاں کہاں بیاہی جائیں گی۔ پس لڑکوں کو بھی غور کرنے کی ضرورت ہے

اگر احمدی لڑکا اور لڑکی شادی کرنا چاہتے ہیں تو ان کے ماں باپ کو بھی ضد نہیں کرنی چاہئے، ذاتوں اور اَناؤں کے چکر میں نہیں آنا چاہئے

باوجود اس کے کہ لڑکی کی پسند بھی رشتے میں شامل ہونی چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کی پسند کو قائم فرمایا ہے کہ لڑکی کی مرضی شامل ہو لیکن اسلام اس بات کی پابندی بھی ضرور کرواتا ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں

اسلام نے یہ کہا ہے کہ جب تم شادی کرو تو شکل دیکھ لو اور جہاں شکل دیکھنی مشکل ہو وہاں آجکل کے زمانے میں
اُس زمانے میں بھی، تصویر دیکھی جاسکتی تھی، اب بھی دیکھی جاسکتی ہے

مکرمہ سکینہ ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد شریف صاحب مرحوم کی وفات۔ مکرم شوکت غنی صاحب ابن مکرم قاضی عبدالغنی صاحب کی شہادت
جو بحیثیت پاک فوج کے سپاہی کے دہشتگردوں کے خلاف ضرب عضب میں حصّہ لے رہے تھے۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 08-اپریل 2016ء بمطابق 08 شہادت 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ـ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ـ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ـ
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ـ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ـ

ایک دفعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ یہ مضمون بیان فرما رہے تھے کہ ہمیں اپنے جائزے لیتے رہنے چاہئیں کہ ہمارے کام، ہمارے عمل، ہمارے فیصلے قرآن اور حدیث کے مطابق ہیں یا نہیں۔ اس طرح اگر کسی معاملے کی قرآن سے اور حدیث سے وضاحت نہ ملے جس پہ انسان غور کرتا ہے تو پھر کس طرح ان کاموں کو انجام دیا جائے۔ اس کے لئے یہ ہے کہ پرانے علماء جو گزرے ہیں ان کے قول اور ان کے فیصلوں کو اختیار کرنا چاہئے۔ اس ضمن میں آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا گیا کہ ہمیں اپنے مسائل کے فیصلے کس طرح کرنے چاہئیں؟ کہاں سے رہنمائی لینی چاہئے؟ تو آپ علیہ السلام نے یہی فرمایا کہ ہمارا طریق یہ ہے کہ سب سے پہلے قرآن کریم کے مطابق فیصلہ کیا جائے اور جب قرآن کریم میں کوئی بات نہ ملے تو پھر اسے حدیث میں تلاش کیا جائے اور جب حدیث سے بھی کوئی بات نہ ملے تو پھر استدلالِ اُمّت کے مطابق فیصلہ کیا جائے یا اُمّت میں جو فیصلے ہوئے ہیں اور جو دلیلیں دی گئی ہیں اس کے مطابق فیصلے کئے جائیں۔

یہاں یہ بھی واضح ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ سنّت حدیث سے اوپر ہے اس لئے جو باتیں سنّت سے ثابت ہیں بہر حال ان پر تو عمل ہونا ہی ہے۔ اس کے بعد پھر حدیث کا نمبر آتا ہے۔ سنت وہی ہے جو کام ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھا دیا اور آگے صحابہ نے اس سے سیکھا۔ پھر صحابہ سے تابعین نے سیکھا۔ پھر تبع تابعین نے سیکھا اور پھر یہ اُمّت میں جاری ہوا۔

بہر حال حضرت مصلح موعود اس مضمون کو بیان فرما رہے ہیں کہ ہمیں اپنی زندگیوں پر نظر رکھنی چاہئے کہ ہم وہی کام کریں جس کی ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اجازت دیتے ہیں۔

بعض دفعہ بعض لوگوں کو نیکی سر پہ سوار ہو جاتی ہے۔ اس حد تک اس میں آگے بڑھ جاتے ہیں کہ غلو سے کام لینے لگ جاتے ہیں۔ اپنی جان کو مصیبت میں ڈال لیتے ہیں یا اپنے پر ظلم کرتے ہیں یا بعض ایسے لوگ ہیں بلکہ اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے حکموں کو سرسری لیتے ہیں اور ان پر عمل کرنے کی طرف جس طرح توجہ کرنی چاہئے وہ توجہ نہیں کرتے۔ پس یہ دونوں قسم کے لوگ ہیں جو افراط اور تفریط سے کام لیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے باہر نکلتے ہیں۔

نیکی میں بڑھنے والوں کی بھی بعض مثالیں ہوتی ہیں۔ ایک عورت کی مثال آپ نے دی جو ناجائز طور پر نیکی کے نام پر ایک کام کرنا چاہتی تھی جو اصل میں نیکی نہیں ہے کیونکہ خدا اور اسکے رسول نے اس کی اجازت نہیں دی۔ اس واقعہ میں جو میں بیان کروں گا ان لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو بعض دفعہ اپنی خوابوں کو بہت اہمیت دیتے ہیں حالانکہ ان کا وہ مقام نہیں ہوتا کہ یہ کہا جائے کہ ان کی ہر خواب سچی ہے اور اس کا کوئی مطلب ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ آج ایک عورت ہمارے ہاں آئی وہ قادیان کی پرانی عورت ہے اس کے دماغ میں کچھ نقص ہے۔ کہنے لگی کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں اور آپ نے فرمایا ہے کہ اگر تم چھ مہینے متواتر روزے رکھو تو خلیفۃ المسیح کو صحت ہو جائے گی۔ (حضرت مصلح موعود کی بیماری کے شروع دنوں کی بات ہے۔) مگر وہ عورت کہنے لگی کہ میں نے جن علماء سے پوچھا انہوں نے یہی کہا ہے کہ چھ مہینے کے متواتر روزے رکھنا ناجائز ہے۔ پھر کہنے لگی کہ میاں بشیر احمد نے کہا ہے کہ تُو جمعرات اور پیر کے روزے رکھ لیا کر۔ لیکن اس کے بعد کہنے لگی کہ میں نے پھر خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے ہیں اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں نے تو کہا تھا کہ چھ ماہ کے متواتر روزے رکھ۔ تُو متواتر روزے کیوں نہیں رکھتی۔ تو حضرت مصلح موعود کہتے ہیں مَیں نے کہا کہ تیری خواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے الہاموں کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ اگر میرا کوئی الہام قرآن اور سنت کے خلاف ہو تو میں اسے بلغم کی طرح پھینک دوں۔ (گلے سے صاف کر کے نکال کے پھینک دوں۔) جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی وحی کو قرآن کریم اور سنت کے اتنا مطابق کرتے ہیں تو ہمیں بھی اپنی خواب آپ کے احکام کے مطابق کرنی پڑے گی۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے اُمّت کے لوگوں کو متواتر اور لمبے عرصے کے روزوں سے منع کیا ہے۔ تو اگر تمہیں کوئی خواب اس حکم کے خلاف آتی ہے یا آئی ہے تو وہ شیطانی سمجھی جائے گی۔ خدائی نہیں سمجھی جائے گی۔ (بیشک تم یہی کہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا ہے۔) اگر خدائی خواب ہوتی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتی۔ آپ کی تردید کبھی نہیں کرتی۔ پس جب خواب ایسی ہو جو قرآن کریم یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فتویٰ اور سنت کے خلاف ہو تو وہ بہر حال ردّ کرنے کے قابل سمجھی جائے گی کیونکہ نہ تو قرآن کریم کے خلاف کوئی خواب سچی ہو سکتی ہے اور نہ سنّت کے خلاف کوئی خواب سچی ہو سکتی ہے اور نہ صحیح حدیث کے خلاف کوئی خواب سچی ہو سکتی

ہے۔" (الفضل 25 نومبر 1958ء صفحہ 3 جلد 12 / 47 نمبر 272)

پس کسی بات کے متعلق خوابوں کو بنیاد بنانا چاہے وہ نیکی کی بات ہی ہو اور اپنے آپ کو ایسی تکلیف میں ڈالنا جس کی طاقت نہ ہو یہ چیز غلط ہے۔ نہ صرف غلط ہے بلکہ غیر صالح عمل ہے اور بعض دفعہ گناہ بن جاتا ہے۔ ہاں جن کو اللہ تعالیٰ نے مامور من اللہ کے طور پر کھڑا کرنا ہو ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک بالکل مختلف ہوتا ہے۔ وہ عام لوگوں میں سے نہیں ہوتے۔ ان کا کسی عام فرد سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔

اس واقعہ سے شاید کسی کو یہ بھی خیال ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھ ماہ کے روزے رکھے تھے تو اس کے متعلق ایک تو واضح ہو کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے نبوت کے مقام پر کھڑا کرنا تھا۔ دوسرے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق کیا فرمایا ہے اور اس ضمن میں ہمیں کیا نصیحت فرمائی ہے وہ پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ "ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے ذکر کیا کہ کسی قدر روزے انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنّت اہل بیتِ رسالت کو بجالاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا۔ اور اس قسم کے روزے کے عجائبات میں سے جو میرے تجربے میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانے میں میرے پر کھلے"۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد پھر کشوف کا، الہامات کا ایک سلسلہ جاری کیا۔ پھر آپ نے اس کی کچھ تفصیل بیان فرمائی ہے کہ کیا کیا ہوا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ "غرض اس مدت تک روزے رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے وہ انواع واقسام کے مکاشفات تھے"۔ یہ یاد رکھنے والی بات ہے۔ "لیکن مَیں ہر ایک کو صلاح نہیں دیتا کہ وہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ یاد رہے کہ میں نے کشف صریح کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر جسمانی سختی کشی کا حصہ آٹھ یا نو ماہ تک لیا اور بھوک اور پیاس کا مزہ چکھا اور پھر اس طریق کو علی الدوام بجالانا چھوڑ دیا"۔ پس آپ کو خدا تعالیٰ نے یہ مقام دینا تھا اس کی وجہ سے اجازت ہوئی۔ پھر اس کے بعد کبھی اس پر آپ نے عمل نہیں کیا۔ فرمایا کہ کبھی کبھی میں روزے رکھ لیتا تھا۔ نیز دوسروں کو بھی، اپنے ماننے والوں کو بھی اس طرح کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ نے آکر ایک جماعت بنا کر ایک فساد پیدا کر دیا اور مسلمانوں میں بقول آپ کے آپ نے ایک تہتّر واں فرقہ بنا دیا۔ ضرورت تو اس بات کی تھی کہ تفرقے کم کئے جاتے۔ یہ الٹا ایک زائد فرقہ بنا کر مزید تفرقہ ڈال دیا۔ تو یاد رکھنا چاہئے کہ انبیاء کی بعثت کے وقت یہ باتیں کہی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی یہی الزام مکّہ والے لگاتے تھے کہ بھائی بھائی کو جدا کر دیا۔ ہمیں آپس میں پھاڑ دیا۔ تفرقے پیدا کر دیئے۔ دشمنیاں پیدا کر دیں۔ حالانکہ فساد کی حالت تو ان میں پہلے سے تھی۔ اور یہی حال آجکل کے مسلمانوں کا تھا اور اب بھی ہے کہ فساد کی حالت ان میں موجود ہے۔ نبی تو اللہ تعالیٰ اس لئے بھیجتا ہے کہ فساد کی حالت کو دور کرے اور ایک ہاتھ پر جمع ہو کر یہ لوگ ایک بننے، وحدت بننے کی کوشش کریں۔ پس جو ایمان لاتے ہیں وہ امن میں آتے ہیں۔ ایک وحدت بن جاتے ہیں۔ فسادوں سے دور ہٹ جاتے ہیں۔ اور دوسرے مخالفین جو ہیں وہ فسادوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اب ہمارے خلاف چاہے جتنے مرضی مخالفین اکٹھے ہو کے مخالفت کرتے رہیں لیکن آپس میں پھر بھی یہ لوگ پھٹے ہوئے ہیں۔ دل ان کے پھٹے ہوئے ہیں۔ ایک نہیں ہیں۔ آپس میں پھر سر پھٹول ان کی ہوتی رہتی ہے۔ اور جب تک یہ امام کو نہیں مانیں گے یہ اسی طرح ہوتا رہے گا چاہے ہمیں یہ مسلمان کہیں یا غیر مسلم کہیں یا جو بھی یہ نام لیں۔ لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعریف کے مطابق بھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی تعریف کے مطابق بھی حقیقی مسلمان ہیں اور ہمیں اس نام کے کہنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔

حضرت مصلح موعود انہی فسادوں کا نقشہ کھینچتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ "ایک دوست نے سنایا کہ ایک مرتبہ ایک اہل حدیث حنفیوں کی مسجد میں ان کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ رہا تھا۔ التحیات میں اس نے انگلی اٹھا لی۔ تشہد کے وقت اس کا انگلی اٹھانا تھا کہ تمام مقتدی نمازیں توڑ کر اس پر ٹوٹ پڑے اور حرامی حرامی کہنا شروع کر دیا"۔ یعنی حنفیوں کا ایک عقیدہ ہے کہ تشہد پہ انگلی نہیں اٹھاتے۔ انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ نماز توڑنا کتنا جرم ہے۔ اس کی انگلی کو ہی دیکھ رہے تھے۔ نماز توڑ کر اس کو گالیاں دینی شروع کر دیں اور اس کو مارنا شروع کر دیا۔ تو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ "یہ فساد حضرت مسیح موعود کے آنے سے پہلے ہی تھے۔ مسیح موعود نے تو آکر اصلاح کی۔ چوٹ لگانے والا فسادی ہوتا ہے"۔ (اب یہ پوچھ رہے ہیں کہ جو کسی کو مارتا ہے وہ فسادی ہوتا ہے، چوٹ لگانے والا فسادی ہوتا ہے) یا ڈاکٹر؟ جو نشتر لے کر علاج پر آمادہ ہوتا ہے"۔ (دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں جو زخم لگاتے ہیں۔ ایک وہ جو کسی کو مار کر زخم لگاتا ہے۔ چوٹ لگا کر زخم لگاتا ہے۔ اور ایک ڈاکٹر ہے جو علاج کی غرض سے زخم لگاتا ہے۔) "ایک شخص کو بخار ہے۔ منہ کڑوا ہو۔ ڈاکٹر کونین دے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ظالم نے منہ کڑوا کر دیا۔ اگر ڈاکٹر بلغم کو نہ نکالتا تو جسم کی خرابی بڑھ جاتی۔ بلغم نکال دینے پر اعتراض کیسا؟ ہڈی ٹوٹی رہتی اگر زخم کو نشتر سے صاف نہ کیا جاتا۔ اس پر جلن آمیز دوائی نہ چھڑکی جاتی تو مریض کی حالت کس طرح بہتر ہو سکتی۔ اس کی تو جان خطرے میں پڑ جاتی۔ اس صورت میں کس طرح کوئی ڈاکٹر کو ملزم بنا سکتا ہے۔" (پس ڈاکٹر اگر کسی کو کوئی تکلیف دیتا ہے تو علاج کی غرض سے۔) آپ فرماتے ہیں کہ "ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور اسی تفرقے کے متعلق سوال کیا کہ آپ نے آکے مزید تفرقہ ڈال دیا اور پہلے ہی اتنا فساد پھیلا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اچھا بتاؤ کہ اپنا اچھا دودھ سنبھالنے کے لئے دہی کے ساتھ ملا کر رکھتے ہیں یا علیحدہ؟" (دودھ کو اگر سنبھالنا ہو تو دہی سے علیحدہ رکھتے ہیں تا کہ اس پہ کہیں چھینٹا وغیرہ نہ پڑ جائے کیونکہ دودھ اس سے خراب ہو جاتا ہے۔) "ظاہر ہے کہ دہی کے ساتھ اچھا دودھ ایک منٹ بھی اچھا نہیں رہ سکتا۔ پس فرستادہ جماعت کا درماندہ جماعت سے علیحدہ کیا جانا ضروری تھا"۔ (یہ جو فرقہ بنایا یا علیحدہ جماعت قائم کی یہ ایک فرستادے کی جماعت ہے اور اس کا اس جماعت سے علیحدہ کیا جانا ضروری تھا۔ ان لوگوں سے علیحدہ کیا جانا ضروری تھا جو بگڑے ہوئے ہیں۔) "جس طرح بیمار سے پرہیز نہ ہو تو تندرست بھی ساتھ گرفتار ہو جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ روحانی بیماروں سے فرستادہ جماعت کو علیحدہ رکھے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جنازہ شادی نماز وغیرہ علیحدہ ہو۔" عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرما رہے تھے۔ آپ فرماتے ہیں "کیونکہ اکثر عورتیں ہی اختلاف کرتی ہیں اس لئے میں عورتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جس طرح مریض کے ساتھ تندرست کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ یاد رکھو یہی حالت تمہاری غیر احمدیوں سے تعلق رکھنے میں ہوگی۔ اکثر عورتیں کہتی ہیں کہ بہن یا بھائی کا رشتہ ہوا چھوڑا کس طرح جائے"۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ "مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر زلزلہ آجائے یا آگ لگ جائے تو ایک بہن بھائی کی پرواہ نہ کر کے بلکہ اس کو پیچھے دھکیل کر خود اس گرتی ہوئی چھت سے جلد نکل بھاگنے کی کوشش کرے گی تو پھر دین کے معاملے میں کیوں یہ خیال کیا جاتا ہے؟ دراصل یہ آرام کے جذبات ہیں" (اگر اس کو سمجھا جائے اور ایک مصیبت سمجھی جائے تو پھر ایسے خیالات نہ آئیں کہ کیوں علیحدہ کیا جائے۔ ہم میں پھاڑ کیوں ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ یہ مصیبت کے وقت نہیں ہوتا۔ کیونکہ تم اس کو سمجھتے نہیں۔ ابھی دین کا ادراک حاصل نہیں ہوا اس لئے یہ آرام کے جذبات حاوی ہو رہے ہیں۔ مصیبت کے جذبات ہوں تو یہ ردّعمل اس طرح نہ ہو۔) "اگر خدا رات کو تم میں سے کسی کے پاس فرشتہ ملک الموت بھیجے جو کہے کہ حکم تو تیرے بھائی یا دوسرے عزیز کی جان نکالنے کا ہے مگر خیر میں اس کے بدلے تیری جان لیتا ہوں تو کوئی بھی (اس کو قبول نہیں کرے گا) عورت قبول نہیں کرے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَ اَہۡلِیۡکُمۡ نَارًا (التحریم: 7) یعنی بچاؤ اپنی اور اپنے اہل وعیال کی جانوں کو آگ سے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیرو اگر دوسرے غیر احمدی سے بیاہی گئی تو خاوند کی وجہ سے یقیناً وہ احمدیت سے دور ہو جائے گی یا اگر دُور نہیں ہوگی تو کُڑھ کُڑھ کر مر جائے گی۔ (کیونکہ یہی ہوتا ہے کہ گھروں میں جا کے پھر اس پر سختیاں ہوتی ہیں۔) اپنے رشتہ داروں سے الگ کی جائے گی بوجہ تعصب مذہبی کے۔ (اور یہ آجکل بھی اسی طرح ہوتا ہے۔) تو یہ ایک آگ ہے۔ کیا خود اپنے ہاتھ سے کوئی عورت اپنی بیٹی کو آگ میں ڈالتی ہے؟ مگر اس طرح ایک تھوڑے سے تعلقات کے لئے اسے آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ پس اس سے بچنا چاہئے۔" (مستورات سے خطاب۔ انوار العلوم جلد 11 صفحہ 519-518)

پس اگر ہم احمدی غیروں میں رشتہ نہیں کرتے جو بڑا الزام لگایا جاتا ہے تو یہ تفرقے نہیں ہیں بلکہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی کوشش ہے۔ لیکن یہ خیال اسے ہی آسکتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی روح کو سمجھے اور اس میں لڑکے بھی شامل ہیں۔ وہ احمدی لڑکے جو احمدی لڑکیوں کو چھوڑ کر غیروں سے شادی کرتے ہیں۔ پس لڑکوں کو بھی سمجھنا چاہئے کہ اگر وہ اپنے آپ کو احمدی کہلواتے ہیں اور حقیقی احمدی سمجھتے ہیں تو پھر صرف ذاتی خواہشات کو نہ دیکھیں اور جب شادی کا وقت آئے تو احمدی لڑکیوں سے شادیاں کریں۔ اپنی دنیاوی خواہشات پر اپنی اگلی نسل اور دین کو ترجیح دیں ورنہ نسلیں صرف لڑکیوں کے غیروں میں بیاہنے سے برباد نہیں ہوتیں بلکہ لڑکوں کے غیروں میں شادیاں کرنے سے بھی برباد ہوتی ہیں۔ ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے کہ احمدی صرف معاشرتی دباؤ یا رشتہ داری کی وجہ سے احمدی نہ ہو بلکہ دین کو سمجھ کر احمدی بننے کی کوشش کریں۔ اگر احمدی لڑکے باہر شادیاں کرتے رہیں گے تو پھر احمدی لڑکیاں کہاں بیاہی جائیں گی۔ پس لڑکوں کو بھی غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر اب بھی اس بارے میں احتیاط نہ کی گئی اور اس طرف اب بہت زیادہ رجحان ہونے لگ گیا ہے تو پھر آئندہ یہ رجحان مزید بڑھتا چلا جائے گا اور پھر نسل میں احمدیت نہیں رہے گی سوائے اس کے کہ کسی پر خاص اللہ تعالیٰ کا فضل ہو۔

مَیں تو اکثر باہر رشتے کرنے والے لڑکوں کو بھی یہ کہتا ہوں کہ تم احمدی لوگ اگر لڑکیوں کے بھی حق ادا کرو، اگر کسی وجہ سے، مجبوری سے خود رشتہ باہر کیا ہے تو کسی نوجوان کو احمدیت میں شامل کرواور اُسے مخلص احمدی بناؤ اور پھر اس کا احمدی لڑکی سے رشتہ کرواؤ۔ اس سے تمہیں تبلیغ کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ اور پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس احساس کی وجہ سے خود بھی احمدی لڑکیوں سے شادی کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔

بہرحال لڑکیوں کی شادیوں کے مسائل ہیں اور یہ آج ہی نہیں ہمیشہ سے ہیں۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جگہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "ایک اہم مسئلہ جس پر مَیں آج کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں وہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں نکاح کا سوال ہے اور اسی کے ضمن میں کُفو کا سوال بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو شادیوں کے متعلق جو مشکلات پیش آتی ہیں مجھے پہلے بھی ان کا علم تھا لیکن اس نو ماہ کے عرصے میں تو بہت ہی مشکلات اور رکاوٹیں معلوم ہوئی ہیں۔ (یہ نو ماہ کا عرصہ آپ بیان فرما رہے ہیں۔ یہ تقریر آپ نے 1914ء میں اپنی خلافت کے تقریباً نو ماہ بعد جلسہ سالانہ ہوا تھا اس میں کی تھی) اور لوگوں کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملے میں ہماری جماعت کو سخت تکلیف ہے۔ آج بھی یہی حال ہے۔ یہ تکلیف جو ہے یہ جاری ہے اور مشکلات ہیں لیکن ان مشکلات کو ہم نے حل بھی کرنا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق تجویز کی تھی کہ احمدی لڑکیوں اور لڑکوں کے نام ایک رجسٹر پر لکھے جائیں اور آپ نے یہ رجسٹر کسی شخص کی تحریک پر کھلوایا تھا۔ اس نے عرض کیا تھا کہ حضور شادیوں میں سخت دقّت ہوتی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ غیروں سے تعلق پیدا نہ کرو۔ اپنی جماعت متفرق ہے۔ اب کریں تو کیا کریں؟ ایک ایسا رجسٹر ہو جس میں سب ناکتخدا لڑکوں اور لڑکیوں کے نام ہوں۔ (یعنی ایسے لڑکوں اور لڑکیوں کے نام ہوں جن کے رشتے نہیں ہوئے ہوئے) تا رشتوں میں آسانی ہو۔ حضور سے جب کوئی درخواست کرے تو اس رجسٹر سے معلوم کر کے اس کا رشتہ کروا دیا کریں کیونکہ کوئی ایسا احمدی نہیں ہے جو آپ کی بات نہ مانتا ہو۔ (یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس شخص نے کہا) بعض لوگ اپنی کوئی غرض درمیان میں رکھ کر کوئی بات پیش کرتے ہیں اور ایسے لوگ آخر میں ضرور ابتلاء میں پڑتے ہیں۔ (حضرت مصلح

موعود فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ اپنے مسائل تو لوگ پیش کرتے ہیں، جب کوئی بات عرض کرتے ہیں لیکن کوئی غرض اپنی ذاتی بھی ہوتی ہے اور پھر اس وجہ سے ابتلاء میں پڑ جاتے ہیں۔ تو فرماتے ہیں کہ) اس شخص کی بھی نیّت معلوم ہوتا ہے درست نہیں تھی۔ انہی دنوں میں ایک دوست کو جو نہایت مخلص اور نیک تھے شادی کی ضرورت ہوئی۔ اسی شخص کی جس نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ رجسٹر بنایا جائے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ تجویز پیش کی تھی ناں کہ رجسٹر بنایا جائے۔ اس کی) ایک لڑکی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دوست کو اس شخص کا نام بتایا کہ اس کے ہاں تحریک کرو۔ (یعنی جس نے تجویز پیش کی تھی اس کی لڑکی تھی۔ جب ایک رشتہ آیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی کے گھر رشتہ بھجوا دیا۔) لیکن اس نے نہایت غیر معقول عذر کر کے رشتے سے انکار کر دیا اور لڑکی کہیں غیر احمدیوں میں بیاہ دی۔ جب حضرت صاحب کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ آج سے مَیں شادیوں کے معاملے میں دخل نہیں دوں گا اور اس طرح یہ تجویز رہ گئی۔ لیکن اگر اس وقت یہ بات چل جاتی تو آج احمدیوں کو وہ تکلیف نہ ہوتی جو اَب ہو رہی ہے۔'' (برکاتِ خلافت۔ انوار العلوم جلد 2 صفحہ 209)

بعض دفعہ نبی کے سامنے ایک انکار جو ہے پھر جماعت کے لئے مستقل ابتلاء بن جاتا ہے۔ غیروں میں بیاہنے کے کچھ عرصے بعد ہی اکثر کو اپنی غلطی کا احساس بھی ہو جاتا ہے اور جو بڑے مسائل پیدا ہو رہے ہوتے ہیں ان کا بھی پتا لگ جاتا ہے۔ اب بھی کئی لوگ اور لڑکیاں خود لکھتی ہیں یا ان کے ماں باپ کہ یہ فیصلہ کیا جس کا ہم خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ دین سے بھی دوری ہو گئی ہے۔ اور بعض سسرالوں نے یا خاوندوں نے تو ماں باپ سے اور رشتہ داروں سے ملنے جلنے کے لئے پابندی لگا دی ہے۔ لیکن وہ لوگ بھی ہیں جو اپنی اَنا میں آ کر بعض دفعہ اچھے بھلے احمدی رشتوں کو ٹھکرا دیتے ہیں جبکہ لڑکیاں بھی راضی ہوتی ہیں لڑکے بھی راضی ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض جگہ مَیں نے بھی کہا کہ رشتہ کر لو لیکن اَنا کی وجہ سے انکار کیا۔ بہرحال اگر ایسے لوگ موجود تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کیا تو اب میری بات کا انکار کرنا تو کوئی ایسی بڑی بات نہیں ہے۔ لیکن پھر ایسوں کے انجام بھی بڑے بھیانک ہو جاتے ہیں۔ جرمنی میں ایک ایسا ہی واقعہ ہوا تھا کہ ماں باپ نے بیٹی کی مرضی کے مطابق شادی نہیں کی یا اس کے اصرار پر بیٹی کو ہی قتل کر دیا اور اب جیل میں پڑے ہوئے ہیں۔ پس اگر احمدی لڑکا اور لڑکی شادی کرنا چاہتے ہیں تو ان کے ماں باپ کو بھی ضد نہیں کرنی چاہئے۔ ذاتوں اور اَناؤں کے چکر میں نہیں آنا چاہئے۔

بیاہ شادی کے بارے میں ایک یہ مسئلہ لڑکیوں پر بھی واضح ہونا چاہئے کہ باوجود اس کے کہ لڑکی کی پسند بھی رشتے میں شامل ہونی چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پسند کو قائم فرمایا ہے کہ لڑکی کی مرضی شامل ہو لیکن اسلام اس بات کی پابندی بھی ضرور کرواتا ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے اور واقعہ میں آپ اسی کی طرف سے ہیں تو ہماری شریعت یہی کہتی ہے (یعنی اسلام کی شریعت یہی کہتی ہے) کہ ولی کی اجازت کے بغیر سوائے ان مستثنیات کے جن کا استثناء خود شریعت نے رکھا ہے کوئی نکاح جائز نہیں۔ اور اگر ہو گا تو وہ ناجائز ہو گا اور رادھالہ ہو گا اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ایسے لوگوں کو سمجھائیں اور اگر نہ سمجھیں تو ان سے قطع تعلق کر لیں۔

اس قسم کے واقعات بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک لڑکی نے جو جوان تھی ایک شخص سے شادی کی خواہش کی مگر اس کے باپ نے نہ مانا۔ وہ دونوں (قادیان کے قریب جگہ تھی) ننگل چلے گئے اور وہاں جا کر کسی مُلّاں سے نکاح پڑھوا لیا اور کہنا شروع کر دیا کہ ان کی شادی ہو گئی ہے۔ پھر وہ قادیان آ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معلوم ہوا تو آپ نے ان دونوں کو قادیان سے نکال دیا اور فرمایا یہ شریعت کے خلاف فعل ہے کہ محض لڑکی کی رضامندی دیکھ کر ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لیا جائے۔ وہاں بھی لڑکی راضی تھی اور کہتی تھی کہ مَیں اس مرد سے شادی کروں گی لیکن چونکہ ولی کی اجازت کے بغیر انہوں نے نکاح پڑھوایا اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں قادیان سے نکال دیا۔ اسی طرح (وہاں اس زمانے میں کوئی نکاح حضرت مصلح موعود کے سامنے بھی ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ) یہ نکاح بھی ناجائز ہے اور یہی بات ہے جو میں نے اس مائی سے کہی ہے (لڑکے کی ماں سے کہی ہے۔ ایک عورت آئی تھی کہ کیونکہ لڑکی راضی تھی اس لئے میرے بیٹے نے نکاح کر لیا تو کیا عذاب آ گیا۔) آپ نے فرمایا میں نے اسے کہا دیکھو تمہارے بیٹے کو رشتہ مل رہا ہے اس لئے تم کہتی ہو جب لڑکی راضی ہے تو کسی ولی کی رضامندی کی ضرورت کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن تمہاری بھی لڑکیاں ہیں۔ اگر وہ اب بیاہی جا چکی ہیں تو ان کی بھی لڑکیاں ہوں گی۔ کیا تم پسند کرتی ہو کہ ان میں سے کوئی لڑکی اس طرح نکل کر کسی غیر مرد کے ساتھ چلی جائے۔'' (ماخوذ از خطبات محمود۔ جلد 18 صفحہ 176-175)

پس جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے نہ ہی ماں باپ کو اتنی سختی بلا وجہ کرنی چاہئے کہ بغیر کسی جائز وجہ کے جھوٹی غیرت کے نام پر رشتہ نہ کریں اور قتل تک ظالمانہ فعل کرنے والے بن جائیں۔ اور نہ ہی لڑکیوں کو اسلام اجازت دیتا ہے کہ خود ہی گھر سے جا کر عدالتوں میں یا کسی مولوی کے پاس جا کے شادی کر لیں یا نکاح پڑھوا لیں۔ اگر بعض مجبوری کے حالات ہیں تو لڑکیاں بھی خلیفۂ وقت کو لکھ سکتی ہیں جو حالات کے مطابق پھر جو بھی معروف فیصلہ ہو گا وہ کرے گا۔ پس اگر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اصول کو سامنے رکھیں گی اور لڑکے بھی سامنے رکھیں گے تو خدا تعالیٰ بھی پھر فضل فرمائے گا۔

ایک خطبہ میں حضرت مصلح موعود یہ مضمون بیان فرما رہے تھے کہ ذکر الٰہی کے لئے اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے، اس سے محبت کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو سامنے لا کر غور کیا جائے اور ان صفات کے ذریعہ سے پھر ذاتی تعلق بڑھایا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا صحیح اِدراک تبھی حاصل ہوتا ہے اور یہ عام قانون قدرت ہے کہ دنیاوی ظاہری تعلق اور محبت پیدا کرنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ یا تو جس سے محبت کی جاتی ہے اس کی قربت ہو یا کم از کم اس کا کوئی نقشہ، اس کی کوئی تصویر سامنے ہوتا کہ پسند اور تعلق کا اظہار ہو۔ اس بات کو بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ''محبت کے لئے ضروری ہے کہ یا تو کسی کا وجود سامنے ہو اور یا اس کی تصویر سامنے ہو۔ (یہ کوئی نئی بات نہیں کہ آج کے زمانے میں رشتہ والے کہتے ہیں جی تصویریں بھیجیں)۔ فرمایا کہ مثلاً اسلام نے یہ کہا ہے کہ جب تم شادی کرو تو شکل دیکھ لو اور جہاں شکل دیکھنی مشکل ہو وہاں تصویر (آجکل کے زمانے میں، اُس زمانے میں بھی دیکھی جا سکتی تھی، اب بھی) ''دیکھی جا سکتی ہے۔ مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مثلاً میری جب شادی ہوئی میری عمر چھوٹی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈاکٹر رشید الدین صاحب کو لکھا کہ لڑکی کی تصویر بھیج دیں۔ انہوں نے تصویر بھیج دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصویر مجھے دے دی۔ میں نے جب کہا کہ مجھے یہ لڑکی پسند ہے تب آپ نے میری شادی وہاں کی۔ پس بغیر دیکھنے کے محبت ہو تو کیسے۔ یہ تو ایسی ہی چیز ہے کہ خدا تعالیٰ تمہارے سامنے آئے۔ (اب خدا تعالیٰ کی محبت کا ذکر شروع ہو گیا کہ اس کی محبت کس طرح ہو۔ خدا تعالیٰ تمہارے سامنے آئے) اور تم آنکھوں پر ہاتھ رکھ لو اور پھر کہو کہ خدا تعالیٰ کی محبت ہو جائے (بغیر اُسے دیکھے) وہ محبت ہو کیسے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر ہے کہ:

حسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی　　　دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی

یعنی کچھ تو ہو۔ اگر محبوب خود سامنے نہیں آتا تو اس کی آواز تو سنائی دے۔ اس کے حسن کی کوئی نشانی تو نظر آئے۔ یہ تصویر ہے خدا تعالیٰ کی۔ (خدا تعالیٰ کی تصویر کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔ ربّ ہے، رحمان ہے، رحیم ہے، مالک یوم الدین ہے، ستار ہے، قدوس ہے، مؤمن ہے، مہیمن ہے، سلام ہے، جبار ہے اور قہار ہے اور دوسری صفات الٰہیہ۔ یہ نقشے ہیں جو ذہن میں کھینچے جاتے ہیں۔ جب متواتر ان صفات کو ہم اپنے ذہن میں لاتے ہیں اور ان کے معنوں کو ترجمہ کر کے ذہن میں بٹھا لیتے ہیں تو کوئی صفت خدا تعالیٰ کا کان بن جاتی ہے۔ کوئی صفت آنکھ بن جاتی ہے۔ کوئی صفت ہاتھ بن جاتی ہے اور کوئی صفت دھڑ بن جاتی ہے اور یہ سب مل کر ایک مکمل تصویر خدا تعالیٰ کی بن جاتی ہے۔'' (ماخوذ از الفضل 18 جولائی 1951ء صفحہ 5 جلد 39/5 نمبر 166)

پس اللہ تعالیٰ سے محبت کے لئے ان صفات کا تصور اور مستقل اپنے سامنے رکھنا حقیقی محبت الٰہی کو حاصل کرنے والا بناتا ہے اور تبھی انسان پھر اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

ایک حقیقی مومن کو دین کے لئے غیرت اور جوش دکھانا چاہئے۔ اس بات کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے مَیں نے بارہا سنا ہے اور سینکڑوں صحابہ ابھی ہم میں ایسے زندہ ہیں جنہوں نے سنا ہو گا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں کہ وہ اپنی طبیعت کی افتاد کی وجہ سے یا باوجود اپنی نیک نیتی اور نیک ارادوں کے کوئی صحیح طریق اختیار نہیں کر سکتیں۔ آپ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص تھا اس نے کسی دوست سے کہا کہ میری لڑکی کے لئے کوئی رشتہ تلاش کرو۔ کچھ روز کے بعد ان کا دوست آیا اور کہا کہ میں نے موزوں رشتہ تلاش کر لیا ہے۔ اس نے پوچھا کہ لڑکے کی کیا تعریف ہے۔ اس کا بیان کرو۔ وہ کہنے لگا لڑکا بڑا ہی شریف ہے اور بھلا مانس ہے۔ اس نے کہا کوئی اور حالات اس کے بیان کرو۔ اس نے جواب دیا بس جی اور حالات کیا ہیں۔ بے انتہا بھلا مانس ہے۔ پھر اس نے کہا کوئی اور بات اس کی بتاؤ (صرف بھلا مانسی تو کوئی چیز نہیں۔) اس نے جواب دیا کہ اور کیا بتاؤں۔ بس کہہ جو دیا کہ وہ انتہا درجہ کا بھلا مانس ہے۔ اس پر لڑکی والے نے کہا کہ میں اس سے رشتہ نہیں کر سکتا جس کی تعریف سوائے بھلا مانس ہونے کے اور ہے ہی نہیں۔ (نہ کوئی کام، نہ کوئی اور چیز صرف بھلا مانس ہے۔) کل کو اگر کوئی میری لڑکی کو ہی اٹھا کے لے جائے تو پھر وہ اپنی بھلا مانسی میں چُپ کر کے بیٹھا رہے گا۔ تو بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں صرف بھلے مانسی ہوتی ہے۔ فرمایا کہ غیرت اور دین کا جوش نہیں پایا جاتا (دین کے معاملے میں بھی ایسے ہوتے ہیں۔ بڑے شریف ہیں، بڑے بھلا مانس ہیں۔ دین کی نہ غیرت ہوتی ہے نہ دین کے متعلق کوئی جوش پایا جاتا ہے اور) بوجہ نیک نیت ہونے کے مومن تو ضرور کہلاتے ہیں مگر ان کی بھلا مانسی خود ان کے لئے اور جماعت کے لئے بھی مضر پڑا کرتی ہے۔'' (ماخوذ از خطبات محمود۔ جلد 18 صفحہ 206)

اس لئے بہرحال غیرت دکھانی چاہئے۔ پس ایسے لوگ جو بعض دفعہ نظام جماعت پر اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں اور اس قسم کے جو بھلے مانس لوگ ہوتے ہیں وہ ان اعتراض کرنے والوں کی مجلسوں میں بیٹھے ہوتے ہیں تو وہ بہرحال غلط کام کرتے ہیں۔ صرف بھلے مانسی یہاں کوئی چیز نہیں ہے۔ ایسی مجلسوں میں بیٹھے رہنا بے غیرتی بن جاتی ہے۔ کم از کم اتنی غیرت ضرور دکھانی چاہئے کہ جہاں بھی ایسے اعتراض ہو رہے ہوں اس مجلس سے اٹھ جایا جائے اور اگر ایسی باتیں کرنے والا مستقل فتنہ پھیلانے والا ہو تو پھر نظام کو بتانا چاہئے اور نظام جماعت کو خلیفہ وقت کے علم میں یہ باتیں لانی چاہئیں تا کہ اس کے تدارک کے طور پر جو بھی اقدام کرنے ہوں کئے جائیں۔

اب ایک واقعہ غیر از جماعت مولویوں کا بیان کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کس طرح لوگوں کے دلوں میں بغض اور کینہ بھرنے کی کوشش کرتے تھے، ورغلاتے تھے۔ کس طرح جھوٹ بولتے تھے اور اب بھی بولتے ہیں اور آپ پے کیسے کیسے الزام لگائے جاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ساحر کہتے تھے (یہ لوگ جادوگر کہتے تھے)۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دوست نے سنایا کہ فیروز پور کے علاقے میں ایک مولوی تقریر کر رہا تھا کہ احمدیوں کی کتابیں بالکل نہیں پڑھنی چاہئیں۔ (غیر احمدی مولوی اپنے لوگوں کو بتا رہا تھا کہ احمدیوں کی کتابیں بالکل نہیں پڑھنی چاہئیں) اور قادیان میں ہرگز نہیں جانا چاہئے اور اس کذّاب نے لوگوں کو اپنا ایک من گھڑت واقعہ بھی اپنی بات کی تائید میں سنا دیا۔ (یہ تقریر کرتے ہوئے اب وہ اپنی بات کو کس طرح وزن دے تو اس نے یہ واقعہ آپ ہی گھڑ کے سنا دیا۔ کہنے لگا کہ ایک دفعہ میں قادیان گیا میرے ساتھ ایک رئیس بھی تھا۔ (ہم قادیان گئے۔) ہم مہمان خانے میں جا کے ٹھہر گئے اور کہا کہ

مرزا صاحب سے ملنا ہے۔ تھوڑی دیر میں مولوی نورالدین صاحب آگئے اور بڑی میٹھی میٹھی باتیں کرنے لگے۔ اس کے تھوڑی دیر کے بعد ہمارے لئے ایک شخص حلوہ لایا اور مولوی نورالدین صاحب نے کہا کہ یہ آپ لوگوں کے لئے تیار کرایا گیا ہے۔ مولوی صاحب کہنے لگے مَیں تو جانتا تھا اس لئے سمجھ گیا کہ اس حلوے پر جادو کیا گیا ہے۔ اس لئے میں نے تو اسے ہاتھ تک نہ لگایا۔ مگر میرے ساتھی کو پتا نہ تھا اس نے وہ حلوہ کھالیا اور میں کوئی بہانہ بنا کر وہاں سے کھسک گیا۔ مولوی نورالدین صاحب کو یہ پتا نہ لگ سکا کہ میں نے حلوہ نہیں کھایا۔ (ایسا میں نے داؤ چلایا۔) تھوڑی دیر کے بعد میرا وہ ساتھی جس نے حلوہ کھالیا تھا کہنے لگا کہ میرے دل کو تو ایسی کشش ہو رہی ہے کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں گویا اس پر حلوے کا اثر ہو گیا۔ مگر میں نے تو کھایا ہی نہیں تھا۔ مولوی صاحب فرمانے لگے اس لئے مجھ پر ماحول کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ تھوڑی دیر ہوئی تھی تو مرزا صاحب نے اپنی فٹن تیار کرائی اس میں وہ خود بھی بیٹھے اور مولوی نورالدین صاحب کو بھی بٹھایا۔ مجھے بھی ساتھ بٹھا لیا۔ (پھر مولوی صاحب جھوٹ بولتے ہیں کہنے لگے کہ مرزا صاحب) مجھ سے باتیں کرنے لگے۔ مَیں بھی تجربہ کرنے کے لئے سر ہلاتا تھا۔ (ہاں ہاں کرتا گیا۔) انہوں نے سمجھا یہ مان لے گا۔ اس نے حلوہ کھایا ہوا ہے (اس لئے یہ ضرور مان لے گا کیونکہ حلوہ پہ جادو کیا ہوا تھا۔ مولوی صاحب فرمانے لگے) پہلے تو انہوں نے کہا کہ مَیں نبی ہوں۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد کہا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر ہوں (نعوذ باللہ) اور پھر کہا کہ مَیں خدا ہوں (نعوذ باللہ)۔ یہ باتیں سن کر مَیں نے کہا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ (مولوی صاحب نے فرمایا) اس پر مرزا صاحب نے مولوی نورالدین سے حیرت کے ساتھ پوچھا کہ کیا اسے حلوہ نہیں کھلایا تھا؟ (اس پہ جادو ہی نہیں ہوا۔) انہوں نے کہا کھلایا تو تھا۔ (تو پھر جادو نہیں ہوا۔ بڑی حیرت کی بات ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ بھی بعض دفعہ موقع پر ہی ان کے جھوٹ کھول دیتا ہے۔ چنانچہ یہاں بھی ایسا ہی ہوا۔) مولوی صاحب کی اسی مجلس میں ایک غیر احمدی وکیل بھی بیٹھے ہوئے تھے (لیکن شریف النفس تھے۔ غیر احمدی تھے) جو کسی زمانے میں یہاں حضرت خلیفہ اول کے پاس علاج کے لئے آئے تھے۔ مولوی صاحب کی یہ بات سن کر وہ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ میں تو مولویوں سے پہلے ہی بدظن تھا اور سمجھتا تھا کہ یہ لوگ بہت جھوٹے ہوتے ہیں لیکن آج میں نے سمجھا کہ ان سے زیادہ جھوٹا اور کوئی ہوتا ہی نہیں۔ (وکیل صاحب کہنے لگے کہ) انہوں نے لوگوں سے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ مَیں احمدی نہیں ہوں۔ (وکیل صاحب نے لوگوں سے کہا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ میں احمدی نہیں ہوں) مگر میں علاج کے لئے خود وہاں ہو کر آیا ہوں اور وہاں رہا ہوں۔ مولوی نے جتنی بھی باتیں کی ہیں یہ سب غلط ہیں۔ فٹن تو کجا وہاں تو کوئی ٹانگہ بھی نہیں ہے اور اس زمانے میں یکّے ہوتے تھے۔ (اب یہ مولوی صاحب تفصیل بیان کر رہے ہیں ناں کہ یہ فٹن آ کے کھڑی ہوئی اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیٹھے اور خلیفہ اول کو اس میں بٹھایا اور ساتھ مجھے بٹھا لیا۔ فٹن کا کوئی تصور ہی نہیں تھا وہاں قادیان میں اس وقت۔ ٹانگہ بھی نہیں ہوتا تھا) اور پھر خدا تعالیٰ کی یہ بھی عجیب قدرت ہے کہ فٹن تو آج تک یہاں نہیں ہے (حضرت مصلح موعود جب بیان کر رہے ہیں اس وقت تک وہاں فٹن کا کوئی تصور نہیں تھا) تو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اب بھی ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ یہاں جادو ہے اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہوتے ہیں ان کو ماریں پڑتی ہیں۔ گالیاں دی جاتی ہیں۔ بے عزت کیا جاتا ہے۔ ان کو مالی نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ پھر بھی یہ فدائی رہتے ہیں اور احمدیت کو نہیں چھوڑتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کو مار پیٹ، گالی گلوچ اور نقصانات کی وجہ سے ڈر جانا چاہئے مگر ان پر کسی بات کا اثر ہی نہیں ہوتا۔'' (ماخوذ از خطبات محمود۔ جلد 23 صفحہ 496 تا 498)۔ اس لئے یقیناً کوئی جادو ہوتا ہے کہ یہ اس طرح اپنے ایمان پہ قائم رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان جھوٹے مولویوں سے بھی اُمّت کو بچائے اور لوگوں کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نماز کے بعد میں دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ حاضر ہے جو مکرمہ سکینہ ناہید صاحبہ بنت مکرم محمد دین صاحب مرحوم آف جموں کشمیر کا ہے۔ اور یہ مکرم شیخ محمد شریف صاحب مرحوم کی اہلیہ ہیں۔ 3/اپریل کو 90 سال کی عمر میں یہاں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد صاحب کے ذریعہ آئی تھی۔ مرحومہ نے کشمیر میں مخالفت کے باوجود 16 سال کی عمر میں بیعت کی توفیق پائی۔ شادی کے بعد پٹھانکوٹ مقیم ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت ام المومنین جب ڈلہوزی تشریف لے جاتے تو آپ کو ان کی مہمان نوازی کا موقع ملتا رہا۔ پاکستان بننے پر اپنے شوہر کے ساتھ بدوملہی شفٹ ہو گئیں۔ یہاں کئی سال تک انہیں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ 1974ء میں مخالفین نے آپ کا گھر لُوٹ کر جلا دیا لیکن آپ نے بڑے حوصلہ اور صبر سے اس وقت کو گزارا۔ پھر یہاں یوکے میں یہ شفٹ ہو گئیں۔ بڑی محبت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ نظام جماعت اور خلافت سے بہت عقیدت کا تعلق تھا۔ باوجود بیماری کے اور بڑھاپے کے باقاعدہ مجھے وقتاً فوقتاً ملنے آتی تھیں اور ان میں بڑا ہی اخلاص تھا۔ بہت نیک، تہجد گزار، نماز روزہ کی پابند بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں اپنے پیچھے تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرم شوکت غنی صاحب شہید کا ہے جو کہ قاضی عبدالغنی صاحب کے بیٹے ہیں۔ ندھیری کشمیر کے رہنے والے تھے۔ آجکل ربوہ میں آباد ہیں۔ یہ پاک فوج کے تحت بطور سپاہی گوادر بلوچستان کے علاقہ پسنی میں آپریشن ضرب عضب میں حصہ لے رہے تھے۔ 3/اپریل 2016ء کو دہشت گردوں کی اچانک فائرنگ سے 21 سال کی عمر میں وطن پر قربان ہو گئے اور شہادت کا رتبہ پایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مولوی الزام لگاتے ہیں کہ احمدی وطن کے دشمن ہیں۔ اب شہادتیں پیش کرنے والے اور قربانیاں دینے والے احمدی ہی ہیں۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے پڑدادا مکرم قاضی فیروز دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن مکرم قاضی خیرالدین صاحب کے ذریعہ سے ہوا جنہوں نے گوئی کشمیر سے مکرم محبوب عالم صاحب کے ساتھ قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ ان کے ہمراہ شہید مرحوم کے پڑنانا مکرم بہادر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی دستی بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ فیروز الدین صاحب کا خاندان گوئی میں امام مسجد چلا آ رہا تھا اور علاقہ میں نمایاں حیثیت کا حامل تھا۔ مکرم فیروز الدین صاحب کو بیعت کے بعد اپنے خاندان کی طرف سے شدید مخالفانہ حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ بائیکاٹ اور جائیداد سے محرومی کے باوجود آپ احمدیت پر قائم رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا مخلص خاندان تھا۔ قاضی فیروز الدین صاحب کو دمہ کی بڑی تکلیف تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا اللہ شفا دے گا۔ اس دعا کی برکت سے آپ کا شدید دمہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا اور آپ نے 80 سال سے زائد عمر پائی۔

شہید مرحوم کے والد عبدالغنی صاحب فیملی کے ہمراہ فروری 2013ء میں کشمیر سے ہجرت کر کے ربوہ میں شفٹ ہو گئے تھے اور یہیں رہائش اختیار کی تھی۔ شہید کی پیدائش ندھیری کشمیر کی ہے جہاں وہ 4/مئی 1995ء کو پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ ڈیڑھ سال قبل فوج میں بحیثیت سپاہی بھرتی ہوئے۔ ابھی ٹریننگ مکمل کی تھی اور پاسنگ آؤٹ پریڈ مکمل ہونے کے بعد آجکل دہشت گردوں کے خلاف جو آپریشن ہے اس میں گوادر سیکٹر بلوچستان میں ڈیوٹی پر متعین تھے۔ دو اور تین اپریل کی درمیانی شب یہ شہادت کا واقعہ پیش آیا۔ شہادت کے بعد شہید مرحوم کی میت براستہ کراچی، لاہور اور پھر ربوہ لائی گئی جہاں پورے فوجی اعزاز کے ساتھ تدفین عمل میں آئی۔ شہید مرحوم نظام وصیت میں شامل تھے۔ اسکے علاوہ بیشمار خوبیوں کے حامل تھے۔ ملنساری، مہمان نوازی اور ہمدردی کا عنصر نمایاں تھا۔ ہر ایک کی مدد کے لئے تیار رہتے تھے۔ نمازوں کے پابند تھے۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ پوسٹنگ کے بعد بھی جب دور دراز علاقوں میں ہوتے تھے تو براہ راست فون کے اوپر خطبہ سنتے تھے۔ شہادت سے دو روز قبل اپنے تمام تر چندہ جات بھی ادا کر دیئے۔ ان کی آواز بھی بڑی اچھی تھی۔ ملازمت کے دوران وہاں ایک فنکشن میں غیر احمدیوں کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک منظوم کلام بڑی خوش الحانی سے انہوں نے سنایا۔ بہت سے غیر از جماعت وہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بڑی داد دی اور ان سے یہ پوچھنے لگے کہ اس قدر خوبصورت منظوم کلام کس کا ہے۔ ہم نے تو اس سے قبل یہ کبھی نہیں سنا۔ ہمدردیٔ خلق کی صفت بھی ان میں بڑی نمایاں تھی۔ ملازمت کی ابتدا میں ایک دفعہ ان کو چار ماہ کے واجبات اکٹھے ملے تو اس موقع پر ایک اور فوجی شہید ہو گئے تھے۔ انہوں نے اپنے تمام واجبات اپنے ساتھی شہید کی فیملی کو تحفۃً پیش کر دیئے حالانکہ یہ خود بھی گھر کے اکیلے کفیل تھے۔ شہید مرحوم کے والد کہتے ہیں کہ شہادت کی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ شہید مرحوم خاندان کے بڑے بزرگان جو وفات پا چکے تھے ان کے ساتھ بیٹھے ہیں اور ان کے چہرے پر ایک نہایت سفید رنگ سے بھرپور روشنی پڑ رہی ہے جس سے ان کا چہرہ نورانی ہو گیا ہے جو دیگر افراد سے نہایت نمایاں دکھائی دے رہا ہے۔ ربوہ میں رہائش کے دوران جب رہے ہیں تو مختلف کام کرتے رہے۔ یہ زعیم بھی رہے اور عمومی کی ڈیوٹیاں بھی دیتے رہے۔ ایک مسجد میں کچھ عرصہ خادم مسجد بھی رہے۔ ان کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ پسماندگان میں والد مکرم عبدالغنی صاحب، والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ، دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند کرتا رہے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ شہید اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ شاید پہلے مَیں ذکر کر چکا ہوں۔ جمعہ کے بعد مَیں انشاء اللہ ان دونوں کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن اللہ کے گھر کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے گھر میں پہلے آنے والوں کو پہلے لکھتے ہیں اور آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی سنتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الاستماع، حدیث نمبر: 877)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین پر موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ۔ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لُوٹ لیا جائے۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث نمبر 22333)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

مکرم بن اسماعیلی کمال صاحب (1)

مکرم بن اسماعیلی کمال الدین صاحب کا تعلق الجزائر سے ہے جہاں ان کی پیدائش جنوری 1993 میں ہوئی اور پھر اتفاقاً احمدیت سے تعارف ہونے کے بعد جون 2012ء میں انہیں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

سابقہ دینی حالت

میری پیدائش دینی و دنیاوی ہر دو لحاظ سے ایک معمولی سے خاندان میں ہوئی۔ میری والدہ صاحبہ نمازوں وغیرہ کا کچھ خیال رکھتی تھیں جبکہ والد صاحب صرف نام کے مسلمان تھے۔ مَیں نے بھی سکول میں وضو اور نماز وغیرہ کا طریقہ سیکھا اور کچھ عرصہ تک نماز بھی پڑھی تھی لیکن پھر چھوڑ دی۔ مَیں اکثر اپنے والد صاحب سے نماز نہ پڑھنے کا سبب پوچھتا، اسی طرح دینی امور کے بارہ میں میرے اکثر سوال ان کے لئے پریشان کُن ثابت ہوتے تھے۔

ہمارے گھر میں قرآن کریم کا کوئی نسخہ نہ تھا، نہ ہی کوئی دینی کتاب پائی جاتی تھی اس لئے دینی معلومات کا سب سے بڑا ذریعہ ٹی وی ہی تھا۔

انتہا پسندی کی فیکٹری کا ایندھن

گو 2003ء کے اواخر میں میری عمر محض گیارہ بارہ سال ہی تھی لیکن اس سال ستمبر میں امریکا میں ہونے والے دہشتگردی کے بہت بڑے واقعہ کے بعد عراق پر امریکی حملہ کے ایام میں اردگرد کے ماحول سے میرے کانوں میں بعض ایسے الفاظ کی بازگشت گونجنے لگی جو اس سے پہلے میں نے کبھی نہ سنے تھے۔ مثلاً: جہاد، غاصبانہ قبضہ، شہادت، قربانی، انتقام، خودکش حملہ۔ یہ الفاظ ایسے جملوں میں استعمال ہوتے تھے جن میں ایک خاص جوش اور خون گرما دینے والا عنصر شامل تھا۔ مجھے اس جنگ کے ماحول میں اہل سنّت وشیعہ علماء اور سیاسی راہنماؤں کے ولولہ انگیز خطابات کو سن کر بہت مزہ آتا تھا کیونکہ ان سب نے اسے کفر واسلام کی جنگ بنا کر پیش کیا ہوا تھا۔ مجھے بھی اس کم عمری میں اپنے بے شمار ہم وطنوں کی طرح اس جنگ میں اسلام کی فتح کی تمنا تھی لیکن ایک بات کی سمجھ نہ آتی تھی کہ جب یہ کفر واسلام کی جنگ ہے اور جب یہ لیڈر حضرات اسلام کی جیت کے لئے ہی کوشاں ہیں تو تمام مسلمان ان کی مدد کیوں نہیں کر رہے؟ اور دیگر اسلامی ممالک ان کی تائید میں کیوں نہیں کھڑے ہوجاتے؟ آج جب ان تقاریر کے پُرجوش جملوں اور ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والے جذبات کو یاد کرتا ہوں تو صاف سمجھ آتا ہے کہ یہ خطابات شدت پسندی کی فیکٹری کا ایندھن تھے، اور نہ جانے کتنے ہی نوجوانوں کے دماغ خراب کرنے کا باعث ٹھہرے۔ آج اسلامی ممالک میں پھیلی ہوئی منظم دہشتگردی کی بنیاد میں شاید انہی دنوں میں ایسے علماء اور ان کے ایسے خطابات نے کلیدی کردار ادا کیا تھا۔

قصص قرآن اور نزول مسیحؑ

ان ایام کی اس مذہبی رَو میں بہتے ہوئے 2005ء میں مجھے مدرسہ تعلیم القرآن میں داخل کروادیا گیا جس میں مولوی صاحب تحفیظِ قرآن کے علاوہ روزانہ ہمیں قرآنی قصص میں سے کوئی قصہ سناتے۔ یہ قصص بہت دلچسپ ہوتے تھے لیکن ان کے بعض حصے عقلی لحاظ سے ناقابل قبول دکھائی دیتے تھے۔ اسی طرح ان قصص کے اندرونی واقعات کا باہمی ربط بھی اکثر مفقود ہوتا تھا۔ ایسے امور میرے ذہن میں عجیب عجیب سوالات پیدا کرتے تو میں یہ سوالات مولوی صاحب کے سامنے رکھتا لیکن ان کی توجیہات میرے لئے اطمینان بخش ثابت نہ ہوتیں۔ مجھے مولوی صاحب کے جواب سن کر یہی محسوس ہوتا کہ شاید یہ مولوی صاحب کی ذاتی علمی کمزوری ہے جو وہ میرے سوالوں کا اطمینان بخش جواب نہیں دے پا رہے ورنہ اسلامی تعلیمات اور دینی کتب میں میرے سوالوں کا جواب موجود ہے۔ لیکن دیگر قصص کے برعکس جب مولوی صاحب مسیح کا قصہ سناتے ہوئے کہتے کہ ان کے نزول کے بعد ہی مسلمانوں کی حالت درست ہوگی اور القدس کو آزاد کروایا جائے گا تو مجھے یہ قصہ ہر لحاظ سے مکمل نظر آتا اور میں ان کے الفاظ کی تصدیق کرتا اور میرے دل میں اس دن کو دیکھنے کی خواہش جوش مارنے لگتی، لیکن یہ بات غمگین کرجاتی تھی کہ شاید میری زندگی میں یہ واقعہ رونما نہ ہو۔ تاہم یہ خواہش اتنی شدید تھی کہ اس کے زیر اثر کبھی خوابوں میں اور کبھی خیالوں میں مَیں خود کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دشمنوں سے برسرِ پیکار دیکھنے لگا۔

جنّ وسحر

اسی طرح جنّ وسحر کے بارہ میں بھی میرے ذہن میں بہت سے سوال تھے لیکن مدرسہ تعلیم القرآن کے مولوی صاحب ان کے جوابات دینے کی بجائے ایسے لوگوں کے واقعات سنادیتے جنہیں مولوی صاحب نے بزعمِ خود جنّوں کے چنگل سے چھڑایا اور سحر سے آزاد کروایا تھا۔ اسی طرح وہ بعض ایسے بزرگان کے قصے بھی بیان کرتے جنہوں نے جنّوں کو اپنے قبضہ میں کرلیا تھا اور انہیں خارق عادت روحانی قُویٰ عطا ہوئے تھے۔ اسی طرح مولوی صاحب اپنے تجربات کے ذریعہ یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کرتے کہ انہیں بھی ایسے ہی روحانی قویٰ عطا ہوئے ہیں اور وہ جسے چاہیں اپنے تعویذات کے ذریعہ فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ یہ سن کر مَیں بھی اکثر مولوی صاحب سے یہ علم سکھانے کی درخواست کرتا۔ وہ مجھے کہتے کہ پہلے تم قرآن حفظ کرلو پھر میں تمہیں یہ علوم سکھاؤں گا، لیکن ہر بار یہ بھی کہہ دیتے کہ یہ بہت مشکل عمل ہے۔

شیطان ویاجوج وماجوج

علاوہ ازیں شیطان کے بارہ میں مروّجہ خیالات اور مولویوں کی زبانی بیان ہونے والے مزعومہ حقائق بھی میرے لئے حیرت کا باعث تھے۔ مَیں قدیم تفاسیر کے حوالے سے یہ جان کر حیران ہوتا تھا کہ شیطان کیونکر جنت میں داخل ہوگیا اور پھر وہاں پر آدم علیہ السلام کو دھوکہ دینے میں کیسے کامیاب ہوگیا؟ نیز جب شیطان انسان کے لئے اس قدر خطرناک اور نقصان دِہ تھا تو جنت سے نکالتے ہوئے اسے جان سے ہی کیوں نہ مار دیا گیا۔

مَیں یاجوج وماجوج کے بارہ میں بھی سنتا تو دل سے یہی صدا نکلتی کہ اگر مروّجہ خیالات کے مطابق یہ مخلوق زمین کے کسی اندرونی علاقے میں آباد ہے تو کاش کوئی شخص اس کے محل وقوع کا نقشہ بنادے تاہمیں یاجوج وماجوج اور ان کے سامنے بنائی جانے والی اس روک کے مقام کا علم ہوسکے جسے ذوالقرنین نے بنایا تھا۔ اور انتظار کرنے والے وہیں سے ان کے خروج کے منتظر رہیں۔

معجزات ونشانات کا خاتمہ؟!

مَیں یہ بھی سوچتا تھا کہ آج کا انسان شاید بہت ہی بدقسمت ہے۔ کیونکہ آج کے دَور میں نہ کوئی آسمانی نشانات ظاہر ہورہے ہیں نہ معجزات۔ نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے اور زمانۂ نبوت سے دوری کی وجہ سے حد درجہ گمراہی پھیل رہی ہے۔ اگر میں ماضی میں حضرت موسیٰ یا عیسیٰ علیہما السلام کے زمانے میں ہوتا تو ان کے معجزات کو دیکھ کر سب سے پہلے ان پر ایمان لانے والوں میں شامل ہوجاتا۔ اسی طرح اگر میں اس زمانے میں عیسیٰ علیہ السلام کو نازل ہوتا دیکھوں تو فوراً ایمان لے آؤں گا اور دجال کو دیکھوں تو فوراً پہچان جاؤں گا اور اس کی غیر معمولی طاقتیں دیکھنے کے باوجود اس کے خدائی کے دعوے کی ہرگز تصدیق نہ کروں گا۔ لیکن افسوس کہ موجودہ زمانہ ان تمام امور سے خالی ہے۔ اور اس زمانے میں کسی بھی روحانی اعزاز اور انعام پانے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ بلکہ اس کے برعکس آج کل اس نماز سے بھی غافل کرنے کے ہزار محرکات وعوامل موجود ہیں جس کے التزام کیلئے مَیں نے انتہائی کوشش کی ہے۔

عیسائیت کا حملہ اور مایوسی

2011ء کی بات ہے کہ ایک روز اتفاقاً مجھے ایک ایسا عیسائی چینل مل گیا جس پر اسلامی تعلیمات اور عقائد کو زیر بحث لایا جارہا تھا اور مختلف پرانی تفاسیر واسلامی کتب کے حوالے سے اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر گندے اعتراضات کئے جارہے تھے۔ یہ بات میرے لئے انتہائی تکلیف دِہ تھی لیکن اس سے زیادہ تکلیف دِہ امر یہ تھا کہ جو مسلمان فون کر کے اس چینل کے اٹھائے گئے اعتراضات کے جواب دیتے تھے وہ نہایت کمزور اور بے دلیل بات کررہے تھے اور ایسے جوابات سے عیسائیوں کے مزاعم کی مزید تائید ہوتی جارہی تھی۔ میں نے کہا کہ کہاں ہیں ہمارے علمائے افاضل، تا وہ ان عیسائیوں کے اعتراضات کا کافی وشافی جواب دے کران کے منہ ہمیشہ کے لئے بند کردیں۔ لیکن کئی دن تک دیکھنے کے باوجود مجھے اس چینل کے بظاہر معقول اعتراضات کا جواب دینے کے لئے کوئی عالم نظر نہ آیا۔ میں اپنی دینی غیرت کی بناء پر اسلام اور نبیٔ اسلام کی اس قدر توہین برداشت نہ کرسکا اور غصہ میں آکر یہ چینل ہی حذف کردیا۔ لیکن اگلے روز یہ دیکھنے کے لئے کہ شاید آج کسی مسلمان عالم نے منہ توڑ جواب دیا ہوگا میں نے دوبارہ عیسائی چینل لگالیا۔ پھر مایوس ہوکر غصہ سے سیخ پا ہوگیا اور دوبارہ یہ چینل حذف کردیا۔ یوں ہر روز اس امید پر دوبارہ یہ چینل دیکھتا کہ شاید آج ہی کوئی ان عیسائی حملہ آوروں کو جواب دینے کے لئے آجائے لیکن ہر روز ہی مجھے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا۔

زندگی کا خوش ترین دن

بالآخر مایوس ہوکر میں نے دیگر چینلز کا رخ کیا۔ ابھی چند چینلز ہی بدلے تھے کہ ایک اسلامی چینل پر عیسائیوں کے عقائد کے متعلق بات سنی، رک کر سننے پر معلوم ہوا کہ یہ پروگرام عیسائی عقائد کے ردّ کیلئے پیش کیا جارہا ہے۔ اس میں پوری آزادی کے ساتھ عیسائیوں کو بھی شامل ہوکر دفاع کرنے کا موقع دیا جارہا تھا۔ الحوار المباشر نامی اس پروگرام کا جو حصہ میں نے دیکھا وہ حد درجہ اعلیٰ تھا۔ اس چینل پر قوی دلائل سے مسلح چار علماء ایسے مسکت دلائل پیش کررہے تھے جو مسلمانوں کے دلوں پر ترد وسلام بن کر نازل ہورہے تھے جبکہ عیسائی ان کے سامنے بے بس نظر آتے تھے، بلکہ یوں کہنا بہتر ہوگا کہ انہیں راہِ فرار نہیں مل رہا تھا۔ میرے لئے یہ دن شاید زندگی کا خوش ترین دن تھا۔

سبحان اللہ!

میں اس دن سے اس چینل کا گرویدہ ہوگیا۔ قبل ازیں میں فٹ بال کا دیوانہ تھا۔ کبھی شاذ کے طور پر ہی کوئی میچ چھوٹتا تھا۔ لیکن ایم ٹی اے ملنے کے بعد اب صورتحال بالکل بدل گئی۔ اب جب بھی وقت ملتا میں ایم ٹی اے لگا کرٹی وی کے سامنے بیٹھ جاتا۔ عیسائیت کے ردّ میں پیش کئے جانے والے پروگراموں کے علاوہ یہ جاننے کی خواہش بھی بہت منطقی تھی کہ ایسے پروگرامز کرنے والے یہ لوگ کون ہیں؟ چنانچہ ایم ٹی اے کے بعض پروگرامز دیکھنے کے بعد مجھے ان لوگوں کے بعض عقائد کے بارہ میں علم ہوا۔ بعض اوقات تو یوں ہوتا کہ میں کسی معروف عقیدہ کے بارہ میں ان کی رائے اور موقف سنتا تو بے اختیار کہہ اٹھتا کہ ان کا موقف زیادہ معقول دکھائی دیتا ہے اور ان کی دلیل زیادہ مضبوط ہے۔ یہ عجیب بات تھی کہ میرے ذہن میں پیدا ہونے والے سوالات کے جوابات مجھے ان پروگراموں میں خود بخود ہی ملتے جاتے تھے، بلکہ بعض اوقات یہ لوگ خود ہی کوئی سوال اٹھا کر اس کا جواب دے دیتے جنہیں سن کر میری زبان سے بے اختیار ’’سبحان اللہ‘‘ ادا ہونے لگتا۔

ابھی تک بہت معمولی معلومات ہی جمع ہوئی تھیں کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ یہ چینل تو ایسا چشمہ ہے جس سے ہر پیاسے کو سیراب ہونا چاہئے، یہ ایسا فانوس ہے جس کی شعاعِ نور سے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو روشنی لینے کی ضرورت ہے۔ لہذا میں ان معلومات کو لے کر فوراً اپنے بعض دوستوں کے پاس جا پہنچا۔ لیکن اُن کی طرف سے ان عقائد اور خیالات کی شدید مخالفت کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ انہوں نے مجھ پر اعتراضات کی بوچھاڑ کردی اور میں کم علمی کی وجہ سے بالآخر شکست خوردہ سا ہوکر واپسی پر مجبور ہوگیا۔

واپس آکر جب میں نے ٹی وی آن کیا تو ایم ٹی اے پر میرے دوستوں کی طرف سے اٹھائے جانے والے اعتراضات کے مفصل جوابات سننے کو مل گئے۔ چنانچہ میں نے انہیں اچھی طرح اَزبر کرلیا اور تمسخر کرنے والے دوستوں کے پاس جا پہنچا۔ پھر تو یہ روز کا معمول بن گیا۔ میں ہر روز دوستوں کی جانب سے بے شمار سوال لے کر واپس لوٹتا اور ایم ٹی اے پر اس روز انہی سوالات کے شافی جوابات مجھے مل جاتے چنانچہ اگلے روز میں بڑی قوت کے ساتھ اپنے دوستوں کے اعتراضات کے جواب دیتا۔ مجھے ان مضبوط دلائل کی بناء پر بڑے بڑے عالم فاضل اور پڑھے لکھے لوگوں کے ساتھ بحث کرنا بھی آسان دکھائی دیتا تھا۔ اور چونکہ مجھے دینی بحث ومباحثہ کا شوق بھی تھا اس لئے ابتدائی طور پر میں بہت خوش تھا اور ان مضبوط دلائل اور منطقی تشریحات کو پیش کر کے خوب محظوظ ہوتا تھا۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8؍اپریل 2016)

......☆......☆......☆......

اللہ تعالیٰ سننے والا ہے پس اس کے دروازے کو کھٹکھٹاؤ اور اس کو پکارو اور مستقل مزاجی سے اس کو پکارو

جب وہ دیکھے گا کہ میرا بندہ حقیقت میں خالص ہو کر مجھے پکار رہا ہے تو پھر خدا ایسے مومن کے دل میں ایسی ایمانی قوت پیدا کر دے گا جس سے وہ شیطان کے حملے سے محفوظ ہو جائے گا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 11/مارچ 2016 بطرز سوال وجواب بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے درج ذیل آیات تلاوت فرمائی:

يَاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّيۡطٰنِ‌ؕ وَمَنۡ يَّتَّبِعۡ خُطُوٰتِ الشَّيۡطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰـكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّىۡ مَنۡ يَّشَآءُ‌ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ

(سورۃ النور:22) اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ تو یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہوسکتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

سوال شیطان کس طرح انسان کو نیکیوں سے دُور اور بُرائیوں کے قریب کرتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شیطان کی یہ دشمنی کوئی کھلی دشمنی نہیں ہے کہ سامنے آ کر لڑ رہا ہے۔ بلکہ وہ مختلف حیلوں بہانوں سے، مکروفریب سے، دنیاوی لالچوں کے ذریعہ سے انسان کی اَناؤں کو ابھارتے ہوئے انسانوں کو نیکیوں سے دُور لے جاتا ہے اور برائیوں کے قریب کرتا ہے۔

سوال شیطان کس طرح انسان سے دشمنی کرتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح کیا کہ شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ وہ ہمدردی کے لبادہ میں تمہیں بہتری اور فائدے نہیں بلکہ برائی اور نقصان کی طرف بلا رہا ہے۔ اور جب وقت آئے گا کہ انسان کا حساب کتاب ہوتو بڑے آرام سے، بڑی ڈھٹائی سے کہہ دے گا کہ مَیں نے تمہیں برائی کی طرف بلایا تھا۔ لیکن تم نے کیوں اپنی عقل استعمال نہیں کی۔ کیوں میری بدیوں کی آواز کو خدا تعالیٰ کی بھلائی اور نیکی کی آواز پر ترجیح دی۔ پس اب اپنے کئے کی سزا بھگتو۔ میرا اب تمہارے سے کوئی تعلق نہیں۔ میرا مقصد تمہارے سے دشمنی کرنا تھا وہ مَیں نے کرلی۔ اب جہنم کی آگ میں جلو۔ پس اس طرح شیطان انسان سے دشمنی کرتا ہے۔

سوال شیطان یہ بھی کہتا ہے کہ میں صراط مستقیم پر بیٹھ کر حملے کروں گا۔ حضور انور نے اس کی کیا وضاحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شیطان یہ بھی کہتا ہے کہ مَیں صراط مستقیم پر بیٹھ کر انسان پر حملے کروں گا۔ اب ایک شخص سمجھتا ہے کہ مَیں صراط مستقیم پر چل رہا ہوں تو میں شیطان کے حملے سے بچ گیا۔ لیکن یہ خیال ایسے شخص کی غلط فہمی ہے۔ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا، جو ضالّین بنے، وہ بھی تو پہلے صراط مستقیم پر چلنے والے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان جب ایمان لے آتا ہے تب بھی شیطان اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور اسے گمراہ کرتا ہے اور کئی لوگ اس کے دھوکے میں آ کے، شیطان کی باتوں میں آ کر گمراہ ہو جاتے ہیں حتی کہ مسلمان کہلانے والے بھی مرتد اور فاسق ہو جاتے ہیں۔

سوال شیطانی حملوں سے بچنے کیلئے ایک مومن کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سننے والا ہے۔ پس اس کے دروازے کو کھٹکھٹاؤ اور اس کو پکارو اور مستقل مزاجی سے اس کو پکارو۔ اس کے حضور مستقل دعائیں کرتے ہوئے جھکے رہو تو وہ خدا جو علیم بھی ہے اپنے بندوں کے حالات کو جانتا ہے، جب وہ دیکھے گا کہ میرا بندہ حقیقت میں خالص ہو کر مجھے پکار رہا ہے تو پھر خدا ایسے مومن کے دل میں ایسی ایمانی قوت پیدا کر دے گا جس سے وہ شیطان کے حملے سے محفوظ ہو جائے گا۔ نیکیوں کے معیار بلند سے بلند تر کرنے کی توفیق مل جائے گی اور برائیوں سے بچنے کی اس میں طاقت پیدا ہو جائے گی۔

سوال اللہ تعالیٰ کا خالص بندہ کس طرح بنا جاسکتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خالص بندے بننے کے لئے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک نسخہ بتایا کہ فحشاء اور منکر سے یعنی ہر ایسی بات سے اپنے آپ کو بچاؤ جو بیہودہ اور لغو ہے۔ جو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ اور جو فحشاء اور منکر سے بچے گا اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کا تزکیہ کرے گی۔ اور جس کا اللہ تعالیٰ تزکیہ کر دے وہ پاک ہو جاتا ہے اور ایسے پاکوں کے پاس پھر شیطان نہیں آتا۔

سوال شیطان کس طرح حملہ کرتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: شیطان کا حملہ ایک دم نہیں ہوتا۔ وہ آہستہ آہستہ حملہ کرتا ہے۔ کوئی چھوٹی سی برائی انسان کے دل میں ڈال کر یہ خیال پیدا کر دیتا ہے کہ اس چھوٹی سی برائی سے کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ کون سا بڑا گناہ ہے۔ پھر یہ چھوٹی چھوٹی برائیاں بڑے گناہوں کی تحریک کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

سوال بعض لوگوں کے دل میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو بنایا کیوں؟ پہلے ہی دن اس کی بے باکی پر سزا دے کر اسے ختم کیوں نہ کر دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں) یہ بات ہر ایک کو ماننی پڑتی ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے دو جاذب موجود ہیں۔ یہ دونوں قسم کی قوتیں ہر ایک انسان میں پائی جاتی ہیں اور شریعت اسلام نے نیکی کی قوت کا نام لِمّۂ مَلک رکھا ہے اور بدی کی قوت کو...... لِمّۂ شیطان سے موسوم کیا ہے۔ دوسرا جاذبِ شر ہے جو بدی کی طرف کھینچتا ہے۔ فلسفی لوگ تو صرف اس حد تک ہی قائل ہیں کہ یہ دونوں قوتیں ہر ایک انسان میں ضرور موجود ہیں مگر خدا جو ورا الوراء اسرار ظاہر کرتا ہے۔ اور عمیق اور پوشیدہ باتوں کی خبر دیتا ہے اس نے ان دونوں قوتوں کو مخلوق قرار دیا ہے۔ جو نیکی کا القاء کرتا ہے اس کا نام فرشتہ اور روح القدس رکھا ہے اور جو بدی کا القاء کرتا ہے اس کا نام شیطان اور ابلیس قرار دیا ہ...... اور یہ کہ خدا ان کو کیوں سزا نہیں دیتا۔ اس کا جواب یہی ہے کہ شیطان کو سزا دینے کے لئے قرآن شریف میں وعدہ کا دن مقرر ہے۔ پس اس وعدہ کے دن کے منتظر رہنا چاہئے۔ کئی شیطان خدا کے ہاتھ سے سزا پا چکے اور کئی پائیں گے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے ان دونوں حالتوں کے پیدا کرنے کی کیا غرض بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کے پیدا کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا انسان اپنے نیک اعمال سے اجر پانے کا مستحق ٹھہر سکے۔ کیونکہ اگر انسان کی فطرت ایسی واقع ہوتی کہ وہ بہرحال نیک کام کرنے کے لئے مجبور ہوتا اور بد کام کرنے سے طبعاً متنفر ہوتا تو پھر اس حالت میں نیک کام کا ایک ذرہ بھی اس کو ثواب نہ ہوتا کیونکہ وہ اس کی فطرت کا خاصہ ہوتا۔ لیکن اس حالت میں کہ اس کی فطرت دو کششوں کے درمیان ہے اور وہ نیکی کی کشش کی اطاعت کرتا ہے اس کو اس عمل کا ثواب مل جاتا ہے۔

سوال انسان کے دل پر کون کون سا القا ہوتا ہے اور کہاں سے آتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: بے شک انسان کے دل میں دو قسم کے القاء ہوتے ہیں۔ نیکی کا القاء اور بدی کا القاء۔ اب ظاہر ہے کہ یہ دونوں القاء انسان کی پیدائش کا جزو نہیں ہو سکتے اور نیز انسان ان پر اختیار نہیں رکھتا۔ اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دونوں القاء باہر سے آتے ہیں۔

سوال شیطان انسان کو کن کن چیزوں کی طرف بُلاتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: شیطان جھوٹ، ظلم، جذبات، خون، طُولِ اَمل، رِیا اور تکبر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے۔

سوال اس کے بالمقابل خدا تعالیٰ کس طرف بلاتا ہے؟

جواب حضرت مسیح مودعودؑ نے فرمایا: اس کے بالمقابل اخلاق فاضلہ، صبر، محویت، فنافی اللہ، اخلاص، ایمان، فلاح یہ اللہ تعالیٰ کی دعوتیں ہیں۔ انسان ان دونوں تجاذب میں پڑا ہوا ہے۔ پھر جس کی فطرت نیک ہے اور سعادت کا مادہ اس میں رکھا ہوا ہے وہ شیطان کی ہزاروں دعوتوں اور جذبات کے ہوتے ہوئے بھی اس فطرت رشید، سعادت اور سلامت روی کے مادہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑتا ہے۔

سوال ایمان کی کیا نشانیاں ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: جب ایمان انسان کے اندر داخل ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت یعنی جلال، تقدس، کبریائی، قدرت اور سب سے بڑھ کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہ کا حقیقی مفہوم داخل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر سکونت اختیار کرتا ہے اور شیطانی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور گناہ کی فطرت مر جاتی ہے۔ اس وقت ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے اور وہ روحانی زندگی ہوتی ہے یا یہ کہو کہ آسمانی پیدائش کا پہلا دن وہ ہوتا ہے جب شیطانی زندگی پر موت وارد ہوتی ہے۔ اور روحانی زندگی کا تولّد ہوتا ہے۔

سوال شیطان کس کس طرح انسان کو اپنے قابو میں کرنے کے حیلے کرتا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اگر انسان کے افعال سے گناہ دُور ہو جاوے تو شیطان چاہتا ہے کہ آنکھ کان ناک تک ہی رہے اور جب وہاں بھی اسے قابو نہیں ملتا تو پھر وہ یہاں تک کوشش کرتا ہے کہ اور نہیں تو دل ہی میں گناہ (بیٹھا) رہے۔ گویا شیطان اپنی لڑائی کو اختتام تک پہنچاتا ہے۔ مگر جس دل میں خدا کا خوف ہے وہاں شیطان کی حکومت نہیں چل سکتی۔ شیطان آخر اس سے مایوس ہو جاتا ہے اور الگ ہوتا ہے اور اپنی بڑائی میں ناکام ونامراد ہو کر اسے اپنا بوریا بستر باندھنا پڑتا ہے۔

سوال سورۃ الناس میں کون سے تین وساوس دُور کرنے کی دعا سکھائی گئی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں شیطان کے ان وساوس کا ذکر ہے جو کہ وہ لوگوں کے درمیان ان دنوں ڈال رہا ہے۔ بڑا وسوسہ یہ ہے کہ ربوبیت کے متعلق غلطیاں ڈالی جائیں۔ جیسا کہ امیر لوگوں کے پاس بہت مال و دولت دیکھ کر انسان کہے کہ یہی پرورش کرنے والے ہیں۔ اس وسوسے سے کس طرح بچنا ہے کہ یہ امیر لوگ ہماری ضروریات پوری کرنے والے ہیں یا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہستی بھی ہے جو ہماری ضروریات پوری کرسکتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس واسطے حقیقی ربّ الناس کی پناہ چاہنے کے واسطے فرمایا۔ پھر دنیاوی بادشاہوں اور حاکموں کو انسان مختارِ مطلق کہنے لگ جاتا ہے۔ اس پر فرمایا کہ مَلِكِ النَّاس۔ اللہ ہی ہے۔ پھر لوگوں کے وساوس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ مخلوق کو خدا کے برابر ماننے لگ پڑتے ہیں اور ان سے خوف و رجاء رکھتے ہیں۔ اس واسطے اِلٰهِ النَّاس فرمایا۔ (تمہارا معبود اللہ تعالیٰ ہے۔) یہ تین وساوس ہیں۔ ان کے دُور کرنے کے واسطے یہ تین تعویذ ہیں (جو سورۃ الناس میں بیان کئے گئے ہیں) اور ان وساوس کے ڈالنے والا وہی خنّاس ہے۔

سوال دجالّی قوتوں کے شر سے بچنے کیلئے حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آجکل جو نئی نئی ایجادات ہیں یا آجکل کی تعلیم کے بہانے سے اللہ تعالیٰ سے دُوری اور مذہب سے دُوری کی طرف جو توجہ دلائی جاتی ہے اور اس میں حکومتیں اور بڑی بڑی تنظیمیں بھی شامل ہیں کہ یہ دیکھو مذہب تمہیں ان باتوں کا پابند کرتا ہے حالانکہ انسانی حقوق کا تقاضا ہے کہ انسان کو مکمل آزادی ہو۔ بڑی بڑی جو ہیومن رائٹس (Human Rights) کے نام پر یا ویمن رائٹس (Women Rights) کے نام پر، حقوق نسواں کے نام پر یا جیسا کہ پہلے مَیں نے کہا انسانی حقوق کے نام پر جو تنظیمیں ہیں یہ سب شامل ہیں۔ جہاں وہ دین سے ہٹانے کی کوشش کریں وہاں ہر ایک کو سمجھ لینا چاہئے، ہر احمدی کو سمجھ لینا چاہئے، ہر مومن کو سمجھ لینا چاہئے کہ یہاں ہم پر شیطان کا حملہ ہونے والا ہے اور یہ دجّالی قوتیں ہیں جو ہم پر حملہ کر رہی ہیں۔

سوال قرآن کریم میں جو اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے کہ مغضوب علیھم اور ضالین میں سے نہ بننا اس سے کیا پیشگوئی نکلتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ میں جو اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے کہ مغضوب علیھم اور ضالّین لوگوں میں سے نہ بننا۔ یعنی اے مسلمانو! تم یہود اور نصاریٰ کے خصائل کو اختیار نہ کرنا۔ اس میں سے بھی ایک پیشگوئی نکلتی ہے کہ بعض مسلمان ایسا کریں گے۔ یعنی ایک زمانہ آوے گا کہ ان میں سے بعض یہود اور نصاریٰ کے خصائل اختیار کریں گے کیونکہ حکم ہمیشہ ایسے امر کے متعلق دیا جاتا ہے جس کی خلاف ورزی کرنے والے بعض لوگ ہوتے ہیں۔

سوال الہامات اور حدیث النفس میں کیا فرق ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: بعض لوگ حدیث النفس اور شیطان کے القاء کو الہام الٰہی سے تمیز نہیں کر سکتے اور دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ خدا کی طرف سے جو بات

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

ہمارا جماعتی نظام ایسا ہے کہ اگر مقامی سطح سے شروع کر کے ریجنل اور پھر نیشنل لیول تک کے ممبرانِ عاملہ اپنے آپ میں مثبت تبدیلی لے آئیں تو قدرتی طور پر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پچاس فیصد کے قریب ممبران ایسے ہوں گے جو اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل کرنے والے بن جائیں گے

ایک ماں ہونے کے ناطے سے آپ اپنی اولاد کے دلوں میں عبادت کا شوق تبھی پیدا کر سکتی ہیں جب آپ خود اپنی عبادات کا حق ادا کرنے والی، ساری نمازیں ادا کرنے والی اور اللہ تعالیٰ سے سچے تعلق کا اظہار کرنے والی ہوں

ہر احمدی اور لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر کو اُن توقعات کو سمجھنا چاہئے جو حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو ہم سے تھیں اور انہیں پورا کرنے کی بھرپور کوشش کریں تا کہ ہم حقیقی اسلام کے سفیر بن جائیں

ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے جو شرائطِ بیعت مقرر فرمائی ہیں یا جو بھی ہدایات جاری فرمائی ہیں، وہ ہماری نجات اور ہماری زندگیوں میں امن و آشتی پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ یہی وہ اقدار ہیں جن کی پہلے سے زیادہ آج دنیا کو ضرورت ہے۔ یہ مخلوق کو اپنے خالق سے ملانے کا ذریعہ ہے یہی ہمارے گھروں میں امن کے قیام کا ذریعہ ہیں۔ یہی اقدار ہیں جو ہمیں اپنی اولاد کے دلوں میں راسخ کرنے کی ضرورت ہے

(حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام کی افرادِ جماعت کو ہدایات اور جماعت سے آپ کی بلند توقعات کے حوالہ سے اہم نصائح)

لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑ دے اور باقاعدگی سے اس کے پروگرام دیکھیں۔ کم از کم اس بات کو یقینی بنائیں کہ میرا خطبہ جمعہ اور خلیفۃ المسیح کے دیگر پروگرام ضرور دیکھیں۔ اور اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ اُن کے بچے بھی بیٹھ کر یہ پروگرام ضرور دیکھیں

دنیا کے ہر حصّہ کے لوگ ایم ٹی اے کے ذریعہ سچائی کو پہچان کر احمدیت کی آغوش میں آ رہے ہیں

ایسی پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کریں جیسا کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے تھے آپ علیہ السلام کی ساری تعلیمات قرآنِ کریم کی سچی تعلیم پر مبنی اور اللہ سے قرب پانے کا ذریعہ ہیں

لجنہ اماء اللہ یوکے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر 25 / اکتوبر 2015ء بروز اتوار بمقام اسلام آباد، یوکے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگریزی زبان میں فرمودہ خطاب کا اردو ترجمہ

تشہد تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ یوکے کا سالانہ نیشنل اجتماع آج اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ آپ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات وہ خواتین اور لڑکیاں ہیں جنہوں نے امامِ وقت حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو مانا ہے۔ اس بات کو ہمیشہ ذہن نشین رکھیں کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے جس جماعت کی بنیاد ڈالی، وہ جماعت ہے جس کا قیام قرآنِ کریم میں درج اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کے مطابق آخری زمانہ میں ہونا تھا۔ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے زمانہ میں قرآنِ کریم کا متن اپنی اصلی حالت میں لکھا ہوا محفوظ تھا اور مسلمان کہلانے والے افراد کی کثیر تعداد دنیا میں موجود تھی اور ایسے لوگوں کی بھی بہت بڑی تعداد موجود تھی جنہوں نے قرآنِ کریم حفظ کیا ہوا تھا۔ مگر درحقیقت انکی اکثریت قرآنِ کریم کی اصل تعلیمات کو یکسر بھلا چکی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا ایک ایسی جماعت قائم کی جائے جس کے ذریعہ دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیمات کا دوبارہ ظہور ہو۔

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام کی جماعت کو دوسروں کیلئے ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ نمونہ کے معنے یہ ہیں کہ دوسرے آپ کے قول و فعل سے متأثر ہوں اور جو دیکھیں اس پر وہ عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ سو آج آپ ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے اور انہیں اکنافِ عالم میں پھیلانے کا عہد کیا ہے۔

ایک اور موقع پر حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے متبعین اپنی تمام نفسانی خواہشات اور جذبات سے اپنا دامن پاک کر لیں کیونکہ جب آپ احمدی ہونے اور حقیقی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا دعویٰ کریں گے تو دوسرے لوگ یقینا آپ کو انتہائی تنقیدی نگاہ سے دیکھیں گے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ دوسرے لوگ میرے ماننے والوں کے عملی معیار کو جانچیں گے لہٰذا یہ اشد ضروری ہو جاتا ہے کہ احمدی مسلمان اخلاق کے انتہائی اعلیٰ معیار قائم کریں اور صرف اچھی عادات ہی اپنائیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے ماننے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کریں تا کہ کوئی ان پر الزام نہ لگا سکے یا یہ نہ کہہ سکے کہ یہ اچھے مسلمان نہیں یا یہ کہ احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں۔ لہٰذا ہر احمدی مرد و زن کو اپنی ان بھاری ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے۔ اگر وہ اپنا اچھا نمونہ قائم نہیں کریں گے تو نہ صرف یہ کہ ان کا اپنا تأثر دوسروں پر اچھا نہیں پڑے گا بلکہ وہ ساری جماعت کی بدنامی کا بھی باعث ہوں گے۔ خواہ وہ لجنہ اماء اللہ کی ممبر ہوں، خدام الاحمدیہ یا مجلس انصار اللہ سے تعلق رکھتے ہوں، ان کو ہمیشہ حقیقی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یقینا اگر ذاتی نمونہ کمزور ہوگا تو پھر تبلیغ اور حقیقی اسلام کو پھیلانے کی مساعی لاحاصل رہیں گی اور کوئی ان باتوں پر دھیان نہیں دے گا۔

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر میری جماعت یہ چاہتی ہے کہ اسے ایک سچی جماعت سمجھا جائے تو لازم ہے کہ تمام افرادِ جماعت اپنی نفسانی خواہشات اور تمناؤں کو اپنے دین کی خاطر ترک کر دیں۔

حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے بے شمار مواقع پر ہمیں بہت ہی خوبصورت انداز میں نصائح فرمائی ہیں اور ہدایات دی ہیں جن کو ہمیں ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ لجنہ اماء اللہ اپنے تعلیمی نصاب میں حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام کی کتب بھی شامل کرتی ہے اور بہت سی ممبرات ان کتب کا مطالعہ بھی کرتی ہیں اور بعض ان کتب پر مبنی امتحان بھی دیتی ہیں۔ ہم باقاعدہ طور پر آپ علیہ السلام کی کتب کے حوالے، جلسوں اور اجتماعات کے موقع پر اپنے خطابات اور تقاریر میں بھی شامل کرتے ہیں۔

لیکن اصل سوال یہ ہے کہ ہم حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے ارشادات اور ہدایات پر کس حد تک عمل کر رہے ہیں؟ مثلاً آپ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر احمدی آپ کی تصنیف ’’کشتیٔ نوح‘‘ کا بار بار مطالعہ کرے۔ اس کتاب میں احمدی خواتین کیلئے بھی بہت سی نصائح موجود ہیں جیسا کہ آپ علیہ السلام نے اس کتاب میں ان خوبیوں اور نیکیوں کا ذکر فرمایا ہے جن کے حصول کیلئے خواتین کو کوشش کرنی چاہئے اور ان پر عمل کرتے ہوئے انہیں زندگی گزارنی چاہئے۔

یاد رکھیں کہ تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں: پہلی قسم ان لوگوں کی ہے جنہیں کوئی علم یا معلومات حاصل ہی نہ ہوں، ایسے لوگ اگر غلطی کریں تو ان کی غلطی قابلِ معافی ہو سکتی ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو صحیح راہ کا علم ہوتے ہوئے بھی غلط راہ اختیار کر لیتے ہیں، یقینا ان سے ان کے اعمال کا مؤاخذہ ہوگا۔ تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جنہیں صحیح راہ کا علم بھی ہوتا ہے اور وہ جانتے بوجھتے ہوئے صحیح تعلیم کے برخلاف عمل کرتے ہیں جبکہ دوسروں کو اس پر عمل کر کے اپنی اصلاح کرنے کی نصیحت کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ طرزِ عمل صریحاً منافقت کے زُمرہ میں آتا ہے۔ اس لئے یہ بات اشد ضروری ہے کہ دوسروں کے اعمال کا جائزہ لینے سے پہلے ایک احمدی مسلمان کو اپنی حالت کا جائزہ لینا چاہئے۔ اُنہیں اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہئے کہ کیا ہم حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی

تعلیمات پر خود عمل کر رہے ہیں؟ اُنہیں پوری سچائی سے اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ان کا اپنا دامن بے راہ رَوی اور گناہ سے پاک ہے؟

جماعت اور لجنہ کی ممبراتِ عاملہ کا یہ اوّلین فرض ہے کہ وہ اپنی روحانی اور اخلاقی حالت کی اصلاح کریں۔ اگر وہ اس بات پر توجہ دیں گی تبھی وہ دیگر احمدیوں کو نیک نمونہ دکھا کر ان کی اچھی تربیت کر سکتی ہیں۔ تاہم اگر ممبرانِ عاملہ ہی صحیح معیار پر نہیں چلیں گے تو تمام جماعت پر اس کا منفی اثر پڑے گا۔ اسی لئے میں دوبارہ یہ بات کہتا ہوں کہ سب سے پہلے عاملہ ممبران اپنی ذاتی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور خود اپنے معیار پر نگاہ رکھیں۔ ہمارا جماعتی نظام ایسا ہے کہ اگر مقامی سطح سے شروع کر کے ریجنل اور پھر نیشنل لیول تک کے ممبرانِ عاملہ اپنے آپ میں مثبت تبدیلی لے آئیں تو قدرتی طور پر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پچاس فیصد کے قریب ممبران ایسے ہونگے جو اسلام کی صحیح تعلیمات پر عمل کرنے والے بن جائیں گے۔ وہ ہماری کم عمر بچیوں اور دوسرے ممبرز کے لئے ایک قابلِ تقلید نمونہ بن کر ان میں اچھائی اور نیکی پیدا کرنے کا ذریعہ بنیں گے۔ وہ دوسروں پر یہ ثابت کردیں گے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنے نفس کی خواہشات کو پسِ پشت ڈال دیا جائے۔

جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ یہ بات ازحد ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنی اخلاقی تربیت کے لئے آپ علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرے۔ آپ علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ یہ لازم ہے کہ ہر احمدی قرآنِ کریم کی بار بار باقاعدگی سے تلاوت کرے، اس کے معنی پر غور کرے اور اپنی زندگی اس کے احکام کی روشنی میں گزارے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے اپنے گھروں میں عبادات اور نمازوں کے لئے ایک خاص دلی شوق پیدا کرنا ضروری ہے۔

ایک ماں ہونے کے ناطے سے آپ اپنی اولاد کے دلوں میں عبادت کا شوق تبھی پیدا کر سکتی ہیں جب آپ خود اپنی عبادات کا حق ادا کرنے والی، ساری نمازیں ادا کرنے والی اور اللہ تعالیٰ سے سچے تعلق کا اظہار کرنے والی ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارہا اپنی جماعت کے افراد کو آپس میں محبت اور بھائی چارہ کا مظاہرہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے کیونکہ اس کے بغیر جماعت کی وحدت خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ تمام احمدی ایک دوسرے سے محبت اور یگانگت کا برتاؤ کریں اور اگر وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کا سلوک کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی محبت ہی حقیقی امن اور اطمینانِ قلب کی ضامن ہے۔ اس لئے ہمیشہ معاشرہ میں شفقت اور ہمدردی پھیلانے کی کوشش میں مصروف رہیں۔

آپ کو محض اپنی ذات اور اپنے خاندان کے لئے خیر خواہی کی امید نہیں رکھنی چاہئے بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے امن، تحفظ اور سکون سے زندگی بسر کرنے کی خواہش کرنی چاہئے۔ ہم جو 'محبت سب کے لئے' کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہماری محبت کا دائرہ صرف 'دوسروں' کے لئے ہی نہ ہو بلکہ ہمیں آپس میں ایک دوسرے کا خیال رکھنا اور ایک دوسرے کی بھی مدد کرنی چاہئے۔ افواہیں نہ پھیلائیں اور نہ ہی دوسروں کی کمزوریوں کو نمایاں کریں بلکہ بوجھ اُٹھانے میں ان کی مدد کریں، مشکلات کے حل میں ان کی مدد کریں اور آسانی پیدا کرنے والی بنیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے کہ حقیقی مومن وہ ہیں جو رحم اور ہمدردی کے جذبات کی روح کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں۔ لہٰذا جو چاہتے ہیں کہ ان کا شمار حقیقی مومنین میں ہو اور جو یہ خواہش رکھتے ہیں کہ وہ قرآنِ کریم کی سچی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں تو انہیں ہمیشہ محبت، رِفق اور رحمدلی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اگر آپ دوسروں سے احترام اور فراخ دلی کا مظاہرہ کریں گی تو آپ دیکھیں گی کہ بہت سی بری عادتوں مثلاً دوسروں کی بُرائی کرنے سے آپ کو قدرتی طور پر نجات مل جائے گی اور یہ بات آج کے معاشرہ میں بے حد اہمیت کی حامل ہے۔

میں نے گزشتہ دنوں ہالینڈ اور جرمنی میں مساجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ ان دونوں ممالک میں غیر مسلم خواتین مہمانوں نے یہ تبصرہ کیا کہ خلیفہ نے جو کچھ کہا ہے، بہت اچھا کہا ہے اور یہ دنیا میں امن اور محبت پھیلانے کا ذریعہ ہے۔ مگر انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اب یہ دیکھنا چاہتی ہیں کہ احمدی کیسے ان کے الفاظ کا پاس کرتے ہیں اور کیسے ان خوبصورت تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ لوگوں کی نگاہیں آپ پر ہیں اور وہ دیکھنا چاہتے ہیں آیا احمدیوں کے قول و فعل میں مطابقت ہے۔ چنانچہ ہر احمدی اور لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر کو اُن توقعات کو سمجھنا چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم سے تھیں اور انہیں پورا کرنے کی بھرپور کوشش کریں تا کہ ہم حقیقی اسلام کے سفیر بن جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے درد سے فرمایا کہ جب تک ایک احمدی بیعت کی حقیقت اور اُن ذمہ داریوں کو نہیں سمجھتا جو بیعت کرنے والے پر ہوتی ہیں، وہ حقیقی آزادی اور نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمیں محض بیعت کے الفاظ ہی کو نہیں دیکھنا بلکہ ان کے صحیح مفہوم اور ان کی روح کو سمجھنا چاہئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب ایک احمدی بیعت کے اصل معنی سمجھ لیتا ہے تبھی وہ ان پر عمل کر سکتا ہے۔

شرائطِ بیعت کے بارہ میں میرے خطبات کا ایک سلسلہ تھا جو بعد میں کتابی صورت میں بھی شائع ہو چکا ہے اور اسی سال کے شروع میں بھی مَیں نے شرائطِ بیعت کی روشنی میں زندگی گزارنے کے موضوع پر ایک خطبہ دیا ہے۔ یہ تمام خطبات با آسانی دستیاب ہیں۔ یقیناً ہمیں بار بار اپنے عہد کی شرائط پر غور کرتے رہنا چاہئے۔ اور لجنہ اماء اللہ کی انتظامیہ کو بھی اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ شرائطِ بیعت کو لجنہ کی میٹنگز اور تقاریب میں زیرِ بحث لائیں اور ان سے متعلق آگاہی فراہم کریں۔

اگر ہم پہلی شرطِ بیعت کو لیں تو ایک احمدی ہر قسم کے شرک سے مجتنب رہنے کا عہد کرتا ہے۔ دراصل شرک کی بھی بہت سی اقسام ہیں۔ اس لئے ہمیں ان تمام قسموں کے شرک سے اپنے آپ کو ہر قیمت پر بچانا ہوگا۔ ہمیں اپنی روزمرّہ زندگیوں میں محتاط رہنا ہوگا کیونکہ بعض بظاہر بے ضرر معلوم ہونے والی معمولی باتیں یا رسوم ہوتی ہیں جو شرک میں شامل ہوتی ہیں۔ مثلاً اگر آپ اپنے کسی مقصد یا فائدہ کے حصول کے لئے کسی کی تعریف کرتی ہیں تو یہ بھی شرک کی ایک قسم ہے۔ پھر اسکی ایک اور مثال یہ ہے کہ جب ایک شخص اپنی خواہشات کی تکمیل کی دھن میں اتنا مگن ہو جاتا ہے کہ وہ حقوق اللہ یعنی اپنے فرائض بندگی سے ہی غافل ہو جاتا ہے، تو یہ بھی شرک ہے۔

دوسری شرطِ بیعت یہ ہے کہ ایک احمدی ہر قسم کے جھوٹ سے بچے۔ صرف دھوکہ دہی سے بچنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ سچائی پر کاربند رہے اور اس کا قیامِ عمل میں لائے۔ اگر ہماری سب احمدی خواتین اجتماعی طور پر ہر قسم کے جھوٹ سے کنارہ کش ہو جائیں اور کسی حال میں سچائی کا دامن نہ چھوڑیں تو ساری جماعت کے ہر فرد کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ ایسا اس لئے ممکن ہے کیونکہ ہماری خواتین اپنے بچوں کی تربیت کرتی ہیں اور اگر وہ سچائی کی اہمیت اپنی اولاد کے دلوں میں بٹھا دیں تو انشاء اللہ اس کے بہت ہی وسیع اور دُور رس نتائج مرتب ہونگے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ایک احمدی کو ایسی کوئی بات کہنے سے پرہیز کرنا چاہئے جس کی وجہ سے لوگوں میں لڑائی جھگڑا یا فساد کا اندیشہ ہو۔ آپ علیہ السلام نے بارہا اس بارہ میں ارشاد فرمایا کہ ہمیں ہمیشہ دوسروں کے حقوق غصب کرنے یا ناانصافی کرنے سے بچنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اطاعت کی اہمیت پر زور دیا اور نظامِ جماعت کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ہر احمدی کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ خلیفۂ وقت اور ان کے ذریعہ نظامِ جماعت کی اطاعت کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے ماننے والے اپنے آپ کو نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچائیں کیونکہ شیطان ایسی خواہشات کے ذریعہ لوگوں کو غلط راہ پر چلنے کے لئے مائل کرتا ہے۔

ایک اور نہایت اہم تعلیم جسے آپ کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائطِ بیعت میں اس شرط کو بھی شامل کیا ہے کہ ایک احمدی عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً کسی نوع کی تکلیف نہیں پہنچائے گا۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو شرائطِ بیعت مقرر فرمائی ہیں یا جو بھی ہدایات جاری فرمائی ہیں، وہ ہماری نجات اور ہماری زندگیوں میں امن و آشتی پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ یہی وہ اقدار ہیں جن کی پہلے سے زیادہ آج دنیا کو ضرورت ہے۔ یہ مخلوق کو اپنے خالق سے ملانے کا ذریعہ ہے۔ یہی ہمارے گھروں میں امن کے قیام کا ذریعہ ہیں۔ یہی اقدار ہیں جو ہمیں اپنی اولاد کے دلوں میں راسخ کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہماری آئندہ نسلیں اپنے دین کا احترام کرنے والی، اس کی حفاظت کرنے والی اور اعلیٰ ترین اخلاقی معیار برقرار رکھنے والی بنیں۔ یہی وہ اقدار ہیں جو ہمیں اپنی اولاد کے ذہنوں میں پختہ کرنی ہیں تا کہ وہ اسلامی تعلیمات کا سچا نمونہ بن سکیں۔

اپنے گزشتہ دورہ میں ایک تقریب کے موقع پر میں نے جب ان اسلامی اقدار کا ذکر کیا تو اس پر ایک مقامی جرمن خاتون کہنے لگیں کہ یہ اسلامی اصول اور اقدار جان کر اُنہیں بے حد خوشی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے شک یہ اقدار گھروں اور معاشرہ کے امن کی کلید ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہی وہ اقدار ہیں جو میں اپنی اولاد کو سکھانا چاہتی ہوں مگر بدقسمتی سے بعض اوقات سکولوں میں آزادی کے نام پر اس سے متضاد باتیں سکھائی جاتی ہیں۔ آپ جو کہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہیں، جن کا دعویٰ ہے کہ ہم اللہ کی لونڈیاں ہیں، آپ کو اپنی اولاد کے ضمن میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے۔ آپ کو اپنے گھروں میں اعلیٰ ترین معیار اور اقدار رائج کرنی چاہئیں۔ آپ کو لازماً اللہ کے حکموں پر چلنا ہوگا۔ پھر اس بات کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس معاشرہ میں آپ رہ رہی ہیں وہاں ہمارے بچے باآسانی دھوکہ کھا سکتے ہیں یا گمراہ ہو سکتے ہیں۔

بعض اوقات بچے اسکول یا باہر کے ماحول سے اثر لے کر غلط باتیں یا غلط عادات اپنا لیتے ہیں، لہٰذا آپ کو اپنے بچوں کے ساتھ بہت سا وقت گزارنا چاہئے۔ آپ کو اُنہیں اچھے اور بُرے کی تمیز سکھانی چاہئے۔ آپ کو ان کے ذہنوں میں وہ اقدار پختہ کردینی چاہئے جو قابلِ قدر ہوں اور جن کو عزیز رکھنا چاہئے۔ آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیمات سمجھائیں۔ اور اُنہیں بتائیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے وہ احکام اور اقدار ہیں جن کو دوبارہ دنیا کو سکھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔

جہاں تک اسکول کی تعلیم کا سوال ہے تو آپ کو اپنے بچوں کی اس بارہ میں ضرور حوصلہ افزائی کرنی چاہئے کہ وہ اس میدان میں اعلیٰ ترین معیار حاصل کریں۔ تاہم اگر اسکول آزادی کے نام پر بھی ایسی باتیں سکھائیں جو اسلامی تعلیمات کے برخلاف ہوں

تو آپ کو اپنے بچوں کو وضاحت سے سمجھانا ہوگا کہ کہ ہماری اقدار اور ہمارے عقائد کیا ہیں۔ یہ آپ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ ایک دن دنیا کی اصلاح کی ذمہ داری آپ کے بچوں کے کندھوں پر ہوگی۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کی ذمہ داری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر ڈالی ہے، لہٰذا ہمیں اس عظیم ذمہ داری کی جانب توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو تبھی ہم اپنے معاشرے کی حفاظت کر سکیں گے اور حقیقی اسلامی تعلیمات کی جانب غیروں کی رہنمائی کر سکیں گے اور تبھی ہم اپنی اولاد اور آئندہ آنے والی نسلوں کی حفاظت کر سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی توجہ اور دھیان ہماری جماعت کی جانب بڑھ رہا ہے۔ لوگ ہمیں پہچاننے لگے ہیں اور ہمارے پیغام کو غور سے سننے لگے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر روز تبلیغ کے نئے سے نئے راستے کھول رہا ہے اور آپ میں سے بہت سی ایسی ہوں گی جو خود اس بات کا تجربہ کر رہی ہوں گی۔ مگر جیسے جیسے یہ دروازے کھلتے ہیں، اس بات کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے کہ ہر احمدی اپنے تقویٰ کے معیار حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی اُن توقعات کے مطابق ڈھال لے جو آپ علیہ السلام اپنے ماننے والوں میں دیکھنا چاہتے تھے۔ ایسی تبدیلیوں کے نتیجہ میں ہی تبلیغ کے نئے راستے کھلیں گے۔ انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہماری جماعت کے فائدہ کے لئے جدید مواصلاتی نظام اور میڈیا جیسے ذرائع ابلاغ کی سہولیات مہیا کر دی ہیں۔ دنیا کے ہر کونہ میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے یہ ذرائع بہت اہم ثابت ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ہماری جماعت کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ تاہم یہ صورتِ حال ہماری ذمہ داری کو مزید بڑھا دیتی ہے کیونکہ جو لوگ ہمارا پیغام سُن رہے ہیں وہ یہ جاننے کے لئے ہماری جانب دیکھیں گے کہ آیا ہم جو کہہ رہے ہیں اس پر خود عمل بھی کرتے ہیں۔ اگر وہ لوگ یہ دیکھیں گے کہ ہم جو تعلیمات پیش کر رہے ہیں وہ تو سچی ہیں لیکن احمدیوں کے اپنے عملی معیار میں کمزوری پائی جاتی ہے تو اس کا اُن پر مثبت اثر ہونے کے بجائے منفی ہونے کا احتمال ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرے ہمارا پیغام تو سُنیں مگر یہ محسوس کریں کہ پرانے احمدیوں کا عملی معیار توقع کے مطابق نہیں ہے تو وہ اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے اور اس پر عمل کرنے کا بیڑا اُٹھا لیں۔ ایسی صورتحال میں ہماری جماعت یعنی حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی جماعت کی ترقی اور کامیابی کا سہرا اِن نئے آنے والے نیک لوگوں کے سر ہوگا اور پیچھے رہ جانے والے ان برکتوں سے محروم رہ جائیں گے۔ پس پیچھے رہ جانے والوں میں آپ کا شمار نہ ہو۔ بلکہ احمدیت کی سچائی پھیلانے والوں کی صفِ اوّل میں، نہ صرف اپنے قول سے بلکہ اپنے عمل اور کارناموں کے ذریعہ بھی شامل ہو جائیں۔ آپ اس روشنی کا منبع بن جائیں جس کی کرنیں اسلام کی سچائی کو روشن کر دے۔

جیسا کہ میں نے آج کہا ہے کہ ہم اپنی تعلیمات کو پھیلانے کیلئے جدید ٹیکنالوجی کی مدد لے سکتے ہیں۔ ایم ٹی اے کے علاوہ جماعتی ویب سائیٹس بھی ہیں جن پر علم اور معلومات سے بھر پور پروگرام اور کتابیں با آسانی دستیاب ہیں۔ آپ کو ان ذرائع کو استعمال میں لاتے ہوئے اپنے علم میں مستقل اضافہ کرنا چاہیئے۔

لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑ دے اور باقاعدگی سے اس کے پروگرام دیکھیں۔ کم از کم اس بات کو یقینی بنائیں کہ میرا خطبہ جمعہ اور خلیفۃ المسیح کے دیگر پروگرام ضرور دیکھیں اور اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ اُن کے بچے بھی بیٹھ کر یہ پروگرام ضرور دیکھیں۔ جو بچیاں یہاں یو کے میں پلی بڑھی ہیں اُنہیں چاہیئے کہ وہ بھی اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ ایم ٹی اے اور جماعتی ویب سائیٹس سے منسلک رہیں۔ انہیں اس بات کو بھی یقینی بنانا چاہیئے کہ وہ خلیفۂ وقت کے پروگرام ضرور دیکھیں کیونکہ یہ ان کی روحانی اور اخلاقی تربیت کا باعث بھی ہوں گے اور دین کے بارہ میں ان کا علم بھی بڑھے گا۔

دنیا کے ہر حصّہ کے لوگ ایم ٹی اے کے ذریعہ سچائی کو پہچان کر احمدیت کی آغوش میں آ رہے ہیں۔ جیسا کہ کچھ عرصہ قبل فرانس کے نزدیک ایک نہایت ہی چھوٹے سے جزیرہ میں رہنے والے ایک شخص نے لکھا کہ اتفاق سے اسے ایم ٹی اے دیکھنے کا موقع ملا اور اس وقت میرا خطبہ نشر ہو رہا تھا۔ اس خطبہ میں مَیں نے وفاتِ مسیح کا ذکر کیا تو اس کو سن کر اس شخص نے کہا کہ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ درست تعلیم ہے۔ پھر اس نے انٹر نیٹ پر جماعت کے متعلق ریسرچ کی اور Youtube پر ہمارے پروگرام دیکھے۔ اور اسکے بعد اس نے کہا کہ مجھے احمدیت کی سچائی کا یقین ہو گیا۔ اور یوں اللہ کے فضل سے اس نے بیعت کر لی۔ ایسا ہی کئی خواتین ہیں جو ہماری جماعت میں شامل ہوئیں اور وہ اپنے ایمان پر بہت پختہ ہیں۔ جیسا کہ ابھی کچھ عرصہ قبل میں ہالینڈ گیا تھا تو وہاں میں ایک احمدی خاتون سے ملا جن کے دو بچے تھے اور وہ فرانس سے مجھ سے ملنے آئی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے قبولِ احمدیت کے بعد ان کے شوہر نے ان سے قطع تعلق کر کے ان کو گھر سے نکال دیا۔ مگر پھر بھی ان کو احمدیت پر جو ایمان تھا، وہ اس پر مضبوطی سے قائم رہیں۔ فطری طور پر عورتیں اپنے خاندان کے ہمراہ آرام اور سہولت کی زندگی بسر کرنا چاہتی ہیں۔ مگر پھر بھی ایسی عورتیں بھی ہیں جو اپنے دین اور حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام پر ایمان کی خاطر ہر قسم کی تکالیف، مشکلات اور مخالفت برداشت کرتی ہیں۔ یہ ہے ایک سچے مومن کی حالت جو ہر قسم کے آرام کو قربان کر کے صبر سے اپنے دین کی خاطر ہر طرح کے مصائب و آلام کا سامنا کرتے ہیں۔

آپ لوگوں کی اکثریت تو پیدائشی احمدی ہیں لہٰذا آپ لوگوں کو ایسی تکالیف اور مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ آپ کو اپنے اوپر ہونے والے فضلوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہونا چاہیئے۔ اور شکر گزاری کا طریق یہ ہے کہ آپ اپنے دینی علم کو بڑھائیں اور اسلامی تعلیمات پر خود بھی عمل کریں اور اپنے بچوں کو بھی سکھائیں۔ آپ شکر گزار تبھی ہونگی اگر آپ دین کو دنیا پر مقدم کریں گی۔

آخر میں مَیں دوبارہ کہتا ہوں کہ ایسی پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کریں جیسا کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے تھے۔ آپ علیہ السلام کی ساری تعلیمات قرآنِ کریم کی سچی تعلیم پر مبنی اور اللہ سے قرب پانے کا ذریعہ ہیں۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ جو اس کے قریب ہوتے ہیں وہ اُن کو ایسے ذرائع سے اجر دیتا ہے کہ جن کے بارہ میں وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اگر آپ دین کو دنیا پر مقدم کریں گی تو یقیناً اللہ آپ کو دونوں جہان کی حسنات سے نوازے گا۔ وہ آپ کی مشکلات اور پریشانیوں کو دور کر کے آپ کے دل کو ایک حقیقی اطمینان کی کیفیت سے بھر دے گا۔ جب ایک شخص ایسی کیفیت کو پالیتا ہے تو وہ دنیاوی خواہشوں سے مستغنی ہو جاتا ہے اور دل میں صرف اللہ اور اس کے دین کی محبت باقی رہ جاتی ہے۔ جب ایک شخص ایسے معیار تک پہنچ جاتا ہے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی تخلیق کے مقصد کو پالیا۔ اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک محض نام کی ہی نہیں بلکہ اپنے عمل اور نمونے سے لجنہ اماء اللہ کی ممبر یعنی اللہ تعالیٰ کی حقیقی بندیاں ہونا ثابت کریں۔

اللہ کرے کہ آپ ہمیشہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی توقعات کو پورا کرنے والی بنیں۔ اللہ کرے کہ آپ وہ مشعل بردار بنیں جو اسلام کی سچی تعلیمات پر روشنی ڈالنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی تعلیمات کو پھیلانے والی ہوں اور ہمیشہ قرآنِ کریم کی سچی تعلیمات پر عمل کرنے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ پر ہر طرح سے فضل فرمائے۔

اس کے بعد میں کچھ اردو میں بھی بعض اردو بولنے والوں کے لئے کہوں گا۔ یہ بہت ساری باتیں میں نے کہی ہیں بڑے آسان الفاظ میں اور یہ چند مختلف points بیان کئے ہیں جو حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے مختلف وقتوں میں نصیحت کی۔ ان کا اردو ترجمہ کر کے بھی لجنہ اماء اللہ اردو پڑھنے والیوں کو پہنچا دے گی۔

انگریزی خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اردو زبان میں فرمایا:

یہاں آجکل پاکستان سے بہت سارے نئے لوگ ہجرت کر کے آ رہے ہیں۔ یہ نئی آنے والیاں بھی یاد رکھیں جو میں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں اور کہتا رہتا ہوں کہ یہاں اسلئے آپ آئی ہیں کہ آزادی سے اپنے دین کا اظہار کر سکیں۔ آزادی سے اپنے دین پر عمل کر سکیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ آپ کی ہجرت دین کی وجہ سے ہے اور یہ آپ پر ایک ذمہ داری ڈالتی ہے۔ اس ذمہ داری کو آپ نے نبھانا ہے۔ دین کی آزادی کو حاصل کرنے کیلئے یہاں آئی ہیں تو اس دین کی آزادی کا اظہار زیادہ سے زیادہ آپکی حالتوں سے ہونا چاہیئے نہ کہ دنیاوی آزادی کا۔ یہ نہ ہو کہ یہاں آ کر دین کو بھول جائیں اور دنیاوی رونقوں میں ڈوب جائیں، دنیاوی آزادی کو دین پر ترجیح دینے لگ جائیں۔ صرف پیسہ کمانے کی طرف توجہ نہ رہے۔ یا صرف اپنے خاوندوں کو اسی بات کی طرف توجہ نہ دلاتی رہیں کہ پیسے کماؤ اور لے کر آؤ۔ بلکہ اپنے گھروں میں دین کا ماحول پیدا کریں۔ اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو ایسے ماحول دینے کی کوشش کریں جہاں دین کو ترجیح دی جاتی ہو۔ بچوں میں وہ سمجھ بوجھ پیدا کریں جس سے اُن کو یہ احساس ہو کہ دین مقدم ہے اور دنیا بعد میں ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر عورتیں اپنے گھروں کو سنبھال لیں تو اگلی نسل سنبھل جائے گی۔ عورتیں اگر عبادت گزار ہیں تو اکثریت مردوں کی بھی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور پھر جیسا کہ میں نے کہا کم از کم آئندہ نسل کی اصلاح تو ہوگی۔ جماعت کو اور خلیفۂ وقت کو آئندہ یہ تو تسلی ہوگی کہ نسلیں سنبھالی جا رہی ہیں۔ یہ نسلیں سنبھالنا آپ کا کام ہے اور بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اسکی طرف توجہ دیں۔

میں نے کشتیٔ نوح کا حوالہ دیا ہے اُس میں حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے عورتوں کو بہت ساری

کلام الامام

”جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع
اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 379)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

”ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے
جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔“

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 292)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

نصائح فرمائی ہیں۔ یہ بھی اس میں ہے کہ خاوندوں سے ناجائز مطالبات نہ کرو۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ بعض خاوند ایسے بھی ہیں جو خیال نہیں رکھتے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ بعض ایسی بیویاں بھی ہیں جو خاوندوں سے ناجائز مطالبات بھی کرتی ہیں چاہے کم ہوں۔

بچوں کی طرف توجہ دیں۔ میں نے اپنے اس خطاب میں ایک بات یہ بھی بیان کی کہ بچوں کی اسکول کی تعلیم کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور ضروری ہے کہ اُن کو پڑھائیں۔ لیکن ساتھ دینی تعلیم بھی دیں اور جب اسکول بھیجیں تو اُن پر توجہ دے کے بھیجیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہاں آکر بچے اسکول جارہے ہیں اور تعلیم حاصل کر رہے ہیں اسلئے ہماری ذمہ داری ختم ہوگئی۔ ایک تو یہاں کے اسکولوں کو ایک شکوہ پیدا ہونے لگ گیا ہے کہ پہلے احمدی بچے ہمارے اسکولوں میں آتے تھے تو سب سے زیادہ disciplined بچے ہوتے تھے اور پڑھائی کی طرف توجہ دینے والے بچے ہوتے تھے۔ لیکن اب مائیں توجہ نہیں دیتیں۔ اسکولوں میں اگر ماں باپ کو بلائیں بھی تو وہ جاتے نہیں۔ جس کی وجہ سے بچے neglect ہو رہے ہیں۔ اُن کو یہ خیال اور احساس پیدا ہو رہا ہے کہ اسکولوں میں باقی بچوں کے ماں باپ آتے ہیں۔ ہمارے نہیں آتے۔ اس لئے چاہے آپ نئے آنے والوں کو زبان آتی ہے، یا نہیں آتی۔ جہاں اسکول میں بچوں کو داخل کرایا ہے تو وہاں جا کے اُن کی حالت کا پتہ کرتی رہا کریں۔ اور اگر زبان نہیں آتی تو لجنہ کے ذریعہ سے یا اپنے طور پر اپنے دوستوں اور سہیلیوں کے ذریعہ سے کسی کو ساتھ لے جایا کریں تا کہ وہاں جا کر بچے کی حالت کا آپ کو پتہ لگتا رہے۔ اور اسکول کو اگر کوئی شکایت ہے تو وہ بھی پتہ لگتی رہے۔ اگر بچے کو توجہ کی ضرورت ہے تو اس کی طرف بھی توجہ دی جاتی رہے۔ تو بہر حال یہ بڑی ضروری چیز ہے۔ نہیں تو پھر بچے احساسِ کمتری کا شکار ہو جائیں گے۔ نہ وہ دنیاوی تعلیم حاصل کر سکیں گے اور نہ ہی دین کی طرف توجہ دیں گے۔ پس اس طرف بھی نئی آنے والی ماؤں کو بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

نئی آنے والی لڑکیاں بھی یہاں آرہی ہیں۔ بعض پڑھنے کے لئے آرہی ہیں، بعض ویسے ہجرت کر کے آرہی ہیں۔ آ کے اسائلم لے لیا، نوجوان لڑکیاں ہیں، غیر شادی شدہ ہیں۔ بعض چھوٹی عمر کی بھی ہیں۔ بعض ماں باپ کے ساتھ بھی آئی ہیں۔ اُن کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہاں آکر آپ نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ اس کا ادراک حاصل کریں اور ہمیشہ اس بات پر غور کریں کہ ہمارا دین مقدم ہے دنیا بعد میں ہے اور اگر یہ نہیں تو پھر ہمارا جو بیعت کا عہد ہے ہم نے خود ہی اُس کو توڑ دیا ہے۔ پس یہ منافقت ہوگی کہ ایک طرف تو بیعت کا عہد کیا جائے اور دوسری طرف اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ یہاں آکر یہ نہ سمجھیں کہ آزادی مل گئی ہے۔ آپ کو آزادی دین پر عمل کرنے کے لئے ملی ہے۔ آپ کو یہ آزادی نہیں ملی کہ دین کو چھوڑ دو اور دنیا پر عمل کرنا شروع کر دو۔ پس اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کرلیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 25/مارچ 2016)

......☆......☆......☆......

علماء اسلام کا متفقہ و تاریخ ساز فیصلہ کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ہم 72 ہیں اور قادیانی فرقہ 73 واں فرقہ ہے جو ناجی فرقہ ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

یقیناً بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امّت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب آگ میں ہوں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا وہ (ناجی) فرقہ کون سا ہوگا؟ حضورؐ نے فرمایا وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنّت پر عمل پیرا ہوگا۔ (ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامة جلد۲ صفحہ ۸۹ جامع الصغیر جلد۲ صفحہ ۱۱۰ مصری، ابن ماجہ کتاب الفتن باب افتراق الامم صفحہ ۲۸۷)

1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگایا اِس پر پاکستانی اخبارات نے سُرخیاں لگائیں ’’جماعت احمدیہ کے خلاف 72 فرقوں کا اجماع‘‘ چنانچہ نوائے وقت لاہور نے لکھا :

’’ اسلام کی تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع امت نہیں ہوا۔ اجماعِ امت میں مُلک کے بڑے بڑے علماءِ دین اور حاملان شرع متین کے علاوہ تمام سیاسی لیڈر اور ہر گروپ کا سیاسی راہنما کماحقہٗ متفق ہوئے ہیں اور صوفیاء کرام اور عارفین باللہ برگزیدگانِ تصوّف و طریقت کو بھی پورا پورا اتفاق ہوا ہے کہ قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی 72 فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے اس حل پر متفق اور خوش ہیں۔‘‘ (نوائے وقت 6/اکتوبر 1974ء صفحہ 4)

علماء اسلام نے متفقہ فیصلہ کے مطابق اپنا 72 ہونا اور جماعت احمدیہ کا 73 واں ہونا تسلیم کرلیا ہے۔ حدیث کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ 72 ناری ہونگے جبکہ ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ ایک روایت میں آپؐ نے فرمایا وہ ایک جماعت ہوگی۔ جماعت احمدیہ ایک جماعت ہے جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہے۔ کل عالم اسلام میں سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی بھی فرقہ ایسا نہیں جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ○لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ○ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورة الحاقة 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

’’خدا کی قسم‘‘

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit : www.alislam.org/urdu/library/57.html

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’اسلام بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور شکر کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد 3، صفحہ 181)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

10 Years Quality Service 2003-2013

Study Abroad

سٹڈی ابراڈ

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

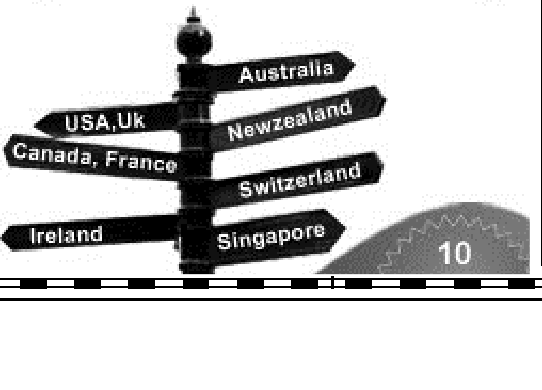

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

خطبہ عید الفطر

رمضان اور آج کی عید ہمیں یہ ذہن نشین کروار ہے ہیں، یہ سبق دے رہے ہیں کہ انسان کیلئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا اور اطاعت کے اعلیٰ نمونے دکھانا ہی اصل میں اللہ تعالیٰ کی برکتوں، اس کے فضلوں اور اس کی رضا کو سمیٹنے اور حاصل کرنے کا ذریعہ ہے جس کیلئے ایک مومن کو حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ آج عید منا کر پھر واپس اسی حالت میں چلے جانا ایک مومن کی شان نہیں ہے۔ حقیقی مومن وہی ہے جو ایک دفعہ نیکیوں پر قدم مارنے کے بعد اس میں بڑھتا چلا جائے

اصولاً تو یہ ہونا چاہئے کہ عید الفطر ہمیں یہ دکھائے کہ ایک ماہ کے روزوں سے ہمیں خدا مل گیا اور جب خدا مل جائے تو نیکیوں میں ترقی ہونی چاہئے

ایک مومن کو جو روزوں سے گزر کر آیا ہے غور کرنا چاہئے کہ آج جو عید وہ منا رہا ہے وہ واقعی حقیقت میں میرے لئے عید ہے آج جو خوشی مجھے پہنچ رہی ہے کیا واقعی اپنے پیارے خدا کے پیار کے نظارے مَیں نے دیکھے ہیں۔ اور اگر واقعی اپنے اندر پاک تبدیلیوں کی وجہ سے اپنے پیار کرنے والے خدا سے ایک تعلق قائم ہوا ہے، ایک ایسی حالت میں قدم رکھا ہے جس میں مَیں پہلے نہیں تھا تو پھر یہ عید حقیقی عید ہے

اس رمضان میں اگر ہم میں سے بعض نے جو نیکیوں پر پہلے بھی چلنے کی کوشش کر رہے تھے مزید نیکیوں کے راستے تلاش کر کے ان کو اپنایا ہے تو آج وہ حقیقی خوشی منانے کے حقدار ہیں۔ اس رمضان میں اگر بعض نے اپنی برائیاں چھوڑ کر نیکیوں کی طرف قدم بڑھایا ہے تو وہ حقیقی خوشی منانے کے حقدار ہیں

حقیقی خوشی ہمیں اس دن پہنچ سکتی ہے جس دن ہمارا خدا بھی ہمارے ساتھ خوشی منائے اس لئے ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقی عید کا دن وہی دن ہے جس دن انسان خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے

حقیقی عید بھی ہماری وہی ہوگی جب ہم اپنے ساتھ اپنی نسل کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنے والا دیکھتے چلے جائیں گے پس یہ حقیقی عید ہے جس کی ہر احمدی کو منانے کی کوشش کرنی چاہئے

حقیقی عیدیں تبھی منائی جائیں گی جب گھروں میں خوشیاں پیدا ہوں گی

خطبہ عید الفطر فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 24/اکتوبر 2006ء بمطابق 24/اخاء 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم عید الفطر منا رہے ہیں۔ یہ عید روزوں کے بعد اس لئے منائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جو انتیس یا تیس روزے رکھے جاتے ہیں (اس دفعہ رمضان تیس روزوں کا تھا) ان روزوں کی برکتوں سے فیض اٹھانے کی کوشش کی یا فیض اٹھایا۔ روزوں کی جن برکتوں کو سمیٹنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ان روزوں کے افطار کا آج اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ایک افطار ہم رمضان کے مہینے میں اس وقت کرتے تھے جب سورج ڈوبنے پر اللہ تعالیٰ نے روزہ داروں کو حکم دیا کہ اب کھاؤ۔ تمام دن اللہ تعالیٰ کی خاطر کھانے پینے سے پرہیز رکھا اور حتی الوسع ذکر الٰہی اور قرآن کریم پڑھنے میں وقت گزارا۔ ٹھیک ہے دنیاوی کام بھی ساتھ چلتے رہے لیکن ایک مومن کی کوشش یہی رہی کہ زیادہ سے زیادہ اس طرف توجہ دے کہ دینی اور روحانی حالت کو سنوارنے کی توفیق ملے۔ اسی طرح راتوں کو بھی حتی المقدور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی کوشش کی تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ اپنے لئے، اپنے قریبیوں کے لئے، جماعت کے لئے، ملک کے لئے، اُمّت مسلمہ کے لئے حسب توفیق جس جس نے اپنی دعاؤں کا جتنا دائرہ وسیع کیا اور دعا کرنے کی کوشش کی اور صبح سے لے کر شام تک کھانے پینے سے پرہیز کرنے کے بعد سورج ڈوبنے پر افطار کیا۔ اس وقت ایک پانی کا گھونٹ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت لگتا ہے۔ جب آدمی کو شدید پیاس لگی ہو خاص طور پر گرم ملکوں میں تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور کھانے اور پینے کی چیزیں جو ہیں جو خدا تعالیٰ نے مہیا کی ہوئی ہیں ان کی قدر بھی آتی ہے۔ روزوں میں ان لوگوں کا بھی کسی حد تک احساس ہوتا ہے جن کے معاشی حالات اتنے خراب ہیں کہ بعض کو ایک وقت کی روٹی بھی مشکل سے میسّر آتی ہے۔ ہر روزہ رکھنے والے سچے احمدی کو کسی نہ کسی وقت ان دنوں میں یہ احساس ہوا ہوگا کہ غریب بھائیوں کا کیا حال ہوتا ہے۔ تو روزوں کا مقصد ہی یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کی طرف توجہ دے جن میں حقوق اللہ کی ادائیگی بھی ہے اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی تا کہ اپنی روحانی اور اخلاقی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ رہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک مہینہ ہم نے اپنے آپ کو بعض چیزوں سے روکے رکھا۔ اسی خدا کے حکم سے آج ہم اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت جو میسر ہے، ہر ایک کی اپنی اپنی استطاعت ہے اس کے لحاظ سے وسائل ہیں، اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اگر کھانے سے رکے تھے تو آج اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہم کھا رہے ہیں اور آج روزہ نہ رکھنا ہی ہمارے لئے ثواب کا باعث بن رہا ہے۔

تو رمضان اور آج کی عید ہمیں یہ ذہن نشین کروا رہے ہیں، یہ سبق دے رہے ہیں کہ انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا اور اطاعت کے اعلیٰ نمونے دکھانا ہی اصل میں اللہ تعالیٰ کی برکتوں، اس کے فضلوں اور اس کی رضا کو سمیٹنے اور حاصل کرنے کا ذریعہ ہے جس کے لئے ایک مومن کو حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ آج عید منا کر پھر واپس اسی حالت میں چلے جانا ایک مومن کی شان نہیں ہے۔ حقیقی مومن وہی ہے جو ایک دفعہ نیکیوں پر قدم مارنے کے بعد اس میں بڑھتا چلا جائے۔ اگر آج عید کے بعد ہم یہیں سب کچھ چھوڑ کر اسی حالت میں گھر واپس چلے جائیں گے جس حالت میں رمضان سے پہلے تھے اور ان باتوں میں اپنی استعداد کے مطابق ترقی نہیں کریں گے جن میں رمضان کے مہینے میں قدم آگے بڑھتے ہوئے ہمیں نظر آئے تو پھر یہ رمضان بھی بے فائدہ ضائع ہو گیا اور اس عید کی خوشیاں بھی سطحی اور عارضی خوشیاں ہیں کیونکہ اس حالت میں یہ عید اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نہیں منائی جارہی بلکہ جس معاشرے اور ماحول میں رہ رہے ہیں اس میں چونکہ یہ سب خوشیوں کے سامان ہو رہے ہیں اس لئے ہم بھی اسی ماحول کے زیر اثر یہ سب کچھ منا رہے ہیں۔

ایک احمدی جس نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا عہد کیا ہے اس کے ہر عمل کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہونا چاہئے ورنہ ایک احمدی اور ایک غیر احمدی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ایک غیر احمدی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانا اس نے خدا سے کوئی عہد نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی عہد نہیں باندھا ہوا وہ کم از کم عہد توڑنے کے گناہ سے تو بچا ہوا ہے لیکن ایک احمدی جو صحیح طرح احکامات پر عمل نہیں کرتا دوہرے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایک تو عہد توڑنے کا گناہ اور ایک عملاً اپنی حالت سے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے ان احکامات کی خلاف ورزی کرنے کا گناہ جن پر عمل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ایک سچے مومن کو، مسلمان کو حکم دیا ہے۔ پس ہمارے لئے یہ بڑے فکر کا مقام ہے۔ اپنی عیدوں پر اپنے جائزے لینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے ورنہ یہ عیدیں شور شرابا، کھیل کود کے علاوہ

اور کچھ نہیں ہوں گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مثال دے کر بیان کرتے ہیں کہ اصولاً تو یہ ہونا چاہئے کہ عید الفطر ہمیں یہ دکھائے کہ ایک ماہ کے روزوں سے ہمیں خدا مل گیا اور جب خدا مل جائے تو نیکیوں میں ترقی ہونی چاہئے ورنہ اگر حقیقت میں خدا نہیں ملا اور یونہی عید کی خوشیاں منا رہے ہو تو اس کی مثال اس پاگل کی سی ہے جس کو ہیرے جواہرات اور روپے پیسے کی قدر نہیں۔ اس کا پتا ہی نہیں کہ وہ کیا ہوتے ہیں۔ اور چند چمکتے ہوئے شیشے کے ٹکڑے یا چند صاف کنکر پتھر لے کر سمجھتا ہے کہ یہ حقیقت میں ہیرے جواہرات ہیں اور اس پر بہت خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے پاس اتنا مال ہے اور ہم دنیا کے اتنے امیر آدمی بن گئے۔ اور واقعی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو صرف دنیا میں غرق ہوتے ہیں اور دنیا کمانا ہی ان کا مقصود ہوتا ہے، مطلوب ہوتا ہے اور روپیہ پیسہ ان کا معبود ہوتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کے جب دماغ پھرتے ہیں جب کاروبار میں کسی چکّر میں آ جاتے ہیں، دیوالیہ ہو جاتے ہیں تو بہت سے ایسے ہیں جو یا تو دل کے حملے سے مر جاتے ہیں یا دماغ پر اتنا اثر ہوتا ہے کہ پاگل ہو جاتے ہیں اور پیسے کا کیونکہ ذہن پہ اثر ہوتا ہے تو پھر وہ ہر چیز کو اپنے خیال میں یہی سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ میری دولت آ گئی اور اپنی ایک دنیا علیحدہ بسا لیتے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ جب ہم گھانا میں تھے تو ایک ایسا ہی بیچارہ جس کے دماغ پر اثر تھا اور لگتا تھا کہ کسی مالی صدمے کی وجہ سے یہ اثر ہے، اکثر جب ہم بازار جاتے تھے تو اس کو پیسے دیا کرتے تھے اور وہ نوٹ لیتا تھا، سکّے نہیں لیتا تھا تو ایک دن جب اسے بلایا کہ یہ پیسے لے جاؤ تو کہتا ہے نہیں۔ مجھے اب ضرورت نہیں رہی۔ اشارہ سے بتایا کہ آج میرے پاس بہت رقم ہے اور بیچارے نے وہ رقم کس طرح بنائی ہوئی تھی۔ سگریٹ کی ڈبیوں کو کاٹ کے سیڈی کا یا دو سیڈی کا جو نوٹ تھا اس کے برابر گتے کے ٹکڑے کاٹے ہوئے تھے اور ان کی گھٹیاں، تھدّیاں بنائی ہوئی تھیں اور لہرا کر دکھا رہا تھا کہ یہ دیکھو کتنی بڑی رقم میرے پاس ہے۔ ان گتے کے ٹکڑوں سے ہی وہ اپنے آپ کو بڑا امیر سمجھ رہا تھا اور خوشی منا رہا تھا۔ تو ایسے لوگوں کی مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ باوجود اس کے کہ ایسے پاگل جو ہیں اپنے حال میں خوش ہوتے ہیں کہ بہت امیر ہو گئے۔ ہم نے بہت کچھ پا لیا لیکن ایک عقل مند انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ ہم کبھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کی جو خوشی ہے وہ اصلی اور حقیقی خوشی ہے کیونکہ ہر ایک کو پتا ہے کہ وہ گتے کے ٹکڑے ہیں یا ٹوٹی ہوئی چیزوں کے ٹکڑے ہیں یا کنکر پتھر ہیں، ہیرے جواہرات نہیں اور وہ شخص بیچارہ غلط بات پر خوش ہو رہا ہوتا ہے جس کو اس بات کی عقل ہی نہیں رہتی۔

پس صرف خوش ہونا ایک عقلمند انسان کی زندگی کا مقصد نہیں ہوتا بلکہ وہ حقیقی خوشی کی تلاش میں رہتا ہے اور حقیقی خوشی اس وقت ملتی ہے جب واقعی حقیقی دولت کو پاتا ہے نہ کہ گتے کے ٹکڑوں کو یا کنکروں کو۔ پس ایک مومن کو جو روزوں سے گزر کر آیا ہے غور کرنا چاہئے کہ آج جو عید وہ منا رہا ہے وہ واقعی حقیقت میں میرے لئے عید ہے۔ آج جو خوشی مجھے پہنچ رہی ہے کیا واقعی اپنے پیارے خدا کے پیار کے نظارے مَیں نے دیکھے ہیں۔ اور اگر واقعی اپنے اندر پاک تبدیلیوں کی وجہ سے اپنے پیار کرنے والے خدا سے ایک تعلق قائم ہوا ہے، ایک ایسی حالت میں قدم رکھا ہے جس میں میں پہلے نہیں تھا تو پھر یہ عید حقیقی عید ہے اور یہ عید اُس منزل کی طرف لے جانے میں ایک سنگِ میل ثابت ہو گی اور اگلے رمضان کی طرف جو سفر ہے وہ ایک نئی منزل کی طرف سفر بن جائے گا۔ جس میں ہر دن نیکیوں پر قدم مارنے والا اور خدا کی رضا کو حاصل کرنے والا بن جائے گا۔ مزید خزانوں کی تلاش کی طرف وہ سفر جاری ہو جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہر قدم پر بھی خالی نہیں چھوڑتا۔ یہاں بھی ہر قدم جو بڑھنے والا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بارش پڑتی رہے گی۔ پس آج ہماری عید اگر اس سوچ کے ساتھ ہے تو دنیا جہان کی نعمتیں ہمیں مل گئیں۔ ہمیں اپنے خدا کی طرف قدم بڑھانے کا عرفان حاصل ہو گیا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکموں کی معرفت حاصل ہو گئی جو ایک مومن کی زندگی کا مطلوب و مقصود ہے۔

اس رمضان میں اگر ہم میں سے بعض نے جو نیکیوں پر پہلے بھی چلنے کی کوشش کر رہے تھے مزید نیکیوں کے راستے تلاش کر کے ان کو اپنایا ہے تو آج وہ حقیقی خوشی منانے کے حقدار ہیں۔ اس رمضان میں اگر بعض نے اپنی برائیاں چھوڑ کر نیکیوں کی طرف قدم بڑھایا ہے تو وہ حقیقی خوشی منانے کے حقدار ہیں۔ آج ہمارا خدا ہم سے بہت خوش ہے کہ میرے بندے میری طرف آنے کی وجہ سے، میری خاطر اپنی بعض برائیاں ترک کر کے نیکیاں اختیار کرنے کی وجہ سے میرے حکم کے مطابق اپنے عزیزوں، اپنے بچوں، اپنے رشتے داروں، اپنے محلّے داروں، اپنے شہر والوں کے ساتھ مل کر اس بات پر خوشی منا رہے ہیں کہ میری رضا حاصل کریں یا میری رضا کی طرف ان کے قدم بڑھیں۔ تو اللہ تعالیٰ بھی ہماری اس خوشی میں شامل ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک شخص جس کا سامان سے لدا ہوا اونٹ جنگل بیابان میں گم ہو جائے اور اس شخص کے پاس اور کوئی ذریعہ اور وسیلہ بھی اس جنگل سے باہر نکلنے کا نہ ہو۔ سارا مال و متاع بھی اس پر ہو تو اونٹ گمنے کی وجہ سے وہ شدید پریشان ہو گا۔ ادھر اُدھر دوڑتا پھرے گا۔ اُس کو تلاش کرے گا اور اس تلاش کے بعد بھی جب اس کو اونٹ نہیں ملتا تو تھک جاتا ہے۔ ایک جگہ کسی درخت کے سائے کے نیچے لیٹتا ہے۔ وہاں اس کو نیند آ جاتی ہے۔ جب وہ بیدار ہوتا ہے تو دیکھتا ہے کہ اونٹ اس کے سامنے کھڑا ہے تو اس شخص کو اس اونٹ کے پانے کی جتنی خوشی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کے اپنی طرف آنے کی اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

(مسلم کتاب التوبۃ باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بھا حدیث 6955)

پس حقیقی خوشی ہمیں اس دن پہنچ سکتی ہے جس دن ہمارا خدا بھی ہمارے ساتھ خوشی منائے۔ اس لئے ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقی عید کا دن وہی دن ہے جس دن انسان خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے اور اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”سب صاحب یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں بعض ایسے دن مقرر کئے ہیں کہ وہ دن بڑے خوشی کے دن سمجھے جاتے ہیں اور ان میں اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ منجملہ ان دنوں کے ایک جمعہ کا دن ہے۔ یہ دن بھی بڑا ہی مبارک ہے۔ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو جمعہ ہی کو پیدا کیا اور اسی دن ان کی توبہ منظور ہوئی تھی۔ اور بھی بہت سی برکات اور خوبیاں اس دن کی ماثور ہیں۔ ایسا ہی اسلام میں دو عیدیں ہیں۔ ان دونوں دنوں کو بھی بڑی خوشی کے دن مانا گیا ہے اور ان میں بھی عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ دن بیشک اپنی اپنی جگہ مبارک اور خوشی کے دن ہیں۔ لیکن ایک دن ان سب سے بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہے۔ مگر افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ لوگ نہ تو اس دن کا انتظار کرتے ہیں اور نہ اس کی تلاش۔ ورنہ اگر اس کی برکات اور خوبیوں سے لوگوں کو اطلاع ہوتی یا وہ اس کی پروا کرتے تو حقیقت میں وہ دن ان کے لئے بڑا ہی مبارک اور خوش قسمتی کا دن ثابت ہوتا اور لوگ اسے غنیمت سمجھتے۔ وہ دن کونسا دن ہے جو جمعہ اور عیدین سے بھی بہتر اور مبارک دن ہے؟ مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو اُن سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس دن وہ بداعمال نامہ جو انسان کو جہنم کے قریب کرتا جاتا ہے اور اندر ہی اندر غضبِ الٰہی کے نیچے اسے لا رہا تھا دھو دیا جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کونسا خوشی اور عید کا دن ہو گا جو اسے ابدی جہنم اور ابدی غضب الٰہی سے نجات دے دے۔ توبہ کرنے والا گناہگار جو پہلے خدا تعالیٰ سے دُور اور اس کے غضب کا نشانہ بنا ہوا تھا اب اس کے فضل سے اس کے قریب ہوتا اور جہنم اور عذاب سے دُور کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ (البقرۃ:223) بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور ان لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ نِری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ پس جو دن ایسا مبارک دن ہو کہ انسان اپنی بدکرتوتوں سے توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا عہد صلح باندھ لے اور اس کے احکام کے لئے اپنا سر خم کر دے تو کیا شک ہے کہ وہ اس عذاب سے جو پوشیدہ طور پر اس کے بدعملوں کی پاداش میں تیار ہو رہا تھا بچایا جاوے گا۔ اور اس طرح پر وہ وہ چیز پا لیتا ہے جس کی گویا اسے توقع اور امید ہی نہ رہی تھی۔“

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 147 تا 149۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس سوچ کے ساتھ ہمیں عید منانی چاہئے کہ اس رمضان میں بہت سی برائیوں سے بچتے ہوئے اور نیکیاں اختیار کرتے ہوئے میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف خالص ہو کر جھکا ہوں تو اصلی عید کا دن میرے لئے وہی تھا کیونکہ اللہ کی پناہ میں آنے کی کوشش کی۔ آج کے دن تو میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس خوشی کو سب کے ساتھ مل کر منا رہا ہوں۔ پس توبہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی محبت کی چنگاری بھی کسی دل میں پیدا ہوئی ہے، اگر ہلکی سی چنگاری بھی پیدا ہوئی ہے تو یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ بڑی روشنی کی شکل اختیار کر لے گی۔ پھر ایسے شخص کا ہر فعل آہستہ آہستہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو جائے گا جس سے اس کے بیوی بچے بھی اثر لیں گے۔ اس کے دوست احباب بھی اثر لیں گے۔ اس کے ماحول کے لوگ بھی اثر لیں گے۔ اس طرح وہ اپنے دائرے میں خدا تعالیٰ کا خالص بندہ ہونے کا نمونہ بن جائے گا اور اس روشنی سے پھر آگے روشنی پھیلتی چلی جائے گی۔ یہاں کے ماحول میں بھی

ارشاد حضرت امیر المومنین

”اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو، اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم/جنوری 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور انکی نشاندہی کریں اور پھر بحیثیت قوم ان کا علاج اور تدارک کریں۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13/فروری 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

اوراب تومغرب ومشرق ایک ہی ہو چکے ہیں اتنا زیادہ میڈیا نے ملا دیا ہے، سفروں کی سہولتوں نے ملا دیا ہے۔ ہمارے جو مشرقی اورغریب ممالک ہیں ان کے ماحول میں بھی یہاں کی بہت ساری برائیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ توہمیں اپنی نسلوں کی بہتری کے لئے ان کو اللہ تعالیٰ کے نور سے منور کرتے اور بچاتے ہوئے اور برائیوں سے بچاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر ڈالنے والے بننے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کا ایک ہی علاج ہے کہ اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کریں۔ یہاں والدین کو جو اپنے بچوں کی بڑی فکر رہتی ہے اس سے پھر آزاد ہو جائیں گے۔

ہمارے اندر اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کی جو چنگاری پیدا کی ہے اگر حقیقت میں اس توبہ کی طرف توجہ کی گئی جس طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے تو یہ چنگاری جو ہے یہ پھر شعلوں کی شکل اختیار کر لے گی جس میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی حرارت ہوگی اوراس کا نور ہوگا اوراس طرح یہ روشنی اور گرمی کا سلسلہ پھر پھیلتا چلا جائے گا۔ توحقیقی عید بھی ہماری وہی ہوگی جب ہم اپنے ساتھ اپنی نسل کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنے والا دیکھتے چلے جائیں گے۔ پس یہ حقیقی عید ہے جس کی ہر احمدی کو منانے کی کوشش کرنی چاہئے اوراس کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستوں پر چلتے ہوئے کوشش بھی کرنی چاہئے۔

اورجیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا کہ حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف توجہ ہونی چاہئے اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے جس کے راستے بھی خدا تعالیٰ نے ہمیں سکھائے ہیں جیسا کہ عبادت ہے۔ فرمایا کہ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ (البقرۃ:44) نماز قائم کرو۔ پھر حکم ہے کہ جب نمازوں کی طرف اچھی طرح توجہ پیدا ہو جائے اور رغبت ہو جائے جس طرح رمضان میں کوشش کی تھی اور مسجدوں میں نمازوں کے لئے آتے تھے تو پھر نوافل کی ادائیگی ہے اس طرف بھی رمضان میں کچھ حد تک توجہ تھی۔ اکثر اٹھ کے تہجد بھی پڑھ لیتے تھے۔ تراویح کی طرف بڑی توجہ تھی۔ نوافل پڑھتے تھے تو پھر اس کام کو جاری رکھو۔

پھر فرمایا کہ مالی قربانیاں ہیں۔ جس مال سے تم محبت کرتے ہو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ چندے دو۔ زکوۃ دو۔ جن کو طاقت ہے اور اجازت بھی ہے، اگر روکیں نہیں تو حج کی طرف توجہ دلائی۔ یہ ساری عبادات ہیں۔ رمضان میں ان عبادات کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کی طرف جو توجہ پیدا ہوئی ہے اس کو اب جاری رکھو تا کہ یہ عید کی خوشیاں جو ہیں یہ دائمی اور آگے نسلاً بعد نسلٍ چلنے والی خوشیاں بن جائیں۔

پھر حقوق العباد کی طرف توجہ کرو۔ ہر الجھنے والے اور برا بھلا کہنے والے کو رمضان میں جب تم یہ جواب دیتے ہو کہ اِنِّیۡ صَائِمٌ کہ میں روزہ دار ہوں۔ (بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث 1894) تمہاری ان لغویات کا جواب نہیں دے سکتا۔ اپنا روزہ میں ضائع نہیں کروانا چاہتا تو رمضان کے بعد بھی اس نیکی پر قائم رہو۔ جن رشتے داروں سے رنجشیں ہیں۔ جن عزیزوں سے رنجشیں ہیں، جن تعلق والوں سے رنجشیں ہیں، ان کے ساتھ اس عید منانے کی خوشی اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے شکرانے کے طور پر بہتر تعلقات پیدا کرو۔ غریبوں، بیواؤں، یتیموں کا خیال رکھو۔ پیار، محبت اور انصاف اور عدل کی فضا قائم کرو۔ آپس کی خاوند بیوی، ساس بہو کی جو گھریلو رشتہ داریاں ہیں ان تعلقات میں بہتری پیدا کرو۔ دنیا کی مختلف جگہوں سے بہت ساری شکایتیں آجکل آ رہی ہوتی ہیں کہ میاں بیوی کے تعلقات خراب ہو رہے ہیں۔ ساس بہو کے تعلقات خراب ہو رہے ہیں۔ تو ان کو ٹھیک کرنے کی کوشش کریں۔ حقیقی عیدیں تبھی منائی جائیں گی جب گھروں میں خوشیاں پیدا ہوں گی۔ یہاں پنجابی کا محاورہ یاد آ گیا۔ ساسیں جو ہیں، ہماری احمدی ساسیں اس محاورے پر عمل نہ کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ ''نوں نئیں ہوندی چنگی تے دھی نئیں ہوندی مندی''، یعنی بہو کبھی اچھی نہیں ہوتی۔ اور بیٹی جو ہے کبھی بری نہیں ہوتی تو بہوؤں کو بھی اگر بیٹیوں کی طرح دیکھیں تو بہت سارے جھگڑے ختم ہو جائیں۔ آجکل جو رشتے ٹوٹتے ہیں یا ان میں جو دراڑیں پڑتی ہیں اس میں بھی جب میں قضا سے جائزے لیتا ہوں تو بہت سارے ماں باپ کا بھی کافی حد تک دخل ہوتا ہے۔ پس اپنے گھروں کو حقیقی خوشیاں دینی ہیں، اپنے گھروں کو حقیقی خوشیوں سے بھرنا ہے، عیدیں منانی ہیں تو ان تمام احکامات پر عمل کریں جو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے دیئے ہیں۔ تبھی یہ توبہ جو ہے یہ دائمی توبہ ہوگی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی چنگاری پھیلتے ہوئے روشن شعلے کی شکل اختیار کرے گی۔ رشتہ دار بھی جو ہیں آپ سے فیض پا رہے ہوں گے۔ ہمسائے بھی آپ کے گن گا رہے ہوں گے۔ لوگوں سے حسن سلوک اور بشاشت آپ کو معاشرے میں ایک مثال بنا کر پیش کر رہا ہوگا۔ آپ کی سچائی کا حسن لوگوں کو آپ کا گرویدہ بنائے گا۔ خدا کرے کہ یہ عید ہم سب کے لئے اپنے اندر انقلابی تبدیلیاں لاتے ہوئے حقیقی عید ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کے پیار اوراس کی محبت دلوں میں پیدا کرنے والے اور حاصل کرنے والے ہوں۔

ایک غلط فہمی کی طرف مَیں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے عورتوں کی مثال دیتے ہوئے کہا تھا کہ ان کے لئے جمعہ ضروری نہیں ہے۔ میں نے الفاظ دوبارہ دیکھے ہیں۔ میں نے کہا تھا کہ عورت کے لئے ضروری نہیں کہ وہ جمعہ پر ضرور آئے لیکن عید پر آنا ضروری ہے۔ میں نے یہ کہا تھا کہ عید ضروری ہے۔ یہ نہیں کہا تھا کہ عید فرض ہے۔ کسی نے کہا کہ جی عید تو سنّت ہے۔ عید سنّت تو ہے لیکن سنّت مؤکدہ ہے۔ عید پڑھنے کے بارے میں اور عورتوں کے لئے خاص طور پر اس بارہ میں بڑی تاکید کی گئی ہے۔ تو ایسے صاحب جنہوں نے یہ ایک دو جگہ باتیں کیں ان کا اعتراض دور کرنے کیلئے میں حدیث آپ کو سنا دیتا ہوں۔ حضرت اُمّ عطیہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع کیا اور حضرت عمر بن خطاب کو ہمارے پاس بھیجا۔ آپ دروازے پر پہنچے اور سلام کیا۔ ہم نے سلام کا جواب دیا۔ پھر آپ (یعنی حضرت عمر) نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندے کے طور پر تمہارے پاس آیا ہوں۔ اسکے بعد انہوں نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ احکامات پہنچائے کہ ہمارے لئے یہ حکم ہے کہ ہم عیدین کے موقع پر ضرور جائیں۔ حائضہ عورتوں اور رَوَاتِق یعنی نئی بلوغت تک پہنچنے والی عورتوں کو بھی نماز عید کے لئے گھروں سے نکالا کریں لیکن جمعہ ہم پر فرض نہیں اور جنازے کے ساتھ قبرستان جانے سے ہمیں منع کیا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 820 حدیث 27852 مسند ام عطیہؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت)

تو عید پر عورتوں کو آنا ضروری ہے جیسا کہ میں نے کہا تھا۔ اس لئے جس چیز کا علم نہ ہو یونہی باتیں آگے نہیں پھیلانی چاہئیں۔

تو اس کے بعد آپ سب کو عید مبارک ہو۔ یہ عید آپ لوگوں کے لئے حقیقی عید ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ سب گھروں کو خوشیوں سے بھر دے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا جو اصل مقصد ہے وہ حاصل کرنے والے ہوں۔ تمام دنیا کے احمدیوں کو ہر جگہ جہاں جہاں موجود ہیں سب کو عید مبارک۔ مختلف جگہوں سے فیکسیں آئی ہیں، عید مبارک کے پیغام آئے ہیں ان سب کو مَیں آج اس خطبے کے ذریعہ سے عید مبارک کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو اپنی اپنی جگہوں پہ محفوظ رکھے اور ہر لحاظ سے ان کی جو عید ہے خوشیوں بھری عید ہو۔ خاص طور پر میں نے جس طرح کہا تھا کہ سری لنکا میں حالات خراب ہیں اور جمعہ اور عید پہ ان کا کافی پروگرام ہے۔ اسی طرح پاکستان میں بھی بعض جگہ سے رپورٹیں ہیں کہ مسجدوں پر حملہ کرنے کے پروگرام ہیں یا بعض جگہ حالات بڑے ٹینس (Tense) ہیں تو ان سب جگہوں کے لئے جہاں جہاں مخالفین کا زور ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور ان کی عید کی خوشیاں جو ہیں وہ پہلے سے بڑھ کر ہوں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 8/اپریل 2016)

☆......☆......☆

بقیہ خطبہ بطرز سوال وجواب از صفحہ نمبر 8

آتی ہے وہ پُر شوکت اور لذیذ ہوتی ہے۔ دل پر ایک ٹھوکر مارنے والی ہوتی ہے۔ وہ خدا کی انگلیوں سے نکلی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کا ہم وزن کوئی نہیں۔ وہ فولاد کی طرح گرنے والی ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡکَ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا (المزمل:6) یعنی یقیناً ہم تجھ پر ایک کلام اتاریں گے جو بہت بھاری ہے۔ مگر شیطان اور نفس کا القاء ایسا نہیں ہوتا۔ حدیث النفس اور شیطان گویا ایک ہی ہیں۔

سوال مخفی گناہ کیا ہوتے ہیں اور ان سے کس طرح بچا جاسکتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: مخفی گناہ دراصل ظاہر کے گناہوں سے بدتر ہوتے ہیں۔ گناہوں کا حال بھی بیماریوں کی طرح ہے۔ بعض موٹی بیماریاں ہیں۔ ہر ایک شخص دیکھ لیتا ہے کہ فلاں بیمار ہے۔ مگر بعض ایسی مخفی بیماریاں ہیں کہ بسا اوقات مریض کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ مجھے کوئی خطرہ دامن گیر ہو رہا ہے۔ ایسا ہی تپ دق ہے کہ ابتدا میں اس کا پتا بعض دفعہ طبیب کو بھی نہیں لگ سکتا یہاں تک کہ بیماری خوفناک صورت اختیار کرتی ہے۔ ایسا ہی انسان کے اندرونی گناہ ہیں جو رفتہ رفتہ اسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے رحم کرے۔ قرآن شریف میں آیا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا (الشّمس:10) کہ اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ لیکن تزکیۂ نفس بھی ایک موت ہے۔ جب تک کہ کُل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیۂ نفس کہاں حاصل ہوتا ہے۔

سوال شیطان کو مارنے کیلئے کیا قدم اُٹھانا چاہئے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: یاد رکھو کہ اس زمانے میں بھی جب تک وہ محویت اور وہ اطاعت میں گمشدگی پیدا نہ ہوگی جو صحابہ کرام میں پیدا ہوئی تھی مریدوں معتقدوں میں داخل ہونے کا دعویٰ تب ہی سچا اور بجا ہوگا۔ یہ بات اچھی طرح پر اپنے ذہن نشین کرلو کہ جب تک یہ نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تم میں سکونت کرے اور خدا تعالیٰ کے آثار تم میں ظاہر ہوں اس وقت تک شیطانی حکومت کا عمل و دخل موجود ہے۔

......☆......☆......☆......

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ   الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
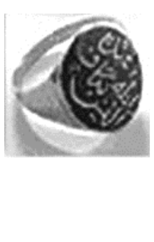
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جماعتی رپورٹیں

جماعت احمدیہ بنگلور میں واقفین نو ساؤتھ زون کرناٹک کا اجتماع

☆ مورخہ 14/فروری 2016 بروز اتوار واقفین نو ساؤتھ زون کرناٹک کا تیسرا اجتماع منعقد ہوا۔جس میں جکور، منگلور، شموگہ، سورب، ساگرو مڈکیری جماعتوں سے واقفین نو بچوں نے شرکت کی۔نماز تہجد سے اجتماع کے پروگراموں کا آغاز ہوا۔نماز فجر اور درس کے بعد اجتماعی تلاوت قرآن کریم کی گئی۔صبح 7 بجے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔افتتاحی پروگرام مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت منعقد ہوا۔تلاوت قرآن کریم، نظم اور ترانے کے بعد عزیز مدبّر احمد نے تحریک وقف نو سے متعلق کچھ پڑھ کر سُنایا۔ بعد ازاں خاکسار اور مکرم مولوی میر عبد الحمید شاہد صاحب مبلغ انچارج بنگلور نے موقع کی مناسبت سے تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے بعد بچوں کے علمی مقابلہ جات اور دیگر پروگرام منعقد ہوئے۔اختتامی تقریب میں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے گئے۔شکریہ احباب اور صدارتی خطاب کے بعد اجتماع کے پروگراموں کا اختتام ہوا۔شاملین اجتماع کی کل حاضری 300 تھی الحمدللہ۔

(سید شارق مجید، سیکرٹری وقف نو، بنگلور)

مذاکرہ بر موضوع حضرت مصلح موعودؓ اور کلام اللہ کا مرتبہ

☆ مجلس انصار اللہ یاری پورہ کی جانب سے مورخہ 25/فروری 2016 کو ’’حضرت مصلح موعودؓ اور کلام اللہ کا مرتبہ‘‘ کے موضوع پر ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی گئی جس میں مکرم پروفیسر محمود احمد نائک صاحب منتظم تعلیم و تربیت اور مکرم شفقت احمد خان صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ کلام اللہ کی عظمت اور اس کی اشاعت کے موضوع پر گفتگو کی۔انصار بزرگان کے علاوہ خدام واطفال بھی اس محفل میں شامل ہوئے۔

(وسیم احمد خان، منتظم عمومی مجلس انصار اللہ یاری پورہ)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

☆ جماعت احمدیہ بڈھانوں ضلع راجوری میں مورخہ 22/فروری 2016 کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب نے متن پیشگوئی مصلح موعودؓ پڑھ کر سُنایا۔ بعد ازاں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اور مکرم مولوی عبد الحفیظ صاحب نے یوم مصلح موعود کے حوالے سے تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(مختار احمد محمود بھٹی، قائد مجلس خدام الاحمدیہ بڈھانوں)

جماعت حیدرآباد کی جانب سے مسافروں کیلئے مشروب کا انتظام

☆ مورخہ 6/مارچ 2016 کو جماعت احمدیہ حیدرآباد حلقہ بی بی بازار کی جانب سے چار مینار بس اسٹاپ میں مسافروں کیلئے شربت کا اہتمام کیا گیا۔جس کے اخراجات حلقہ کے خدام نے برداشت کئے۔ خدام نے بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیا۔

حلقہ افضل گنج کے زیر انتظام مثالی وقار عمل اور پیس سمپوزیم

☆ 20/مارچ 2016 کو FEVER ہسپتال میں ایک مثالی وقار عمل کیا گیا۔جس میں 130 افراد نے حصہ لیا۔محترم امیر صاحب حیدرآباد کی ہدایت کے مطابق نماز فجر اور اجتماعی دعا کے بعد خدام، انصار واطفال ہسپتال پہنچے اور صبح 8 بجے سے گیارہ بجے تک وقار عمل کیا۔ علاقہ کے کونسلر بھی اپنے وفد کے ساتھ اس وقار عمل میں شامل ہوئے اور جماعت کے ذریعہ کئے جانے والے اس وقار عمل کی تعریف کی۔اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہسپتال میں ایک پیس سمپوزیم بھی منعقد کیا گیا۔مکرم جاوید احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔مکرم مولوی محمد اکبر صاحب نے تیلگو زبان میں اور مکرم سید عادل احمد خان صاحب نے انگریزی زبان میں جماعت کا تعارف کرایا۔بعدہ علاقہ کے کونسلر نے خطاب کیا اور جماعتی خدمات کو سراہا۔ بعد ازاں خاکسار نے جماعت احمدیہ کی خدمات اور قیام امن کی کوششوں کے موضوع پر تقریر کی۔محترم امیر صاحب حیدرآباد نے مہمانان کرام کو جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا۔صدارتی خطاب اور دعا کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج ضلع حیدرآباد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Satnam Singh Property Adviser
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

مذاکرہ بعنوان ’’ہستی باری تعالیٰ‘‘

☆ لوکل انجمن احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ نور، قادیان کے زیر اہتمام مورخہ 28/مارچ 2016 بروز سوموار بعد نماز مغرب بمقام بیت النصرت لائبریری بعنوان ’’ہستی باری تعالیٰ‘‘ ایک تربیتی مذاکرہ زیر صدارت مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند منعقد ہوا۔اس موقع پر مولانا محمد عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان اور مکرم مولانا محمد یوسف انور صاحب شعبہ نور الاسلام نے مقررہ موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے سوالات کے جوابات دیئے۔دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔کثیر تعداد میں احباب ومستورات نے اس مذاکرہ سے استفادہ کیا۔

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ نور، قادیان)

مجلس انصار اللہ وخدام الاحمدیہ بنگلور کا مشترکہ ہفتہ تبلیغ

☆ جماعت احمدیہ بنگلور کے زیر اہتمام مجلس انصار اللہ وخدام الاحمدیہ بنگلور کا مشترکہ ہفتہ تبلیغ مورخہ 13/مارچ تا 20/مارچ 2016 منعقد ہوا۔مورخہ 16 تا 19 مارچ کو بنگلور شہر کے متعدد چرچوں، پارسی مندر، بہائی سینٹر، 2 میڈیکل کالجز، 2 کورٹ، لائبریری اور پولیس اسٹیشن کا دورہ کر کے ذمہ دار افراد کو جماعتی کتب اور لیف لیٹس دیئے گئے۔ لجنہ اماء اللہ کی ایک ٹیم نے کرناٹک سرکار میں منسٹر محترمہ وماشری صاحبہ سے ملاقات کر کے انہیں جماعت کا تعارف کرایا اور انہیں حضور انور کی کتاب دی۔اس موقع پر ایک ایمان افروز واقعہ یہ ہوا کہ ہمارے دو انصار بھائی مکرم سید شارق مجید صاحب زعیم انصار اللہ بنگلور اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب جب بعض وکلاء کو جماعتی لٹریچر دینے گئے تو بعض شر پسند وکلاء نے انہیں پولیس کے حوالے کر دیا۔پولیس آفیسر نے جماعتی کتب دیکھ کر بڑی خوشی کا اظہار کیا اور جماعت کی بہت تعریف کی۔اور دونوں حضرات کو باعزت رہا کیا۔مورخہ 20/مارچ کو ایک تبلیغی ورک شاپ مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم سید شارق مجید صاحب نے پورے ہفتے کی مختصر تبلیغی رپورٹ پیش کی۔دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

(میر عبد الحمید شاہد۔مبلغ انچارج بنگلور)

اعلانِ دعا

☆......مکرم شیخ رزّاق صاحب معلم سلسلہ ضلع کرشنہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 4/جنوری 2016 کو بیٹے سے نوازا ہے۔حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام شیخ جاذب رزّاق تجویز فرمایا ہے۔نومولود کی صحت وسلامتی، درازی عمر، نیک صالح خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......مکرم لطیف شریف صاحب سابق انسپکٹر تیلگو بدر ساکن کنڈور ضلع ورنگل کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 16/مارچ 2016 کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔بچی کی صحت وسلامتی درازی عمر، نیک صالح خادم دین اور روشن مستقبل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......مکرم سیّد علی صاحب نانچاری مڈور ضلع ورنگل کی بیٹی عزیزہ نازیہ بیگم کی شادی مورخہ 28/جنوری 2016 کو مکرم محمد رفیع صاحب ابن مکرم محبوب صاحب ساکن ورنگل سے ہوئی ہے۔شادی کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے

(محمد جاوید احمد، انسپکٹر بدر حیدرآباد)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

اگر صرف دُنیاوی مقصد پیشِ نظر رہے تو بہت سی دنیاوی لالچیں سامنے آجاتی ہیں جبکہ دین اگر پیشِ نظر ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ سامنے رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے انسان پھر بہت سے کام کرتا ہے۔ ایک دوسرے کی بہت سی کمیوں اور خامیوں کو نظر انداز کرتا ہے اور یہ کمیاں اور خامیاں نظر انداز ہونا ہی اصل چیز ہے جو شادیوں کو اور رشتوں کو کامیاب بناتی ہے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21دسمبر 2013ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ دونوں نکاح ہر لحاظ سے بابرکت ہوں اور دونوں نکاحوں کے دونوں فریق ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: نکاح اور شادی کا جو مقصد ہے صرف دُنیاوی مقصد نہ ہو بلکہ دین پیشِ نظر ہو اور اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ کیونکہ اگر صرف دنیاوی مقصد پیشِ نظر رہے تو بہت سی دنیاوی لالچیں سامنے آجاتی ہیں جبکہ دین اگر پیشِ نظر ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کا خوف اور تقویٰ سامنے رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے انسان پھر بہت سے کام کرتا ہے۔ ایک دوسرے کی بہت سی کمیوں اور خامیوں کو نظر انداز کرتا ہے اور یہ کمیاں اور خامیاں نظر انداز ہونا ہی اصل چیز ہے جو شادیوں کو اور رشتوں کو کامیاب بناتی ہے۔ کیونکہ کوئی انسان کامل نہیں ہے سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے۔ پس جب کاملیت ہر ایک میں نہیں ہے، کسی میں نہیں ہے تو پھر ایسی امیدیں رکھنا جو بلا وجہ مسائل پیدا کرنے والی ہوں، روزمرہ کے معاملات کو الجھانے والی ہوں، اس سے پھر رشتوں میں دراڑیں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ کرے کہ ہر دو قائم ہونے والے رشتے یا ہر دو نکاح جن کے آج اعلان ہوں گے اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے بہترین رنگ میں اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں اور ان کی اولادیں بھی نیک اور صالح ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان الفاظ کے ساتھ اب مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔ پہلا نکاح عزیزہ انیلہ احمد بھنو کا ہے جو واقفۂ نو ہیں اور مکرم ڈاکٹر فضل محمود بھنو صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ ماریشس کے رہنے والے واقفِ زندگی ہیں اور برکینا فاسو میں ہمارے ڈاکٹر ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم عبداللہ بن مسعود وقفِ نو کے ساتھ طے پایا ہے جو لاگوس (نائیجیریا) میں رہتے ہیں اور مکرم مسعود احمد پرویز صاحب کراچی کے بیٹے ہیں۔ بچی کے دادا کو اللہ تعالیٰ نے فرانسیسی میں پہلا ترجمہ قرآن کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ اس لحاظ سے ان کا باپ بھی وقفِ زندگی، خود بھی واقفۂ نو اور دادا کو بھی اللہ تعالیٰ نے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ کرے کہ بچی بھی ان نیکیوں پہ قائم رہنے والی ہو۔ اسی طرح لڑکا عزیزم عبداللہ بن مسعود جو ہے یہ اِلارو (نائیجیریا) میں جو کالج ہے وہاں پرنسپل کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرم ناصر بھنو صاحب لڑکی کے وکیل ہیں اور مکرم حارث مہر شاہ صاحب لڑکے کے وکیل ہیں۔ اور یہ نکاح چار ہزار ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

فریقین میں ایجاب وقبول کرواتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم ناصر بھنّو صاحب سے دریافت فرمایا کہ اردو آتی ہے؟ اور پھر انگریزی میں ان سے ایجاب وقبول کروانے کے بعد فرمایا:

دوسرا نکاح عزیزہ عائشہ حفیظ بنت مکرم عبدالحفیظ صاحب گلشن اقبال کراچی کا ہے جو عزیزم توصیف احمد واقفِ نو ابن مکرم ریاض احمد صاحب لندن کے ساتھ بارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

دونوں نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتر پی. ایس، لندن)

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10/فروری 2016 بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی:

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ عزیز بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم عبد اللطیف بھٹی صاحب، سربٹن، یوکے)

5/فروری 2016 کو 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی اور حضرت نظام الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ آپ نے کینیا اور یوکے میں جماعتی کاموں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نمازوں کی پابند، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ

(اہلیہ مکرم ٹھیکیدار عبدالمجید صاحب مرحوم، ربوہ)

3/فروری 2016 کو 97 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 1953 میں بیعت کی توفیق پائی۔ آپ کے میاں نے جماعت کی متعدد عمارات بنانے میں حصہ لیا جن میں سرفہرست قصر خلافت، دفتر پرائیوٹ سیکرٹری، خلافت لائبریری اور وقف جدید گیسٹ ہاؤس شامل ہیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت سے بے انتہا محبت اور اطاعت کا جذبہ رکھنے والی، نیک دل، ملنسار، خوش اخلاق، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم صوفی محمد شریف صاحب (ابن مکرم محمد دین صاحب، ھیلاں تتہ پانی ضلع کوٹلی، کشمیر)

19/نومبر 2015 کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ آپ لمبا عرصہ صدر جماعت آرام باڑی اور ناظم انصار اللہ ضلع کوٹلی کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ بہت مہمان نواز، غریب پرور اور عہدیداران اور واقفین زندگی کا احترام کرنے والے، خلافت کے شیدائی، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرمہ مسرت بشیر صاحبہ

(اہلیہ مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب، ربوہ)

23/اکتوبر 2015 کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، قرآن پاک کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی، ملنسار، مہمان نواز، خوش اخلاق اور بہت سادہ طبیعت کی مالک، نیک خاتون تھیں۔ اپنے محلّہ میں 5 سال بطور سائقہ خدمت کی توفیق پائی۔ خاوند کی قلیل تنخواہ کے باوجود چندہ جات اور صدقات کی باقاعدگی سے ادائیگی کیا کرتی تھیں۔ آپ نے ساری زندگی صبر وشکر کے ساتھ خدا کی رضا پر راضی رہتے ہوئے گزاری۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7730: میں رادھے ثنا لقمان احمدی زوجہ مکرم لقمان احمدی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 2011، ساکن 26/1 الفرڈ سٹریٹ رچمنڈ ٹاؤن، بنگلور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21؍نومبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: والدین کی طرف سے مبلغ -/2,00,000 روپے کے زیورات، حق مہر: کل -/4,50,00 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: میر عبدالحمید　　الامۃ: رادھے ثنا لقمان احمدی　　گواہ: سیّدہ سعدیہ حمید

مسل نمبر 7782: میں حافظ تصور احمد نسیم ولد مکرم منور احمد ناصر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ناصر آباد، محلّہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6؍مارچ 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید نورالدین　　العبد: حافظ تصور احمد نسیم　　گواہ: حافظ مظہر احمد طاہر

مسل نمبر 7783: میں پی۔اے۔ جمیلہ زوجہ مکرم ابراہیم کٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن کاواشیری ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18؍فروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 16 گرام، بالی 3 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: علی احمد　　الامۃ: پی۔اے۔ جمیلہ　　گواہ: غلام احمد۔ ایس

مسل نمبر 7784: میں پی۔ ایچ۔ یوسف ولد مکرم حنیف صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 48 سال، ساکن بیت النور ڈاکخانہ کاواشیری ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16؍دسمبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین مع مکان 10 سینٹ پر مشتمل، کھیت 77.5 سینٹ زمین پر مشتمل۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: علی احمد　　العبد: پی۔ ایچ۔ یوسف　　گواہ: غلام احمد۔ ایس

مسل نمبر 7785: میں ایس۔ ایم۔ شریفہ زوجہ مکرم پی۔ ایچ۔ یوسف صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 44 سال تاریخ بیعت 1985، ساکن بیت النور ڈاکخانہ کاواشیری ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16؍دسمبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار 20 گرام، کنگن 8 گرام، بالی 2 گرام، انگوٹھی 2 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عثمان۔ اے　　الامۃ: ایس۔ ایم۔ شریفہ　　گواہ: غلام احمد۔ ایس

مسل نمبر 7786: میں نصرت جہاں ایم۔ پی زوجہ مکرم ناصر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 2003، ساکن Punjapadam Puthiyottil(House)، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم؍مارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 80 گرام زیورات۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شفیق۔ او۔ کے　　الامۃ: نصرت جہاں۔ ایم۔ پی　　گواہ: ناصر احمد۔ او۔ کے

مسل نمبر 7787: میں نعیمہ بیگم زوجہ مکرم شیخ اسلم احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلّہ دارالفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18؍فروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منور احمد　　الامۃ: نعیمہ بیگم　　گواہ: عارف احمد خان غوری

مسل نمبر 7788: میں قرشیہ بیگم زوجہ مکرم حلیم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلّہ دارالفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12؍فروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد ہار 2 تولہ، ایک جوڑی بالی 2 تولہ، ایک جوڑی کنگن 1 تولہ (تمام زیورات 22 کیرٹ)، زیور نقرئی: ایک جوڑی پایل 15 تولہ، ہاتھ پھول 5 تولہ، حق مہر: -/31,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری　　الامۃ: قرشیہ بیگم　　گواہ: منور احمد

مسل نمبر 7789: میں امتہ الحلیم زوجہ مکرم داؤد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلّہ دار الفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12؍فروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ گلے کا ہار اور کان کی بالی 2 تولہ، ایک عدد ہار 1 تولہ، ہاتھ کے بالے 1 تولہ، ناک کا پھول اور کان کے پھول اور ایک عدد انگوٹھی 8 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پایل 15 تولہ، حق مہر -/65,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عارف احمد خان غوری　　الامۃ: امتہ الحلیم　　گواہ: منور احمد

مسل نمبر 7790: میں نظمہ بیگم زوجہ مکرم طیب احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلّہ دار الفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12؍فروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے زیور طلائی: کان کی بالی ایک جوڑی 10 گرام، گلے کا ہار ایک عدد 15 گرام، انگوٹھی ایک عدد 4 گرام، کڑے دو عدد 1.5 گرام، کان کے پھول چھ عدد 9 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پایل 5 تولہ، چابی کا چھلّا 2 تولہ، حق مہر: -/30,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری　　الامۃ: نظمہ بیگم　　گواہ: منور احمد

کلام الامام

"اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔"
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: سکینہ الدین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ضروری اعلان

جماعتوں سے بعض دفعہ ایسی شکایات ملتی رہتی ہیں کہ کسی احمدی نے کسی کاروبار کیلئے کسی احمدی یا غیر احمدی یا غیر مسلم سے کسی تحریر و معاہدہ کے بغیر رقم حاصل کر لی یا دوسرے کو دے دی اور پھر وہ حسب وعدہ نہ تو اس کو اس رقم کا کوئی منافع دے رہا ہے اور نہ ہی رقم واپس کر رہا ہے۔

جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بالعموم اس قسم کے لین دین اور کاروبار میں قرآنی ہدایات اور اسلامی اصول کو مدّنظر نہیں رکھا جاتا جسکی وجہ سے ایک فریق ناجائز تصرف سے رقم دبا لیتا ہے اور دوسرا فریق نقصان اٹھا کر حسرت سے ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے اور کوئی تحریری معاہدہ وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے نہ جماعتی قضاء میں اپنا معاملہ پیش کرسکتا ہے اور نہ سرکاری عدالت میں رجوع کرسکتا ہے۔ صرف جماعت میں درخواستیں کرتا رہتا ہے کہ فلاں شخص نے میری بڑی رقم دبا لی ہے وہ مجھے دلوائی جائے۔ ظاہر ہے اس صورت میں نظام جماعت ایسے فریب خوردہ احباب کی کوئی مدد نہیں کرسکتا۔

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی احمدی احباب آپس میں یا کسی غیر احمدی یا غیر مسلم دوست کے ساتھ کوئی لین دین یا کاروبار کریں تو انہیں باقاعدہ قانونی طور پر تحریری معاہدہ کے ذریعہ ہی عمل میں لانا چاہئے۔ قرآنی ہدایت بھی یہی ہے کہ جب بھی کوئی کاروباری یا لین دین کا معاملہ ہو تو باقاعدہ تحریری طور پر گواہوں کی موجودگی میں کیا جائے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس بارہ میں حسب ہدایت باہمی لین دین اور تجارت و کاروبار سے متعلق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بھی مضامین کی صورت میں احباب جماعت کو آگاہ کیا جاتا رہے گا۔

جو احباب اس نوعیت کے غیر اسلامی لین دین اور کاروبار کے متعلق واقفیت رکھتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ اس بارہ میں مختصر اور جامع مضمون لکھ کر ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کو بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ

(صدر مرکزی اصلاحی کمیٹی بھارت)

ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات 2016 کی تاریخوں کا اعلان

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان دارالامان میں درج ذیل تاریخوں میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے انعقاد کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب و مستورات اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

- اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت و ناصرات الاحمدیہ مورخہ 15 تا 17/اکتوبر 2016 (بروز ہفتہ، اتوار، سوموار)
- اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مورخہ 15 تا 17/اکتوبر 2016 (بروز ہفتہ، اتوار، سوموار)
- اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت مورخہ 18 تا 20/اکتوبر 2016 (بروز منگل، بدھ، جمعرات)

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

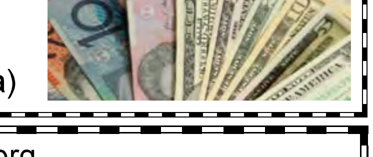
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچ سکے مثلاً عید ہے اس میں قربانی کرنے سے غریبوں کو گوشت ملتا ہے عید الفطر پر فطرانہ سے غریبوں کو مدد دی جاتی ہے تو اسلام میں جہاں بھی خوشی منانے کا حکم دیا ہے اس بات پر زور دیا ہے کہ اسے ایسے رنگ میں منایا جائے کہ ملک اور بنی نوع انسان کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے لیکن چراغاں کی صورت میں کوئی ایسا فائدہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چراغاں کرایا وہ ایک سیاسی مصلحت پر مبنی تھا اور اسی طرح بعض اوقات آپ ہمیں آتش بازی بھی لے دیا کرتے تھے تا کہ بچوں کا دل خوش ہو اور فرمایا کرتے تھے کہ گندھک کے جلنے سے جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ صرف بچوں کا دل خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ آتش بازی میں گندھک ہوتی ہے اس کے جلنے سے فضا صاف ہوتی ہے۔ چنانچہ آپؑ نے کئی دفعہ ہمیں انار اور پھلجھڑیاں وغیرہ منگوا کر دیں۔ بچے اگر تھوڑی سی تفریح کر لیں تو کوئی حرج نہیں ہے ان کے جذبات کو بالکل دبایا نہ جائے۔ بچوں میں یہ احساس بھی رہے کہ ان کو ان کی جو کھیل کود کی عمر ہے اس میں اسلام ان کے جائز مطالبات کو ردّ نہیں کرتا۔ مثلاً چراغاں ہے آتش بازی ہے جہاں انہیں ملک کی مجموعی خوشی میں یہ باتیں شامل کرتی ہیں ان سے ملک سے ایک تعلق کا اظہار بھی ہوتا ہے اور بچوں کی تفریح بھی ہو جاتی ہے۔ پس موقع محل کے لحاظ سے اور اعتدال میں رہتے ہوئے کوئی تقریب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ بچوں پر بچپن سے ہی واضح کر دینا چاہئے کہ اسلامی تعلیم کے دائرے اور ملکی قانون کے دائرے کے اندر رہ کر ہی ہم یہ ساری باتیں کرتے ہیں اور کریں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنے بچپن کے دو واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ ملتان تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا واپسی پر آپؑ لاہور ٹھہرے۔ وہاں ان دنوں مومی تصویریں دکھائی جا رہی تھیں یعنی موم سے تصویریں بنائی جاتی تھیں یا مجسمے سے بنائے جاتے تھے جن سے مختلف بادشاہوں اور ان کے درباروں کے حالات بتائے جاتے تھے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ یہ ایک علمی چیز ہے۔ آپ اسے دیکھنے کے لئے تشریف لے چلیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ پر زور دینا شروع کر دیا کہ میں چل کر وہ مومی مجسمے دیکھوں۔ میں چونکہ بچہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے پڑ گیا کہ مجھے یہ مجسمے دکھائے جائیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے اصرار پر مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حامی بھی اس لئے بھری اور صرف اس لئے لے کر گئے کہ بہت سے لوگوں نے اس کی تعریف کی تھی کہ یہ ایک علمی اور تاریخی چیز ہے اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ صرف بچے کی ضد کو دیکھ کر نہیں چلے گئے تھے۔ اگر آپ سمجھتے کہ یہ ایک ایسی بات ہے جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہے تو بیشک بچہ ضد کرتا لیکن نہ جاتے۔ پس ایک علمی چیز تھی اس لئے آپ بچے کو ساتھ لیکر دیکھنے چلے گئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوسرا واقعہ جو مجھے یاد ہے وہ یہ ہے کہ مفتی محمد صادق صاحب یا ان کا کوئی بچہ بیمار تھا اور آپ اسے دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے تھے شہر کے اندر سے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس آ رہے تھے کہ سنہری مسجد کی سیڑھیوں کے پاس میں نے ایک بڑا ہجوم دیکھا جو گالیاں دے رہا تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گاڑی پاس سے گزری تو ہجوم کو دیکھ کر میں نے سمجھا کہ یہ بھی کوئی میلہ ہے چنانچہ میں نے نظارہ دیکھنے کے لئے گاڑی سے اپنا سر باہر نکالا۔ اس وقت کا یہ واقعہ آج تک مجھے نہیں بھولا کہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص جس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا اور جس پر ہلدی کی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں وہ بڑے جوش سے اپنے ٹنڈے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر کہتا جا رہا تھا کہ مرزا دوڑ گیا مرزا دوڑ گیا۔

اب دیکھو ایک شخص زخمی ہے اس کے ہاتھ پر پٹیاں بندھی ہوئی ہیں مگر وہ مخالفت کے جوش میں یہ سمجھتا ہے کہ میں اپنے ٹنڈے ہاتھ سے ہی نعوذ باللہ احمدیت کو ختم کر دوں گا یا احمدیت کو دفن کر آؤں گا یہ کیسی خطرناک دشمنی ہے جو لوگوں کے قلوب میں پائی جاتی ہے اور کس کس طرح انہوں نے زور لگایا کہ لوگ قادیان میں نہ آئیں اور احمدیت کو قبول نہ کریں۔ ایسے کئی لوگ احمدیوں میں موجود ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں قادیان آنے کے ارادے سے بٹالے تک آئے مگر پھر ان کو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے واپس کر دیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری بھی اسی لئے شروع میں احمدیت قبول کرنے سے محروم رہ گئے جب وہ بٹالے میں آئے تو مولوی محمد حسین بٹالوی نے ان کو ورغلا کر واپس کر دیا اور یہی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا روزانہ مشغلہ رہتا تھا۔ وہ ہر روز ریلوے سٹیشن پر جا پہنچتے اور جب بعض لوگ قادیان جانے کے ارادے سے اترتے تو وہ انہیں کہتے کہ وہاں جا کر کیا لوگے۔ وہاں گئے تو ایمان خراب ہو جائے گا اور کئی لوگ انہیں عالم سمجھ کر واپس چلے جاتے اور خیال کرتے کہ مولوی محمد حسین صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں یہ سچ ہی ہوگا۔ تو یہ سب کچھ مولویوں کی مخالفت کی وجہ سے تھا۔ انہوں نے عوام کو بھی اس حد تک بھڑکا دیا تھا کہ وہ ٹنڈا بھی بیچارہ نعرے لگا رہا تھا۔

بہرحال یہ علماء کوشش کرتے رہے اور جماعت بڑھتی رہی۔ اب بھی یہ کوشش کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام صادق کی جماعت نے بڑھنا ہے اور بڑھ رہی ہے اور بڑھتی رہے گی انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم اپنے اندر وہ حقیقی تبدیلی پیدا کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں چاہتے ہیں اور حقیقی مسلمانوں کا نمونہ بنیں۔ اپنے خیالات اور سوچوں میں بھی روشنی پیدا کریں اور اپنے دلوں کو بھی تقویٰ سے بھریں۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 28 April 2016 Issue No. 17

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

علماء، احمدیت کو مٹانے کی کوشش کرتے رہے اور جماعت بڑھتی رہی، اب بھی یہ کوشش کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے

لیکن اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلامِ صادق کی جماعت نے بڑھنا ہے اور بڑھ رہی ہے اور بڑھتی رہے گی انشاء اللہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 22-اپریل 2016ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ یہ مضمون بیان فرما رہے تھے کہ انسان کیلئے دو چیزوں کی صفائی بہت ضروری ہے جن میں سے ایک سوچ اور فکر ہے اور دوسری لطیف جذبات یعنی نیکی کے جذبات ہیں۔ مستقل رہنے والے نیک اور پاکیزہ جذبے اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب دل مکمل طور پر صاف ہو اور افکار کی صفائی یعنی خیال سوچ اور غور کا ہمیشہ صاف رہنا جسے عربی میں تنویر کہتے ہیں دماغ کی صفائی سے حاصل ہوتی ہے۔ تنویر اس بات کو کہتے ہیں کہ انسان کے اندر ایسا نور پیدا ہو جائے کہ ہمیشہ صحیح خیال پیدا ہو۔ تنویر کوشش کر کے پاک خیال پیدا کرنا نہیں ہے بلکہ ایسا ملکہ پیدا ہو جائے کہ ہمیشہ صحیح خیالات پیدا ہوتے رہیں کبھی کوئی غلط قسم کے خیالات آئیں ہی نہ اور ظاہر ہے یہ باتیں مسلسل کوشش اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے میں نے خود سنا ہے۔ بعض دفعہ جب آپ سے کوئی فقہی مسئلہ پوچھا جاتا تو چونکہ یہ مسائل زیادہ تر انہی لوگوں کو یاد ہوتے ہیں جو ہر وقت اسی کام میں لگے رہتے ہیں۔ بسا اوقات آپ فرمایا کرتے کہ جاؤ مولوی نور الدین صاحب سے پوچھ لو یا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کا نام لیتے کہ ان سے پوچھ لو یا مولوی سید احسن صاحب کا نام لے کر فرماتے کہ ان سے پوچھ لو یا کسی اور مولوی کا نام لے لیتے اور بعض دفعہ جب آپ دیکھتے کہ اس مسئلے کا حل کسی ایسے امر سے متعلق ہے جہاں بحیثیت مامور آپ کے لئے دنیا کی رہنمائی کرنا ضروری ہے تو آپ خود وہ مسئلہ بتا دیتے مگر جب کسی مسئلے کا جدید اصلاحات سے تعلق نہ ہوتا تو آپ فرما دیتے کہ فلاں مولوی صاحب سے پوچھ لیں اور اگر وہ مولوی صاحب مجلس میں ہی بیٹھے ہوئے ہوتے تو ان سے فرماتے کہ مولوی صاحب یہ مسئلہ کس طرح ہے مگر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ جب آپ کہتے کہ فلاں مولوی صاحب سے یہ مسئلہ دریافت کر لو تو ساتھ ہی آپ یہ بھی فرماتے کہ ہماری فطرت یہ کہتی ہے کہ یہ مسئلہ یوں ہونا چاہئے اور پھر فرماتے کہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ باوجود اس کے کوئی مسئلہ ہمیں معلوم نہ ہو تو اس کے متعلق جو آواز ہماری فطرت سے اٹھے بعد میں وہ مسئلہ اسی رنگ میں حدیث اور سنت سے ثابت ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ چیز ہے جو تنویر کہلاتی ہے تو تنویر اس بات کو کہتے ہیں کہ انسانی دماغ میں جو خیالات بھی پیدا ہوں وہ بھی درست ہوں۔ جس طرح ایک تندرستی تو یہ ہوتی ہے کہ انسان کہے کہ میں اس وقت تندرست ہوں اور ایک تندرستی یہ ہوتی ہے کہ انسان آگے بھی تندرست رہے تو تنویر وہ فکر کی درستی ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں آئندہ جو خیالات بھی پیدا ہوں درست ہی ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ روحانی ترقی کے لئے تنویر فکر ضروری ہوتی ہے اسی طرح روحانی ترقی کے لئے تقویٰ و طہارت کی ضرورت ہوتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جو تنویز کے معنی دماغ کی نسبت سے ہیں وہی تقویٰ کے معنی دل کی نسبت سے ہیں لوگ عام طور پر نیکی اور تقویٰ کو ایک چیز سمجھتے ہیں حالانکہ نیکی وہ نیک کام ہے جو ہم کر چکے ہیں یا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان کے اندر آئندہ جو جذبات بھی پیدا ہوں وہ نیک ہوں تو جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ فکر سوچ اور غور جن کا دماغ سے تعلق ہے یہ تنویر ہے اور جذبات کا نیکی پر ہمیشہ قائم رہنا تقویٰ ہے اس کا معاملہ دل سے ہے۔ جب بھی کسی انسان کو تنویر افکار اور تقویٰ قلب حاصل ہو جائے تو وہ پھر بدی کے حملے سے محفوظ رہتا ہے اور جب بدی کے حملے سے محفوظ رہے تو پھر ایسا انسان اللہ تعالیٰ کے فضل کے نیچے آ جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عام معاملات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بعض سوالات کرنے والوں کو سلسلے کے دوسرے علماء کی طرف بھیج دیا کرتے تھے لیکن بہت سے سوالات ہیں جو بظاہر بہت چھوٹے ہیں اس میں سلسلے کے علماء کی بھی آپ اصلاح فرمایا کرتے تھے۔

اس بارے میں قاضی امیر حسین صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میں شروع میں اس بات کا قائل تھا کہ سفر میں قصر نماز عام حالات میں جائز نہیں بلکہ صرف جنگ کی حالت میں فتنہ کے خوف سے جائز ہے اور اس معاملے میں حضرت خلیفہ اوّلؓ کے ساتھ بہت بحث کیا کرتا تھا۔ قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ جن دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا گورداسپور میں مقدمہ تھا ایک دفعہ میں بھی وہاں گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وہاں مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور مولوی عبدالکریم صاحب بھی تھے مگر ظہر کی نماز کا وقت آیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ آپ نماز پڑھائیں یعنی قاضی صاحب کو کہا۔ کہتے ہیں کہ میں نے دل میں پختہ ارادہ کیا کہ آج مجھے موقع ملا ہے میں قصر نہیں کروں گا بلکہ پوری پڑھوں گا تو اس مسئلہ کا کچھ فیصلہ بھی ہو جائے گا۔ جب پڑھ لوں گا آپ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فتویٰ فرمائیں گے۔ قاضی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ فیصلہ کر کے ابھی ہاتھ اٹھائے ہی تھے اللہ اکبر کہنے کے لئے اور اس نیت کے ساتھ اٹھائے تھے کہ قصر نہیں کروں گا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرے پیچھے دائیں طرف کھڑے تھے آپ فوراً قدم بڑھا کر آگے آئے اور میرے کان کے پاس منہ کر کے فرمایا۔ قاضی صاحب! دو ہی پڑھیں گے نہ؟ تو میں نے عرض کیا حضور دو ہی پڑھوں گا۔ قاضی صاحب کہتے ہیں بس اس وقت سے ہمارا مسئلہ حل ہو گیا اور میں نے اپنا خیال ترک کر دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ضمناً یہ بھی بتا دوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف مواقع پر فقہی مسائل بیان فرمائے ہوئے ہیں۔ یہ نہیں کہ ہر مسئلے کو آپ علماء کی طرف پھیر دیا کرتے تھے خود بھی بیان فرمایا کرتے تھے۔ ان تمام مختلف موقعوں پر مختلف مجالس میں جو آپ نے فقہی مسائل بیان فرمائے ہیں ان کو اب نظارت اشاعت پاکستان نے 'فقہ المسیح' کے نام سے شائع کیا ہے احباب جماعت کو بھی ان مسائل سے آگاہی کے لئے یہ کتاب لینی چاہئے۔ بہر حال وقتاً فوقتاً مجھے بھی موقع ملا تو یہ مسائل بیان کرتا رہوں گا۔

جمعہ کی نماز کے ساتھ اگر عصر کی نماز جمع کی جائے تو پھر جمعہ کی نماز سے پہلے سنتیں پڑھنی چاہئیں اس بارے میں وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں ایک دوست نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ ایک سفر میں میرے ساتھ تھے میں نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور جمعہ کی پہلی سنتیں بھی پڑھیں۔ یہ دونوں باتیں صحیح ہیں۔ نمازوں کے جمع ہونے کی صورت میں سنتیں معاف ہو جاتی ہیں یہ بات بھی صحیح ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز سے قبل جو سنتیں ہیں وہ پڑھا کرتے تھے۔ میں نے وہ سفر میں پڑھی ہیں اور پڑھتا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کی نماز سے پہلے جو نوافل پڑھے جاتے ہیں وہ نماز ظہر کی پہلی سنتوں سے مختلف ہیں۔ ان کو دراصل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے اعزاز میں قائم فرمایا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سفر کے موقع پر جمعہ پڑھتے بھی دیکھا ہے اور چھوڑتے بھی دیکھا ہے اور جب سفر میں جمعہ پڑھا جائے تو میں پہلی سنتیں پڑھا کرتا ہوں اور میری رائے یہی ہے کہ وہ پڑھنی چاہئیں اور یہی عمومی طور پر فتویٰ ہے کیونکہ وہ عام سنت سے مختلف ہیں اور جمعہ کے احترام کے طور پر ہیں۔

انسانی زندگی میں خوشی کے مواقع ذاتی بھی آتے ہیں جماعتی بھی آتے ہیں اور ملکی بھی آتے ہیں اور خوشی کے موقعوں پر ان کا اظہار بھی ہوتا ہے لیکن بعض لوگ اس میں افراط اور تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اس زمانے میں ہمیں اسلامی تعلیم کے مطابق میانہ روی کے راستوں پر چلانے آئے آپ نے ہمیں ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کے بارے میں بھی رہنمائی فرمائی۔ دینی معاملات میں بھی اور دنیاوی معاملات میں بھی۔ نماز کا تو میں ذکر کر آیا ہوں۔ اب ایک ظاہری دنیاوی خوشی کے موقع پر کس طرح اظہار ہونا چاہئے اس بارے میں آپ علیہ السلام نے کیا رہنمائی فرمائی اس کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عمل کو ہمارے سامنے رکھا ہے میں پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے چراغاں ثابت ہے۔ ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی پر چراغاں کیا گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس رنگ میں جو خوشی کا اظہار کیا وہ اپنے اندر ایک حکمت رکھتا ہے جیسا کہ مؤمن کی ہر بات اپنے اندر حکمت رکھتی ہے۔ چراغاں خصوصاً جب وسیع پیمانے پر کیا جائے اور ہر گھر میں کرنا ضروری قرار دیا جائے، اس پر اتنا زیادہ خرچہ آ جاتا ہے کہ اس کے مقابلے میں اس کا کوئی حقیقی فائدہ نظر نہیں آتا۔ ہاں جہاں اس کی ملکی اور سیاسی ضرورت ہو یا جہاں زیادہ روشنی کی ضرورت ہو وہاں اگر کیا جائے تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے مسجد میں زیادہ روشنی کا انتظام کیا گیا تھا۔ مسجد ایک ایسی جگہ ہے جہاں زیادہ روشنی کی ضرورت ہے کیونکہ لوگ وہاں قرآن شریف پڑھتے ہیں یا اور دینی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ پس اگر حضرت عمر نے مسجد میں زیادہ روشنی کا انتظام کیا تو اس میں حکمت تھی ورنہ جہاں تک ہم دیکھتے ہیں اسلام میں خوشیاں ایسے رنگ میں منائی جاتی ہیں کہ بنی نوع انسان

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad